

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز ہفتہ مورخہ 19 جون 1999
(بمطابق 4 ربیع الاول 1420 ہجری)

شمارہ 3

جلد 16



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|-----------|------------------------------------|
| 1 | 1 - تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ |
| 4 | 2 - معزز اراکین کی رخصت |
| 10 | 3 - بجٹ پر عام بحث |
| 29 | 4 - قاعدہ کا معطل کیا جانا |
| 30 | 5 - قرارداد |

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 19 جون 1999 بمطابق
4 ربیع الاول 1420 ہجری صبح دس بجکر بارہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب قائم مقام سپیکر، حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَدَّ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكِنٌ طَيِّبٌ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ مَوْ رِضْوَانٌ
مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (سورة التوبة، آیت نمبر (71-72))

(ترجمہ) اور مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم
دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس
کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہو کر رہے گی۔
یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ
کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسی جنتیں دے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں
ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کیلئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے
بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جزاک اللہ

جناب والٹر مسیح، پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب والٹر سراج صاحب۔

جناب والٹر مسیح، سپیکر صاحب! ملک قسیم الدین جو ہمارے ایک معزز رکن ہیں، کے والد صاحب وفات پا چکے ہیں اور میں نہیں سمجھتا، اس پر مولوی صاحب ذرا روشنی ڈالیں کہ ہمیں اس کیلئے دعائے خیر کرنی چاہئے یا کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے؟
جناب قائم مقام سپیکر، خاموشی۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، ایک منٹ کیلئے خاموشی اختیار کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے، میرے خیال میں مولوی صاحب کو زحمت نہیں دیتے ہیں۔

جناب والٹر مسیح، میرا خیال ہے کہ خورشید صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کیلئے دعا کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ ایک منٹ کیلئے ہم خاموشی اختیار کریں اور ان کے لواحقین کو صبر کی تلقین کریں، تعزیت کریں۔ ایک منٹ کیلئے ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

Mr. Walter Masih: Thank you, Sir.

(اس مرحلے پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔)

جناب قائم مقام سپیکر، خالق محاورات ان کے لواحقین کو صبر دے۔ شکریہ۔

Mr. Saleem Khan Advocate: Point of order, Sir.

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، زہ یوہ خبرہ کومہ۔ دا بجت اجلاسونہ پہ دے پنجاب کبں ہم اوشو او زمونرہ ہم اوشو۔ پہ تی۔ وی باندے خبرنامہ چہ راخی نو پہ ہغے کبں د پنجاب د قائم مقام سپیکر باقاعدہ نوم ہم اخیستے شوے دے، د ہغہ عہدہ نے ہم بنودلے دہ او زمونرہ او د بلوچستان د سپیکرانو صرف تصویرونہ اونباتی او د ہغوی نوم نہ اخلی۔ دا غہ دومرہ خبرہ نہ دہ خوزہ پہ دے باندے یوہ خبرہ کوم چہ دا زمونرہ پہ خلقو کبں تشویش او یو

احساس محرومی پیدا کوی۔ زہ دے بارہ کنیں ستاسو پہ وساطت دا تپوس کووم چہ دا پی۔ تی۔ وی د پنجاب تیلیویژن دے او کہ دا د پاکستان تیلیویژن دے؟ پکارا دا دہ چہ د دوی دا قبلہ درست شی او دوی سرہ دا خبرہ اوکرے شی چہ مونہ سرہ دا دومرہ زیاتے ولے کیری او زمونہ پہ دے محرومی کنیں دا زیاتے ولے کیری؟

جناب قائم مقام سپیکر حکومت کی جانب سے۔

جناب غفور خان جدون (وزیر خوراک)، جناب سپیکر صاحب! عرض دا دے چہ بیگا باقاعدہ پہ تی۔ وی باندے د بی بی پورہ تقریر چہ ہغوی پہ بجت باندے کوم بجت کرے دے، باقاعدہ پہ نیشنل نیوز کنیں راغلے وو او بنہ کوریج نے ورثہ بیگا ورکرے دے۔ زہ خو بیگا حیران شوم چہ دومرہ لونے کوریج نے تر اوسہ پورے نہ دے ورکرے او بیگانے ورثہ فل کوریج ورکرے دے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل منسٹر صاحب! جس پوائنٹ آف آرڈر پر وہ بات کر رہے ہیں تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جس دن بجت اجلاس ہوا تھا اس دن بجت اجلاس اس صوبے کا بھی ہوا تھا اور شاید آپ نے وہ دیکھا نہیں ہے۔ شاید اس کی بات آپ کر رہے ہیں۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، زہ د بجت اجلاس خبرہ کوومہ۔ ہغہ زما پہ خیال حاجی صاحب نہ دے کتلے۔ بیگانے صرف کتلے دے او دھغے متعلق وانی۔

حاجی عبدالرحمان خان، سپیکر صاحب! دوی ہغہ تکتے راخلی چہ پہ ہغے کنیں د حکومت غرض وی۔ ہغہ بی بی ورسرہ د تعاون خبرہ کرے وہ نو ہغہ نے بنودل خو نور نے نہ دے بنودلے چہ بی بی نورخہ ونیلے دی؟

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل اراکین! اصل بات یہ ہے کہ پی۔ ٹی۔ وی کا جو ہے وہ پاکستان کیلئے ہے لیکن پنجاب کیلئے بھی استعمال ہو سکتا ہے، تو بہتر یہ ہے کہ ہم تمام صوبوں کے نام "پ" سے شروع کر دیں، تو پھر کسی کا مسئلہ نہیں رہے گا۔

وزیر جنگلات ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (تھمتے)

جناب قائم مقام سپیکر، ویسے ہمارے صوبے کی اسمبلی نے تو ایسی ایک قرارداد پاس کی ہوئی ہے۔

معزز اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے آج کیلئے اور جناب ملک قسیم الدین صاحب کے چونکہ والد صاحب فوت ہو چکے ہیں تو انہوں نے Telephonically درخواست بھیجی ہے۔ کیا یہ درخواستیں منظور کریں؟

(تحریر منظور کی گئی۔)

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں، طوفان صاحب؟

جناب فرید خان طوفان: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیر سے تو آنے والوں کے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتے ہیں۔

جناب فرید خان طوفان: نہ جی، دا ہرہ ورخ چہ تاسو دا درخواستونہ زمونڑہ اسمبلی تہ ورائندے کوئی، دا پہ رولز کنیں وی او کہ نہ؟ چرتہ پہ دے اسمبلی کنیں د یو ممبر درخواست نامنظور شوے نہ دے۔ نو دا ستاسو پہ دفتر کنیں د دے فیصلہ ولے نہ کوئی چہ دلته نے تاسو راوری؟

وزیر جنگلات: د دے مطلب دا دے، زہ دوئی پوہہ ووم، د دے مطلب دا دے چہ دا اسمبلی خبر شی چہ کوم کوم ممبر نشتہ دے یا د کومے ورخے د پارہ نشتہ۔ صرف اطلاعاً دا یوہ خبرہ کیبری۔

جناب فرید خان طوفان: او جی، دا خو بیا تھیک دہ۔ زمونڑ چیف منسٹر صاحب ہر وختے نہ وی نو مونڑہ خکہ خو خبر یو کنہ چہ ہغہ نشتہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو درخواستیں آتی ہیں ایوان کے پاس تو یہ ایوان کی مرضی ہے، وہ ان کو Reject بھی کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): د فاضل ممبر صاحب د انفارمیشن د پارہ عرض دے چہ چیف منسٹر صاحب راغلے دے، چیمبر کنیں ناست دے، اوس بہ تشریف راوری۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر اطلاعات صاحب! میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا، اگر آپ دوبارہ دوبہرا دیں تو۔

وزیر اطلاعات: شکریہ، سر۔ گران رور فرید طوفان صاحب اوفرمائیل چہ چیف منسٹر صاحب نہ دے راغلے نو ما ورتہ اوونیل چہ چیف منسٹر صاحب تشریف راورے دے او پہ چیمبر کنب ناست دے۔ اوس بہ لہ ساعت پس راشی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر مجھے ایک شعر یاد آ گیا ہے۔ (تہنہ)

سید محمد صابر شاہ، چیف منسٹر کی ذات کو اس ہاؤس کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ اس کا اپنا ایک شخص ہوتا ہے اور اس معزز ایوان کے لیڈر آف دی ہاؤس کے حوالے سے میرے خیال میں چیف منسٹر کے بارے میں 'جس طرح آپ کی ذات کا اپنا ایک تقدس ہوتا ہے' اسی طرح چیف منسٹر کے بارے میں بھی ہمیں یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ چیف منسٹر صاحب بھی ہمیں درخواستیں دیتے رہیں کہ جناب 'میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ ہم نے چونکہ ان کے سر پر ایک پگڑی رکھی ہوتی ہے اس معزز ایوان کے مشر کی حیثیت سے' بڑے کی حیثیت سے 'بزرگ کی حیثیت سے' لیڈر آف دی ہاؤس کی حیثیت سے، تو اسلئے میں تھوڑا ریکارڈ کو درست کرنا چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فرید طوفان صاحب۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! ربتیا خبرہ دادہ چہ مونر سرہ تشویش وو، نن مونرہ اخبار اوکتو، واتی چہ د چیف منسٹر صاحب ہیلی کاپٹر چہ کوم دے، ہغہ بیج شوے دے۔ اکثر چہ کلہ پہ دے ہاؤس کنب لیڈر آف اپوزیشن تقریر کوی نو مونر سرہ دا فکر وی چہ داسے حادثے نہ د نے خدانے بیج کری چہ دلته ناست وی لکہ چہ دادے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سجان صاحب۔

وزیر اطلاعات، اصلی خبرہ دادہ -----

سید محمد صابر شاہ: مونر فخر کوف چہ زمونر چیف منسٹر صاحب چہ کوم زمونر د بتولو قیادت کوی، چہ ہغہ تلے دے او د ملک پہ سرحداتو باندے دبمن مونر للکار کرے یو، مونر تہ نے آواز راکرے دے، جنگ شروع دے او پہ دے وخت کنب پہ مورچو باندے ہم زمونر چیف منسٹر مقابلے کوی او دلته کنب ہم د حالاتو مقابلے کوی۔ پہ دے باندے مونر فخر کوف۔

جناب بشیر احمد بلور، پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب! دا زمونر چیف
منسٹر صاحب -----

Mr. Acting Speaker: Janab Bashi : Ahmad Bilour Sahib, you are
late.

جناب بشیر احمد بلور، زمونر چیف منسٹر صاحب چرتہ د فوج سربراہ دے،
چرتہ وزیر خارجہ دے، چرتہ Foreign affairs treat کوی چہ دوئی ہلتہ
فوخونو تہ Instructions ورکوی؟ -----

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، سپیکر صاحب! بشیر خان آپ کی بات کا جواب
نہیں دے رہے ہیں۔ آپ نے انہیں کہا ہے کہ Why you are late? (تقتہ)

جناب بشیر احمد بلور، پکار دا دی چہ دوئی د خپلہ صوبہ کین پاتے شی او ہغہ
خود فارن منسٹر، د دیفنس منسٹر او د فوج د جرنیل کار دے چہ ہغوی
دے سرحداتو تہ لارشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب! یہ مسئلہ اس طرح حل ہوگا کہ -----

سید محمد صابر شاہ، دا کار پہ ہر مسلمان باندے فرض دے، کہ ہغہ چیف منسٹر
دے، کہ ہغہ مسلم لیگ کین دے، کہ ہغہ پہ اے این پی کین دے او زہ دعوت
ورکومہ بشیر بلور صاحب تہ چہ ما سرہ لارشی بلہ ہفتہ کین د سیشن نہ
وروستو د جہاد د پارہ۔

جناب بشیر احمد بلور: اعلان اوکرہ پیر صاحب، د جہاد، مونر بتول تا پسے بہ
یو۔ پیر صاحب، مونر بہ د بتولو نہ مخکین تا سرہ روان یو۔ پیر صاحب، د
جہاد اعلان اوکرہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خورشید اعظم صاحب!

جناب خورشید اعظم خان: جناب سپیکر صاحب! جس طرح بشیر خان نے کہا ہے تو یہ ہم
سب کا حق بنتا ہے لائن آف کنٹرول پر جانے کا، یہ صرف چیف منسٹر کی بات نہیں
ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے۔

جناب خورشید اعظم خان، یہ جتنے بھی پاکستانی شہری ہیں، ان کا حق بنتا ہے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اورنگزیب خان!

جناب محمد اورنگزیب خان: سر! میں اس حوالے سے ایک لطیفہ سناتا ہوں اس ایوان کا ماحول ذرا بہتر بنانے کیلئے۔ ایک شخص دیوار کے سائے میں بیٹھا تھا۔ پینتو کنبہ بہ او وایم چہ یو سرے د دیوال مٹا تہ ناست وو جی، سپینے گیرے والا یو مشر سرے ور تہ راغلو چہ -----

جناب قائم مقام سپیکر: یوسف ایوب صاحب، آئریبل منسٹر! آپ اپنی کرسی پر بیٹھیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: یہ اردو کنبہ او وایم۔

آوازیں، او، یہ اردو کنبہ او وایم۔

جناب محمد اورنگزیب خان: مسئلہ پینتو والا دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنہ پینتو کنبہ دہ۔

جناب محمد اورنگزیب خان: ایک شخص دیوار کے سائے میں بیٹھا تھا۔ ایک بزرگ آدمی وہاں آیا سفید داڑھی والا اس نے اسے کہا کہ دیوار سے ہٹ جاؤ، یہ دیوار گرنے والی ہے، تم مر جاؤ گے۔ اس نے کہا ٹھیک ٹھاک دیوار ہے، کیسے گر جائے گی؟ اس نے کہا، بس میں نے تمہیں کہہ دیا ہٹ جاؤ، دیوار گرنے والی ہے۔ وہ شخص ہٹ گیا، دیوار گر گئی۔ وہ جو بیٹھا تھا، وہ آیا بوڑھے کے پاس کہ بڑا شکر یہ، تم نے مجھے موت سے بچا لیا۔ اس بوڑھے نے کہا کہ شکر یہ ادا مت کرو، میں شیطان ہوں اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تم شہید ہوتے (قہقہے) تو اسلئے تمہیں ہٹا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سجان خان!

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! اصلی خبر ہ دادہ، اصلی خبر ہے تہ دویں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب سجان صاحب بولیں تو آپ کو اجازت نہیں ہے پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: خوشی کی بات یہ ہے کہ شیطان اور ان کے درمیان جو رابطہ ہے، وہ بڑی خوش آمد بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب! جب سجان صاحب بولیں تو آپ کو اجازت نہیں ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: وہ شیطان داڑھی والا تھا جی۔ اس شیطان کی داڑھی تھی۔

وزیر اطلاعات: دا جڈا خبر ہ دہ، ہغہ دشعر مطابق وائی چہ

ستر کے د راخہ راخہ شو ندے راتہ خہ واتی
دوہ کسین حیران شوے یم پینے بدے چارے دی

جناب قائم مقام سپیکر، ایسا ہے کہ -----

جناب محمد ایوب خان آفریدی، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر، ہاں ایوب آفریدی صاحب!

جناب محمد ایوب خان آفریدی، جی، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کوئی شعر کہیں گے؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، نہیں سر، میں آپ کی وساطت سے خیر شعر بھی
کہوں گا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو ڈسٹن ہے، اگر وہاں جنگ ہو رہی ہے اور
محاذ پر کوئی مسلمان جانے اور اگر وہ شہادت نہیں ہے تو میرے خیال میں اورنگزیب خان
صاحب کو چاہئے کہ پھر یہ اپنا قہد درست کر لیں، وہاں محاذ پر جو جاتا ہے، وہ شہید ہوتا
ہے -----

جناب قائم مقام سپیکر، آفریدی صاحب! آپ کب جا رہے ہیں؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، وہاں جو شہید ہوتا ہے تو وہ شہید ہوتا ہے، اس میں یہ
نہیں ہے کہ شیطان اس کو شہادت سے بچاتا ہے۔ میرے خیال میں محاذ پر جو بھی جاتا
ہے، وہ شہید ہوتا ہے۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایوب

آفریدی صاحب شہادت کیلئے کب جا رہے ہیں؟ -----

جناب قائم مقام سپیکر، میاں ولی الرحمان صاحب!

میاں ولی الرحمان، جناب! یہ مذہبی فریضہ ہے، اس پر مخول نہ کریں ورنہ آپ کفر کی
طرف جا رہے ہیں۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! میں اس اسمبلی ہال سے جانے کیلئے تیار ہوں۔ میں
اس ہاؤس میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں صبح جانے کے تیار ہوں اور وہ بھی
میرے ساتھ صبح جانے کیلئے تیار ہو جائیں۔

حاجی عبدالرحمان خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! میں ایک گزارش کروں گا -----

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب، عبدالرحمان خان آپ سے پہلے کھڑے ہوئے تھے۔

سید محمد صابر شاہ، صرف میں یہ چاہتا ہوں عبدالرحمان خان صاحب سے احترام کے ساتھ، کہ ان الفاظ کو Expunge کیا جائے کیونکہ شہداء یا غازی کیونکہ یا وہ شہید ہوتے ہیں یا غازی ہوتے ہیں لیکن محاذ جنگ پر جو لوگ ہیں، آج اس ہاؤس سے جو Message جائے گا شیطان کے حوالے سے تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے تو ان الفاظ کو Kindly اگر Expunge کیا جائے کیونکہ اس سے پوری قوم کی دل آزاری ہوگی۔

جناب محمد اورنگزیب خان، جناب سپیکر! میں نے لطیفہ سنایا ہے، کسی پر طنز نہیں کیا ہے۔ میں نے کسی پر طنز نہیں کیا ہے، کسی پر چوٹ نہیں کی۔ میرا کسی کا دل دکھانے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے تو محض ایک لطیفہ سنایا ہے۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زہ یوہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، عبدالرحمان خان!

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! سخنگہ چہ دوی واتی چہ جنگ روان دے، حکومت د د جہاد اعلان اوکری نو مونر بہ ورسره لار شو۔ دوی ولے نہ دے کرے د جہاد اعلان؟ (تالیاں) پکار دہ چہ دوی د جہاد اعلان اوکری او کوم سرے ترے روستو شو، ہغہ واجب القتل دے۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترم بیگم نسیم ولی خان صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن۔

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! پنخلس منبہ تقریباً مونرہ پہ دے بحث کنس ضائع کرل چہ چیف منسٹر صاحب ولے نہ وو راغلے؟ ہسے اوزگار دی، نہ شہادت لہ تلے وو او نہ غازی توب لہ تلے وو، زما د تقریر نہ تلے وو۔ ما تقریر اوکرو، ورتہ وایمہ چہ راخہ، زہ بل تقریر نہ کوومہ۔ ورتہ اووایی چہ راخی، پہ اسمبلی کنس کبینتی، نور تقریر ونہ ختم دی۔ دا ہسے خان سترے کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایوان کی طرف سے ہم ایک پیغام دیتے ہیں کہ۔

ویراں ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہے

تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

تو چیف منسٹر صاحب انشاء اللہ اب آئیں گے تو بہار آجائے گی۔ اب میں جناب

اکرم درانی صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث میں حصہ لیں۔ (تالیاں)

بجٹ پر عام بحث

جناب اکرم خان درانی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! پہ 15 جون 1999 باندے دلتہ پہ دے اسمبلی کنس وزیر اعلیٰ صاحب چہ چونکہ زمونرہ فنانس منسٹر ہم دے، دلتہ د دے کال بجٹ پیش کرو۔ زمونرہ مشرے، محترمہ بی بی صاحبے پروں پہ ہغے باندے خیلے خبرے اوکرے، ایوب جان صاحب اوکرے او د حکومت د طرف نہ ہم تقریباً تقریباً پہ ہغے باندے چہ چا خبرے اوکرے نو ہغہ بجٹ د تنقید نشانہ وو۔ کہ تقریرونہ د اپوزیشن د طرف نہ وو او کہ د گورنمنٹ د سائڈ نہ وو، ہغہ بتول الفاظ دا وو چہ دا ہم لکہ کوم چہ تیر شوے بجٹ وو د تیر کال او د ہغہ بجٹ پہ وجہ د قوم سرہ دھوکہ اوشوہ، د دے معزز ایوان د ممبرانو سرہ دھوکہ اوشوہ۔ چہ خنکہ ہغہ بجٹ د الفاظو ہیر پھیر وو، دا بجٹ ہم ہغہ شان دے۔ زہ پہ ہغے باندے خبرے نہ کووم۔ دلتہ چہ مونرہ پا غو، ہر یو مقرر د بجلئی پہ رائلٹی باندے خبرہ کوی چہ زمونرہ دومرہ حصہ دہ، زمونرہ دومرہ پیسے دی، د دومرہ وخت نہ پرتے دی او مونرہ تہ خیلہ حصہ نہ ملاویری۔ د دے اقرار د گورنمنٹ بنچز ہم کوی او د دے اقرار د اپوزیشن بنچز ہم کوی۔ جناب سپیکر صاحب! دا یو حقیقت ہم دے، پہ دے کنس ہیخ قسم شک نہ شتہ دے۔ پروں چہ ہمایون سیف اللہ خان کوم اعداد و شمار پیش کری دی، ہغہ نن کہ اخبار تاسو اوگوری، ہغہ دیتیل پہ اخبار کنس راغلے دے چہ زمونرہ اکتالیس ارب روپئی پاتے دی او کہ دا تاسو زمونرہ بجٹ اوگوری۔۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، دیو کال، دیو کال۔

جناب اکرم خان درانی، دیو کال، دیو کال۔ د دے کال زمونرہ بجٹ چہ کوم دے، ہغہ پینتیس ارب، ارتیس کروڑ دے۔ چہ ارب ترقیاتی دے نو دا بجٹ چہ ہم مونرہ پیش کرے دے، کہ چرتہ مونرہ تہ ہغہ چہ ارب ملاؤ نہ شی نو دا زمونرہ بجٹ چہ دے، دا دلتہ بالکل شتہ دے نہ۔ مونرہ سرہ ہیخ نہ شتہ دے نو د افسوس خبرہ دا دہ چہ د دے معزز ایوان، چہ اوس موجودہ تعداد نے بیاسی

دے Actual تراسی دی، یو ممبر مونږ سزه نه شته دے۔ چه د دے صوبے عوام چه کوم ووت ورکوی، د هغه معزز ایوان د هر یو ممبر نه د دے صوبے د عوامو دا توقعات وی چه دوی به زمونږ د حقوقو دپاره جنگ کوی۔ د دے صوبے د آبادی د پاره به کار کوی۔ نو د افسوس خبره ده که مونږ خپلو گریوانونو کښ اوگورو او دلته چه غومره کسان مونږه ناست یو، مونږ پاڅو او مونږ خپلو خلقو ته دا اوبنایو چه ستاسو د حقوقو د پاره مونږه غومره جنگ اوکړو، ستاسو د ترقی د پاره مونږه غومره کار اوکړو نو زما خیال دے چه که هسه یو سرے دا اروائی نوزه خو به په خپل خان دا Agree کووم چه دا هسه د الفاظو خبرے دی۔ محترم سپیکر صاحب! اوس د عمل وخت راغله دے۔ ظلم او زیاتے دے حد ته رسیدله دے چه برداشت ختم شوه دے۔ د دے معزز اسمبلی مختلف قراردادونه پاس دی خو مرکز د بس نه مس نه کوی۔ د دے معزز اسمبلی یو قرارداد پاس شو په کالا باغ ډیم باندے، په هغه باندے درے خله دلته بحث شوه دے۔ د دے صوبے رد عمل، ورسره د بلوچستان رد عمل، ورسره د سندھ رد عمل، هغه د چا نه پت نه دے او بیا هم دلته عجیبه غوندے خبرے کیری چه د یوے صوبے صرف چه څه خبره وی هغه په دے ملک باندے منی او د حیرانی خبره داده (تالیان) زه د خپل ایوان نه دا تپوس کووم چه د سندھ خلقو چه په خپلو کومو خلقو اعتماد کړے دے، هغه خو د د خپله صوبے د حقوق د پاره یو خانے کیری، د هغه صوبے وزیر اعلیٰ د اسمبلی په فلور او پریس کانفرنس کښ دا خبره کوی چه کله هم د دے صوبے حقوق څوک نه ورکوی نوزه به دا خپله کرسی پرېږدم۔ د هغه پلار چه د قومی اسمبلی شاید ممبر وو، د هغه دا الفاظ دی چه که چرته د سندھ د حقوقو تحفظ نه شی کولے نو زما دا کرسی خو ډیره معمولی خبره ده، زه دا خپل خوے د سندھ د حقوقو د پاره قربانولے شم۔ د بلوچستان د اسمبلی د بلدیاتو منسټر خو دومره جرأت کولے شی چه کله مرکز یو حکم جاری کړی چه هغه د صوبے نه علاوه په ضلعو کښ مداخلت اوکړی، د چونگیانو ختمول، د برآمداتو ختمول، دا ډائریکټ په صوبے کښ نه، دا ډائریکټ د مرکز په ضلع کښ مداخلت دے او هلته د

بلوچستان بلدياتی منسٽر صاحب پريس کا نفرنس کوی چه موجوده منسٽر دے، چه مونڙ ته د مرکز دا خبره منظوره نه ده چه هغه په صوبه کښ داسے مداخلت کوی۔ آخر دا زمونږ په ايوان باندے غه شوی دی؟ هغه زمونږه کومه کمزوری ده چه زمونږ منسٽر، چه يا به دا ورته پته هم نه وی چه دا سيل ټيکس به په غه طريقه باندے وصولیږی، ددے به طريقه کارغه وی او د اعلان نه مخکښ چه دا تیر سیشن وو، په هغه کښ وائی چه دا خو ډیره ښه فيصله ده۔ که زه د حکومت نه دا تپوس اوکړمه چه دا غځنگه ښه فيصله ده، ته طريقه کار واضح کړه په دے ايوان کښ چه ددے سيلز ټيکس د وصولولو به طريقه کارغه وی؟ ددے صوبے د مختلفو بيوروکريټو نه مونږ تپوس کړے ددے هغوی ته دا پته نشته دے چه ددے به طريقه کارغه وی، دا پیسے به غځنگه غونډیږی او په غه طريقه به خی او په غه طريقه به واپس کيږی؟ محترم سپيکر صاحب! نن په دے صوبه کښ يو ضرورت دے۔ عوام بے اعتماد شوی دی او د عوامو اعتماد بحال کولو د پاره که د گورنمنټ دا ساندے دے او که هغه ساندے دے، دا به يو کيږی او که نن هم مونږ د خپلو حقوقو د پاره دا کورف چه دا گورنمنټ دے او دا اپوزیشن دے، بيا که مونږ کلو ته لار شو، هلته به د گورنمنټ او د اپوزیشن خلق مونږ په کانډو باندے اولی۔ نن دومره محرومیت دے چه که تاسو اوگورڼی، که دے فوډ ډيپارټمنټ ته اوگورڼی چه په پنجاب کښ د بورڼی يو قیمت دے او په صوبه سرحد کښ جدا قیمت دے۔ چه زمونږ يو غريب محنت کار بیس کلو تهیلا د اټک نه راپورے کوی نو په بس کښ ورباندے رينجر ډزے اوکړے او هغه سپينه تهیلا د اوږو په هغه باندے سرے وينے تونے شی او بل طرف ته چه دوی د سمگلنگ خبره کوی چه کوم د سمگلنگ خلق دی، د هغوی ټرکونه په هغه حساب باندے راخی، د هغه خپل طريقه کار دے۔ چه يو ټرک خپل پرمټ نه ورکوی او هغه اټک کراس کوی او پل ته رسی نو رينجر پرے ډزے اوکړی او هغه لاندے درياب ته لار شی او د هغه خلقو لاشونه ورک شی او هغه ټرک هم ورک شی۔ د ظلم نا انتها به غو پورے وی؟ دلته چه مونږ د صوبے خبره کورف، مونږ هغه مسئلے چهیږو چه د کومے مسئلے نه دلته لا ايندے آرډر، د

امن و امان مسئلہ جو رپری۔ د دے صوبے د زراعت د ترقی د پارہ زمونر یو گومل زام دے۔ کہ صرف د ہی آئی خان زمکہ آبادہ شی (تالیان) کہ صرف د ہی آئی خان زمکہ آبادہ شی، زمونرہ دا صوبہ بہ د پنجاب د غلامی نہ آزادہ شی۔ مونر بہ چرتہ دا منت اونہ کرو چہ مونر تہ اورہ راکری، خو مونر تہ د گومل زام جو رپری او صرف د ہی آئی خان آبادی د اوشی، بیا مونر د دے غلامی نہ آزاد یو۔ گورنمنٹ ہفہ مسئلے چھیری لکہ دلته کنس د کرم تنگی دیم خبرہ دہ، د لسو کالو نہ زہ لگیا یمہ او د دے حکومت نہ بریفنگ غوارمہ د خپلو خلقو د پارہ چہ د خدانے د پارہ مونرہ پوہہ کرنی چہ د دے دیم فاندے خہ دی او نقصانات نے خہ دی؟ تیر خل چہ زہ ممبر ووم، ما پہ تحریک التواء باندے دا مسئلہ پوریتہ کرے وہ او دا مسئلہ ایری کیشن سٹیٹنگ کمیٹی تہ تلے وہ خو بیا ہفہ حکومت ختم شو، ہفہ فیصلہ نے پرے اونکرہ۔ پہ دے خل چہ مونر راغلی یو، پہ شروع کنس دا خبرہ بیا مونر اوکرلہ چہ د کرم تنگی دیم خبرہ کوئی خو د دے نہ بہ فساد بریا شی۔ خدانے د پارہ د بنوں عوام، د بنوں مشران، ہغوی تہ بریفنگ ورکری او د دے دیم پہ آفادیت او پہ نقصاناتو باندے نے پوہہ کرنی چہ د دے دیم نہ خہ فاندہ دہ او نقصان نے خہ دے؟ او چہ کلہ دا خبرہ سر تہ اورسی او گورنمنٹ چہ کلہ د دے د پارہ پیسے ایردی، خہ معمولی پیسے ایتمودے ہم دی۔ بیا بہ پہ ہفہ وخت کنس رکاوٹ دا جو رپری وی چہ یو قوم بہ غواری او بل قوم بہ دا نہ غواری نو د دے نہ فساد جو رپری۔ محترم سپیکر صاحب! پکار دا دہ چہ مونرہ دلته نن ہفہ خبرے راو رو او ہفہ بہ زمونرہ خپلو خلقو تہ ہم بیکارہ او بنایو۔ زما د گورنمنٹ د بنچونو تہ ہم دا Request دے کہ چرتہ دا بچت حقیقت وی نو دوی بہ اقرار اوکری او کہ نہ وی نو خواہ مخواہ پکار دہ چہ دا خو او وائی چہ د دے بچت دا مجبوری دہ او چہ دا کوم غیزونہ دی، دا شتہ یا نشتہ۔ زہ بہ اوس راشم جی، زمونر وزیر اعلیٰ صاحب چہ ہفہ ورخ تقریر کور نو مکمل تقریر نے اوکرو خو چہ کلہ د ٹیکسونو خبرہ راغلہ نو وزیر اعلیٰ صاحب او وئیل چہ دا زما د تقریر یوہ حصہ دہ، داسے نے اوکری۔ پہ ہفے کنس چہ کوم ٹیکس دے پہ نہری زمکہ باندے د تین ایگر نہ سوا، ہفہ چہتر

روپي في ايڪر ڏے او په باراني باندے چهبیس روپي في ايڪر ڏے۔ زيات ڏے د ڏے نه هم۔ اوس جي تاسو اوگوري، دلته خو زمونڙ ورکوتی ورکوتی زمينداران دی۔ داسے زمينداران دی چه هغه خپل خاندان په هغه زمکه کين نه شي پالڻے او مونڙ که په هغوی باندے ٽيڪسونه اولگوف نو بيا به د دوی غه حال وی؟ د هغه نه علاوه جي د پيٽرولو قيمتونه د بحت نه مخکين زيات شو دس فيصد او کرایے زياتے شوے په عوامو باندے۔ چه کوم خانے کين پچاس روپي کرایه وه، هغه ستر روپي کرایه شو۔ اوس موجوده چه تاسو دا ٽيڪسونه اوگوري په بسونو او په کوچونو کين په في سيٽ باندے بيا يو ٽيڪس لکيدے ڏے اضافي نو چه دا ٽيڪسونه راشي دا خو هغه خلقو ته پته نشته ڏے نو کرایے به بيا سوا شي۔ او د ڏے ڊائريڪٽ تعلق چه ڏے، هغه د غريب سري سره ڏے چه هغه په بس کين سفر کوی يا په کوچ کين سفر کوی۔ نو مونڙ دا وايو جي چه دا زياتے ڏے۔ بل په يو کور باندے، په درے مرلے يا د درے مرلے نه سوا چه کوم کور ڏے، په هغه باندے ٽيڪس ڏے۔ دلته زمونڙ د ملک مصيبت دا ڏے چه په ٽول کور کين يو سرے وی چه هغه نے کتي او باقي نے ٽول کور خوری۔ يو سرے ڏے، چه هغه بل ته رزق کتي، هغه به دا ٽيڪسونه آڏا کوی او که هغه به د خپل بال بچ پرورش کوی؟ دا هم يو ناروا ٽيڪس ڏے۔ ڊاڪٽرانو باندے ٽيڪس زيات شو، د هغه به Automatically په عوامو باندے اثر وی چه ڊاڪٽران به اوس خپل فيسونه زيات کري۔ پکار خو دا ده چه کوم ڊاڪٽر صاحب باندے ٽيڪس زياتيري، په هغه باندے دا هم اوکري چه ته به خپل فيس په مريضانو باندے نه زياته وے۔ داسے جي په گاري باندے، دو فيصد په ماليات باندے، چه غومره د هغه قيمت وی، هغه ٽيڪسز دی۔ د چونگيانو خبره په خپل خانے باندے ده چه دا ما اوکرله، ستاسو په نوٽس کين ده۔ آٽھ هزار کسان دی په ڏے صوبه کين، که د ڏے چونگيانو د برآمداتو دا وصولي ختمه شي نو د ڏے صوبے چه دا آٽھ هزار ملازمين دی نو دوی ته به مونڙه چرته روزگار ورکوف؟ مونڙه خو هغه خلقو ته روزگار نه شو ورکولے چه سل يا پنځوس کسان تلے دی، هغه په سرپلس پول کين دی، هغوی تر اوسه پورے په کورونو کين ناست دی۔

زه به اوس په اے ډی پی باندے راشم۔ که تاسو اوگورنی په دے اے ډی پی کښ
خصوصاً جنوبی اضلاع نظر انداز شوی دی۔ نو هغه کښ به په خاص طور
باندے زه د خپلے بنون ضلع ذکر اوکړم۔ جناب سپیکر صاحب! د بنون ضلع
یو داسے تاریخی ضلع ده او دومره زړه ضلع ده چه که تاسو هغه ریکارډ
اوگورنی چه په دے صوبه کښ یوه زړه ضلع بنون ده۔ بیا دا ضلع په داسے
انداز باندے ده چه غومره فاصله د دے ضلع نه ډی آئی خان پانک ته ده،
دومره فاصله میر علی میرانشاه ته ده، دومره وانا ته ده او ورسره په خوا
کښ کرک دے۔ د بنون د عوامو یوه شدیدہ مطالبه وه چه د جنوبی اضلاع په
مینځ کښ د یو هسپتال جوړ کړے شی چه هغه ته نوم ورکړے شوے دے
بنون ډویژنل هیډ کوارټر هسپتال، چه دا یو ضرورت دے د جنوبی اضلاع۔
د هغه د پاره پینځه کاله په اے ډی پی کښ پیسے راشی او بیا په هغه باندے
کار شروع نه شی۔ دے خل هم لس لکھه روپئ دی په اے ډی پی کښ، که
تاسو اوگورنی نو په لس لکھه روپئ باندے خود هغه هسپتال چار دیواری
هم نه کیږی۔ په لس لکھه روپئ باندے خود هغه هسپتال هغه یو تیوب ویل
هم نه لگی۔ وزیر اعلیٰ صاحب چه د بنون په دوره باندے راغلی وو نو د
پوره بنون مطالبه وه چه خدانے د پاره مونږه ته د جنوبی اضلاع په دے مینځ
کښ یو هسپتال جوړ کړی چه د پشاور لیدی ریډنگ او کمپلیکس حیات آباد
د هسپتالونو نه رش کم شی او دا زمونږه هغه خوار او غریب خلق چه کله
پک اپ مریض ته نه خئی نو د پینځو کورو حاضرۍ اوکړی او د پک اپ د
کرایے د پاره د پیسو دیمانہ اوکړی او بیا چه کله دلته راشی او په هسپتال کښ
داخل شی نو بیا ورته په هوپتل کښ د یوے کمرے هم ضرورت وی چه هلته
د بیمار سره دوه، درے کسان پاتے شی۔ خو مونږه نه پوهیږو چه مونږه د دے
صوبے خلق یو، مونږه د دے پاکستان شہری خلق یو، زمونږه د دے صوبے په
دے حقوقو کښ څه حصه شته او که نشته؟ شدید احتجاج زه د خپلو خلقو د
طرف نه، د خپلو عوامو د طرف نه، چه که چرته په دے هسپتال کښ په دے
کال هم کار شروع نه شی نو دا به قصداً گورنمنټ د بنون د عوامو سره یو
انتہائی زیاتے کوی۔ بله خبره، زمونږه یو ضروری مسئلہ ده چه د بنون نه

دے سائڊ ته انيس هائي وے لاره، د کړپے سره بنون ته جدا لاره شوه او ډی
آنی خان ته انيس هائي وے کراچي پورے لاره۔ جناب سپيکر صاحب! ستاسو
په وساطت مونږه تاسو ته هم Request کوف او دے ايوان ته هم چه دا زمونږ
کوم د زړه درد په بڼه طريقه واورنی۔ اوس حالات دے خانے ته راغلی دی چه
دے خانے نه چه زه ماينام روان شم او کله خپل گادے د کړپے نه دے روډ ته
واچوم نوزه خدانے ته سوال کوم چه خدايه پاکه په روغه مے اورسوے۔
صرف زما گادے وی او بل گادے نه وی چونکه روت بدل شو او زمونږه د
دے صوبے يو محترم وزير صاحب ته هم حادثه پيښه شوه وه چه هغه د
شپے تلو، چه کله د هغه رور وفات شوه وو نو د هغه عزت خدانے بچ کړو
چونکه پوليس ورسره وو گنی د هغه سره به غه شوه وے۔ اوس په دے
صوبه کښن که دا اے ډی پی چه اوگورنی، 145 کلوميتر روډ دی او زمونږه
لنک روډ، چه مونږه نے د انيس هائي وے نه بنون ته غواړو، هغه صرف
زيات نه زيات 17 کلوميتر، 19 کلوميتر يا به زيات نه زيات 20 کلوميتر وی۔
زما به دا Request وی د محترم وزير اعليٰ صاحب نه چه 145 کلوميتر چه
کوم روډ دے، دے باندے ته مهرباني اوکړه او د بنون د خلقو د پاره لنک روډ
اوس يو ضرورت دے۔ دا ډيره د شرم خبره ده چه دے خانے نه به د ډی آنی
خان، د لکی خلق تلل او په بنون به ډی آنی خان ته تلل او اوس د بنون عوام
خی او د لکی نه بيا خپل کلی ته خی۔ دا خو زمونږه د خلقو د پاره د شرم
خبره ده۔ محترم سپيکر صاحب! دا هغه خبره دی چه په خلقو کښن احساس
محرومی پيدا شوه ده او دے نه به زياته نوره هم پيدا کيږی۔ جناب سپيکر
صاحب! دلته په دے بجته کښن د پلونو ذکر شوه دے چه په دے کال کښن به
ايتهاره پلونه په دے صوبه کښن جوړيږی۔ مونږه د ډيرو کالونو نه په دے
اسمبلی کښن چغے وهو چه د خدانے د پاره د "دوا" ناله پل دے، دا د خيبر نه
اونيسه د کراچي پورے خلق پرے راخی او په يوه يوه ورځ باندے تقريباً
گياره گياره او باره باره کسان چه، د ظاهر شاه خان د کلی باره کسان په يوه
ورځ پکښن مړه وو۔ دے راغلی وو او هغه جنازے مونږه ورسره سنبهاله
کړے وے او زمونږه هغه "دوا" ناله پل نه راخی۔ بيا ايتهاره پلونه دی

ورسره۔ زمونڙه يو بل پل دے "توچي ناله" چه هلته زنانه راخي او په هغه هميشه اوبه راخي نو په کومے بے ادبئ سره چه هغه زنانه په هغه اوبو باندے راخي، زه قسميه درته وایم چه هغه ته پښتون سرے کتلے نه شی۔ چه هغه توچي ناله پل اوگورئ او کله هغه زنانه راخي او په کوم تکلیف سره هغوی هغه کراس کوی۔ يو بل زمونڙه د "کاشو" پل دے۔ يوه لويه ايريا، د بنو او د وزيرو په ايريا کښ عظیم کلی او بنو چه ملاوی، هغه کاشو پل دے نو زمونڙه به دا گزارش وی چه دا درے پلونه د هم په هغه اتهاره پلونو کښ شامل شی۔ زمونڙه بدقسمتي په هر طرف باندے ده۔ مونږه نه پوهیږو چه زمونږه بچی بدقسمته دی، زمونږه هغه خوانان بدقسمته دی، دومره زړه ضلع ده او په دے کښ پارک نشته دے۔ هلته يو د آرمی پارک وو، په هغه کښ اوس هغه کالف کیري او چه کله زمونږه ماشومان ورشی او هغوی سره چه کوم انجام اوشی او هغوی کوم په کور و باندے او هله شی نو دا څه عجیبه غوندے خبره ده۔ په هره ضلع کښ پارکونه شته دے۔ زمونږه ډیمانډ دا دے چه زمونږه د بنو جیل چه کوم زور بلډنگ دے، اوس پرے سټینډنگ کميټی هم فیصله اوکړه، هغوی هم Recommend کړے دے چه هلته زمونږه يو شهید دے، "قاضی فضل قادر شهید" چه سپین تنگی کښ انگریزانو مړ کړے وو، د هغوی په نوم باندے Recommend کړے دے چه دے زورخانه باندے د يو پارک جوړ شی نو زه به دے گورنمنټ ته دا Request کوم چه د دے جیل په خانه باندے "قاضی فضل قادر شهید" په نوم پارک باندے کار شروع شی۔ زمونږه په نوے جیل باندے د پینځو کالو راسے کار شروع دے او که تاسو دے موجوده اے ډی پی ته اوگورئ نو په دے اے ډی پی کښ صرف سارھے سوله لاکھ روپئ د دے دغه پاره پرتے دی۔ زمونږه د بنو چه کومه نوے اے ډی پی جوړه شوے ده په دے کښ، په سارھے سوله لاکھ روپئ باندے خو د يو بارک چهت هم نه جوړیږی نو بیا دا درے کاله روستو شی۔ زما به دا گزارش وی چه په دے باندے زر نه زر کار شروع شی۔ زه د وزیر تعلیم صاحب، چونکه په تیر سیشن کښ ما تحریک التواء باندے خپل يو دغه پیش کړے وو چه په بنو کښ يو هاسپتال دے په گورنمنټ هاتی سکول نمبر ون

کښ، د هغه هاسپل دے، زه په خصوصي دغه سره د وزير تعليم صاحب
شکريه ادا کوم، هغه په دے هافس کښ کومه وعده کړے وه مونږه سره، هغه
د اے ډي پي حصه گرځيدلے ده او د هغه د پاره پيسے ايسنودلے شوي دي۔
جناب سپيکر صاحب! لکه ما تاسو ته اوونيل چه که د صوبے ترقي غواړئ،
ډي آئي خان دے، بنو دے، د دے زمکے دي، د کرک دي، که دے ته توجه
ورکړلے شي نو مونږه به د پنجاب د غلامی نه آزاد شو۔ جناب سپيکر
صاحب! په بنو کښ يو پروگرام شروع وو "سکارپ"، په هغه باندے څه
کار شوے وو او تيوب ويلونه جوړ شوي وو خو نوم به نې نه اخلم،
زمونږه ډير يو خوږ مشر د دے صوبے په هغه وخت باندے مشر وو، هغوی
مونږه سره دا زياتے اوکړو چه هغه نې زمونږه نه رابلل کړو او مردان ته نې
ورکړو۔ هغه کار د هغه وخت نه تر اوسه پورے هم دغسے پروت دے۔
مهرباني د اوشي د بنو په سکارپ باندے د کار شروع شي۔ جناب سپيکر
صاحب! زمونږه بنو ته د مانږي انډس نه ريلوے لانن راغله وو او دا
انگريزانو د دے علاقے سره مهرباني کړے وه چه دا لانن راغله وو۔ په دے
باندے به ټولے آرمي ته سپلاني وه او د بنو خلقو به سستا سامان راوړو۔
موجوده حکومت هغه ريلوے لانن چه د بنو د خلقو ډيمانډ وو چه دا د
Broad gauge railway line شی او زمونږه ضرورت دے چه اوس به د ميران
شاه په لار باندے د افغانستان سره تجارت کوؤ۔ مزيد نې هم ضرورت دے۔ په
هغه باندے ټريکټرے لکيدلے دي او هغه پاټرني اوباسي او اونے پونے دام
باندے نيلام شوے۔ هلته که تاسو بنو ته لارشي او هغه حال اوگورئ، دوه
ټريکټرے به د دے طرف نه هغه پاټرني اوباسي، څلور ټريکټرے به د دے
طرف نه هغه پاټرني اوباسي او يو لوټ پرے شروع دے۔ زمونږه خو دا ډيمانډ
وو د قومي جرگے، وزير اعليٰ صاحب ته هغوی راغله وو چه زمونږه
غريبي ده، دا ريلوے لانن مه ختموئ او مونږه ته د دے نه Broad gauge
railway line جوړ کړئ چه زمونږه د خلقو په هغه باندے څه کار اوشي۔
جناب محترم سپيکر صاحب! دا ټولے هغه خبرے وه چه زمونږه د صوبے د
پاره او زمونږه د بنو د عوامو د پاره دا داسے خبرے دي چه هغه ډيرے

دردناکے ذی۔ شاید چہ زما د بنوں د عوامو کوم احساسات وی، ما دلته د هغه په هغه انداز باندے ترجمانی نه وی کرے خو زه په ریکارڈ باندے دا خبره راولم، زه د اسمبلی په فلور او په ریکارڈ باندے دا خبره راولم چه کومه اسمبلی، چه کوم یو بجهت، چه هغه کتب زما د بنوں او زما د صوبے سره دغه نه وی، زه د خپله صوبے د محرومی او ورسره ورسره که تاسو اوگوری ما نه یو پوانت پاتے شو دلته په پبلک هلیته انجینئرنگ کتب۔ د چیف منسٹر صاحب زه مشکوریم، هغه مهربانی کرے ده چه زمونږ په بنوں کتب تیوب ویلونه تے ورکړی دی، خو زه دا تپوس کوم چه دا صوباتی اسمبلی ده او که دا قومی اسمبلی ده؟ آیا په دے کتب پی۔ ایف یادیری او که په دے کتب این۔ اے یادیری؟ آیا دلته مونږه د صوباتی اسمبلی ممبران ناست یو، که د قومی اسمبلی ممبران ناست یو؟ زه به سپیکر صاحب، تاسو نه هم په دے باندے رولنگ غواړم چه په دے اے پی پی کتب څه راغلی دی، هغه زمونږه د DDAC حصه ده او که نه ده؟ د هغه به زه تاسو نه رولنگ غواړم (تالیان) او د افسوس خبره دا ده چه دلته که کله د ممبر هغه حیثیت ختم شی، چه زه دلته د چا ترجمانی کوم او د هغه خلقو د ممبر سره دا کبیری چه د قومی اسمبلی حلقه این۔ اے خو په دے بجهت کتب شته او پی۔ ایف 58 نشته دے، دا د پی۔ ایف 58 د خلقو سره زیاتے دے او زه د دے ایوان نه احتجاجاً واک آوت کوم چه زما خلقو سره زیاتے شو دے۔ (تالیان)

(اس مرحلے پر معزز رکن احتجاجاً ایوان سے باہر تشریف لے گئے۔)

جناب قائم مقام سپیکر، جناب درانی صاحب کو واپس بلا لیں، تو اچھا ہے۔ انہوں نے تقریر بڑی اچھی کی ہے اور اب جبکہ "میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر واپس آنے سکوں"، چیف منسٹر صاحب بھی آئے ہوتے ہیں تو ان کا احتجاج زیادہ پُر زور ہو گیا ہے۔ اب میں جناب احمد حسن صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔ (تالیان)

جناب احمد حسن خان، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ۔ جناب سپیکر! زما خپل خیال دا وو چه شاید د پیر یاد منگل په ورځ باندے زما د تقریر نمبر دے۔ بهرحال ستاسو د حکم تعمیل، او د موقع د راکولو د پاره ستاسو ډیر زیات مشکوریم۔ د بجهت په حواله سره زمونږه د اپوزیشن مشرے، زمونږه خور

پرون دیر په تفصیل سره خبرے کرے دی او کم و بیش د بخت ټول پہلوگانے
 نے کماحقہ Touch کری دی۔ د هغه نه پس داسے پوهه پوهه روڼرو لکه
 ارباب صاحب، درانی صاحب، والتر سراج صاحب او نورو دوستانو هم کم
 و بیش چه غه کمے پاتے شوه وو، د هغه د پوره کولو کوشش کرے دے۔
 زه به د خپل کم علم او تجربے په بنیاد باندے مختصر معروضات او د یو څو
 تجاویزو د پیش کولو جسارت او کم۔ د خوش قسمتی خبره ده چه په دے
 موقع باندے د نورو معزز اراکین اسمبلنی سره سره قائد ایوان، وزیر اعلیٰ
 صاحب هم تشریف فرمادے۔۔۔۔

میال افتخار حسین، نه دے۔

جناب بشیر احمد بلور، چیمبر کنس ناست دے۔ میتنگک نے او غوښتو۔

جناب احمد حسن خان، زه خودا دعویٰ نه شم کولے چه پرون د بی بی د تقریر د
 وجه نه هغه کشمیر محاذ له تلے وو او نن زما د تقریر د وجه نه خپل چیمبر
 ته لار، خو بهر حال زما دا یقین دے چه هغه به زما خبرے آوری۔ جناب
 سپیکر! رښتیا خبره دا ده، اخباری رو ڼرو او دوستانو هم دے خبرے طرف
 ته اشاره کرے وه او بهر هم دا خبره وه چه په ایوان کنس د بخت پیش کولو په
 وخت کنس مکمل خاموشی وه او هغوی یوه سوالیه غوندے کنس خبر لگولے
 وو۔ هغوی د بخت پیش کولو په وخت کنس اپوزیشن طرف ته خصوصی
 دے خاموشی ته اشاره کرے وه۔ زه ستاسو په حواله سره د هغوی په خدمت
 کنس او د هغوی په حواله سره د عوامو په خدمت کنس دا عرض کوم چه دغه
 خاموشی د بخت په حواله سره، د ایوان د دے معزز اراکینو او ممبرانو د
 مایوسی اظهار وو۔ جناب سپیکر! مایوسی د هر انسان د پاره، بیا د مسلمان د
 پاره او بیا غیرتسند قوم د پاره دیره د کمزوری خبره ده خو کله چه یوه رویه،
 یو طریقہ کار داسے حد ته اوری چه د بار بار یاد هائی او د دیر زیات کوشش
 باوجود تاسو په هغه کنس غه د بهتری پهلو نه وینئ نو دا فطری عمل دے چه د
 هغه نا امیدتی نه پس د مایوسی خلق ښکار کیږی۔ اجتماعی طور زه دا خبره
 کوم، په یو لفظ او په یو فقره کنس دا خبره کوم چه آیا د بخت په حواله سره
 هغه ټولے پیسے چه کوم په پروسکتی بخت کنس شامل وے، هغه پیسے ټولے

پہ احسن طریقے سرہ د جناب وزیر خزانہ د تقریر پہ رنرہ کسں پہ صحیح پیمانہ باندے لگولے شوی دی او کہ نہ دی لگولے شوی؟ جناب سپیکر! نو بیا بار بار د بجت پیش کولو غہ ضرورت دے؟ جناب سپیکر! جناب وزیر اعلیٰ صاحب دا او فرمانیل چہ زہ پہ دے لحاظ سرہ خوش قسمتہ یمہ چہ ما پہ دے صوبہ کسں د صوبے دریم کلنز بجت نن د دے معزز ایوان پہ مخکنے وړاندے کرو خو هغوی د خپلے هغے بدقسمتی پہ حوالہ سرہ ذکر اونکرو د کومے پہ بنیاد باندے چہ دا صوبہ د تیرو دریو کالو نہ مسلسل د زیاتی، د جبر او د ظلم شکارده۔ د یوے خبرے صحیح نتیجہ به هله راخی جناب سپیکر، چہ د هغے پہ سبہ رُخ او خراب رُخ ته ذکر اوکړے، د هغے Comparison اوکړے، د هغے موازنه اوکړے او بیا د قابل عمل اقداماتو د پاره هغه قسم منصوبه بندی اوکړے۔ زہ وایم چہ بجت د دے کلیے، د دے فارمولے او په دے فارموله باندے د عمل کولو د طریقہ کار نه عاری دے جناب سپیکر۔ په تیرو دوه کالو کسں، غه د پاسه دوه کالو کسں یا په درے کالو کسں دا صوبه د اوږو د کمی د بدترین مشکلاتو شکار شوے ده او تر ننه پورے مونږ د هغے په وجوهاتو باندے چا پوهه نه کرو چہ غه وجه ده؟ جناب سپیکر! دا صوبه چہ کومه د ملک د بجلئی بیشتر حصه پیدا کوی، د بدترین لوډ شیدنگ شکار پاته شوے ده او جناب سپیکر، زہ د هغے دویژن سره تعلق لرم چہ د کوم دویژن اکثریت خلتو حکومتی پارٹی له ووت وړکړے دے۔ نن جناب سپیکر، په ریکارډ سره زہ ستاسو په خدمت کسں دا عرض کوم چہ په ټول ملک کسں او په صوبه سرحد کسں نن لوډ شیدنگ نشته دے، په مالاکند دویژن کسں نن هم اته اته او پینځه پینځه گھنټے لوډ شیدنگ دے او دا د Load mangement په شکل کسں دے۔ بیا د بے روزگاری چہ غه صورت حال جوړ شوے دے، د منگاتی چہ غه صورت حال جوړ شوے دے، د ملک او د دے صوبے د پسماندگتی چہ غه صورت حال جوړ شوے دے، د دے صوبے د حقوقو د حصول په سلسله کسں د ناکامیابی چہ کوم صورت حال دے، د بجت په حواله سره، د بجت په دے کاغذ کسں او په وائټ پیپر کسں د هغے هیخ ذکر نشته۔ جناب سپیکر! دا خبره هم شاید د جناب وزیر اعلیٰ صاحب پیش نظر نه ده چہ دا د شلمے صدی آخرینے

تقریر دے او د یویشتمے صدنی جناب سپیکر، د شروع کیدو نه یو قدم روستو تقریر دے۔ په دے بخت کښ جناب سپیکر، په یویشتمه صدنی کښ د داخلیدو د پاره د پوره عزم او د حوصله مندی هیڅ نښه، هیڅ رنډه، هیڅ امید زمونږ مخے ته نشته۔ سوا د دے نه چه یو حقیقت پکښ منلے شوے دے چه د هغه نه په تیرو بجیتونو کښ انکار شوے وو چه هغه زمونږ د مرکز سره حق کیدو، سوا د دے خبره نه چه هغه منلے شوے دے، مونږ ته هغه حق نه دے ملاؤ شوے خو یو ډیر بدترین تجویز په دے شکل کښ وړاندے کیری جناب سپیکر، او زه د جناب وزیر اعلیٰ صاحب په خدمت کښ دا عرض کوم چه تاسو د خپل منلی شوی حق نه د انکار کولو مترادف یو تجویز وړاندے کړے دے او که دا تجویز تاسو له بیورکریسی درکړے دے، که دا تاسو له فنانس سیکرټری درکړے دے یا دا تاسو له فنانشل مینجر درکړے دے، نو دا ډیر خراب تجویز دے او هغه دا جناب سپیکر، چه د اے جی این قاضی د فارمولے نه پس چه کله زمونږ یو مستند حق جوړ شوے دے، چه کوم مونږ ته راکول پکار دی جناب سپیکر، په هر شکل او په هر صورت کښ، نن پکښ د Arbitration د پاره تجویز وړاندے کیری چه په دے باندے ډ درے ججان د وفاقی حکومت، د دے دا مطلب دے چه مونږ د خپل حق نه روستو لارو، مونږ د زرے فیصلے نه روستو د تلو کوشش کوو او مونږ د یوے نوے فیصلے د حاوی کولو کوشش کوو او مونږ وفاقی حکومت ته یا مرکزی حکومت ته دا موقع ورکوو چه هغه نور Delaying tactics استعمال کړی۔ د Delaying tactics نه علاوه چه هغه زمونږ د حق د منلو نه انکار اوکړی جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، پرون ارباب صاحب یوه خبره اوکړه او زما په خپل خیال ارباب صاحب په ښه مقررینو کښ او ښه خبرے مخکنیے راولو کښ ثانی نه لری، هغوی یوه خبره اوکړه جناب سپیکر، هغه دا وه چه د حکومت د Creditability خبره ده۔ د حکومت Creditability متاثره شوے ده۔ زما په خپل خیال دا یوه فقره ټول بخت باندے، دا یوه فقره کول مطلب دا دے لکه سمندر او دریاب په کوزه کښ د بندولو خبره ده جناب سپیکر۔ زمونږ محترم وزیر اعلیٰ صاحب چه بطور وزیر خزانه پروسکال هم بخت وړاندے کړے

وو او هغه په خپل تقریر کښ دا ونیلی وو چه مونږه دومره زیات فنانشل دسپلن کړے دے چه مونږه ته به په روان کلونو کښ یعنی مونږه ضمنی اخراجات دومره کنترول کړی دی چه سکال د ضمنی اخراجاتو او د ضمنی بچت پیش کول برانے نام یوه طریقه او خبره ده او په روان کلونو کښ به شاید انشاء الله چه مونږ ته د ضمنی بچت پیش کولو ضرورت پاتے نه شی چه جائیکه جناب سپیکر چه دا خل د یو ارب روپو نه زیات د ضمنی بچت پیش کولو هغوی جسارت کوی۔ نو د هغه حکومت به Credibility څنگه بحال او برقرار به پاتے شی جناب سپیکر؟ (تالیان)

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب زنده باد، پیر محمد صاحب زنده باد۔

(اس مراد پر معزز رکن جناب اکرم خان درانی) واک آؤت ختم کرے ایوان میں تشریف لے آئے۔
جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! وخت نے خکه ډیر واخستو چه ونیل نے چه په ما پيسے د شهزاده صاحب پخپله راشی، اسفندیار امیرزیب شهزاده صاحب ورغلو او شاید دے راغے۔ (تہمتے)

جناب قائم مقام سپیکر: شهزاده صاحب به نجم الدین پيسے خی انشاء الله تعالیٰ۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! د حکومت په فیصلو کښ تضاد دے، په شخصی فیصلو او په شخصی خواهشاتو باندے مبنی دی، په دے کښ اجتماعی او عوامی رنگ بالکل نشته دے۔ تاسو سوچ کوئی جناب سپیکر، نن په دے حکومت کښ، ستاسو په خدمت کښ عرض دے او د معزز اراکین اسمبلی په خدمت کښ عرض دے، په دے حکومت کښ شخصی فیصلے او پالیسی کیری او په اول خل باندے د پارلیمنٹ د فیڈرل گورنمنٹ او د پارلیمنٹ، د صوبائی حکومت او د صوبائی اسمبلو په مینځ کښ یو لوئے درار په نظر باندے راخی۔ که تاسو اوگوری، د جناب چیف منسٹر صاحب د فیصلو پیش نظر به د مختلفو وعدو او د فیصلو اعلان کیری او د هغه نه به د صوبائی اسمبلی منتخِب ممبران او دوستان بالکل خبر نه وی۔ هیڅ پته به ورته نه وی او بیا قابل افسوس خبره دا ده چه که زه یا زمونږ مشرہ یا زمونږ نور روزږه د دے نه خبر نه شی نو هغه د څه حده پورے حقیقت لری خود

دیرو فیصلونہ، بلکہ د بتولو فیصلونہ جناب سپیکر، د حکومت خپل ممبران ہم خبر نہ دی او نن په چیف منسٹر هافس باندے یو منی مارشل لاء ده، د یو ریپارڈ میجر په شکل کین لگیدلے ده۔ هلته کین مشورے کیری، هلته کین فیصلے کیری او زمونږه دے غوامو ته، منسٹرانو ته او زمونږه دے رونږو ته او دے ممبرانو ته هغه اورولے کیری۔ جناب سپیکر! په دے سلسله کین زه یو مثال ستاسو په خدمت کین عرض کول غواړم۔ د شخصی او د عوامی فیصلے په حواله سره زه صرف دومره عرض کول غواړم لکه مثلاً د جناب وزیر خزانہ صاحب په تقریر کین د RDFC داخستو په سلسله کین یوه خبره ده او دا مثال ورکوم د دے د پاره چه که چرته صورتحال داسے جوړشی چه په شخصی خواهشاتو او منصوبه بندی باندے عمل شروع شی، د عوامی مفادو خیال او نه ساتلے شی نو جناب سپیکر، هغه بیا خه چل اوشی؟ د تباھی طرف ته هغه صوبه او قوم روان وی۔ شاید یو طرف ته جناب چیف منسٹر صاحب ته خپلو مشرانو دا نه ده بتودلے چه په اسمبلئ کین د هغوی فنانس کمیٹی چه په هغه کین د الله په فضل سره د دے معزز ایوان قابل ترین ممبران ناست دی او د هغه چیئرمین یا د هغه ممبران په مالی امور د هر چا نه مستند تجربه لری۔ د RDFC په سلسله کین دوی دا خبره کوی چه "وفاقی حکومت سے اس مالی ادارے کا حصول تھی مراحل میں ہے۔ ماضی میں صوبہ سرحد میں اس ادارے کے ذریعے غاصے قرضے فراہم کئے گئے تھے۔ اس ادارے کے حصول کے بعد اسے طویل المیاد منصوبوں کیلئے قرضوں کی ضرورت پورا کرنے کی غرض سے استعمال کیا جائے گا"۔ دلته کین جناب سپیکر، زمونږه د فنانس سب کمیٹی د Minutes په حواله سره،

"The Committee discussed expected purchase of RDFC by the Provincial Government. Mr. Salim Saifullah Khan, MPA, (belonging to the Treasury Benches, Mr. Speaker,) strongly objected about this deal. He told that RDFC was in terrible financial condition. There were abundant cases of debt loans, he termed the RDFC a bankrupt institution. The Secretary Finance explained that RDFC was established to provide

funds for the projects and under-developed regions in the country. It was established mainly for NWFP and Baluchistan area and subsequently some backward areas of Punjab and Azad Kashmir were also included. He confirmed, Mr. Speaker, that financial position of the RFDC was not sound and it would require financial and organizational restructuring".

'He confirmed', Mr. Speaker Sir, what did he confirm? that financial position of the RDFC was not sound and it wouldn't be sound.

دا جناب سپیکر، زہ د خپل فنانس کمیٹی ممبرانو ته، د هغه چیرمین ته خراج عقیدت وړاندے کول غواړم خو دا د حکومت د هغه ناکامی عکاسی کوی۔ جناب سپیکر! په کومه صوبه کښ یو لیډر آف دی هاونس ته دا ضرورت پیدا شی چه هغه د لیډر آف دی اپوزیشن د Pinch کولو د پاره، د ذهنی پریشانه کولو د پاره د دورو او ترقیاتی سکیمونه وړاندے کولو کوشش کوی۔ هغه د هغوی د هغه حوصله مندی نه شاید په خبره دی چه دا خبرے د هغوی په وهم او په ذهن باندے اثر کونکی نه وی۔ هغه دے خبرو ته نه اوزگاریری جناب سپیکر، او دا د مشیرانو وجه ده۔ دا د هغه مشیرانو وجه ده چه کوم Elected مشیران نه دی۔ دا د هغه مشیرانو د فیصلو وجه ده، د کومے وجه نه چه نن Elected representatives د هغه گورنمنٹ هم دغه دی، خو جناب سپیکر، پخوا چه چرته د دے نا گمان خوا ته، د قیوم خان صاحب یو مثال دے او یوه قیصه ده، د عوامی نیشنل پارٹی په هغه وخت کښ نوم بل وو، د یو سړی د راپولو د پاره جرندہ ورکړے وه، اوس خلق فلور ملونو ورکوی، په هغه ورخو کښ به نه جرندے ورکولے اوس ملونه ورکوی، پرمته ورکوی جناب سپیکر، لیزز ورکوی، د جنګلاتو پرمته ورکوی، نو چه هغه ترقی اوشوه چه هغه نه راپولے وو نو بیا غفارخان بابا هغه کلی ته تقریر له تلے وو نو هغه مشر پکښ ناست وو۔ چه غفارخان بابا خبره اوکړه نو هغه مشر ورته اوونیل چه بابا، زه ستا په خبره پوهه نه شوم۔ نو هغه ورته بیا خبره اوکړه۔ په دریم حل چه هغه ورته بیا خبره اوکړه نو په

خلورم خل، غفار خان بابا خو متحمل مزاج سرے وو، امن پسند، ہفہ ورتہ پہ قلارہ اوونیل چہ ملکہ، ستا پہ غورونو کنب د جرنڈے غرار دے، تہ زما پہ خبرو باندے نہ پوہیرے۔ (تہتے) دا زما رونہ پہ دے خبرو باندے پوہہ دی خون د دوی پہ دے غورونو کنب جناب سپیکر، د "تعمیر وطن" غرار دے (تہتے) د Lease غرار دے (تالیان) د خنکل د پرمٹ غرار دے، د فلور مل غرار دے جناب سپیکر۔ فلور ملونہ جو پیری، پہ دے سرکونو باندے غرب غروب شروع دے، چرتہ افتتاح گانے کیری، چرتہ غہ کیری، خو زما پہ خپل خیال دا غرار بہ دوی مریضان کری خو یوہ پیسہ بہ ہم ورتہ ملاؤ نہ شی۔ زما چہ غومرہ خیال دے جناب سپیکر، د شخصی او د عوامی فیصلے پہ حوالے سرہ چہ پہ بچت کنب دوی دا خبرہ کوی، زہ نے دا دویمہ نشاندھی کومہ چہ تہ د پشاور اسلام آباد موٹروے د پارہ غو درے بلین نہ زیاتے پیسے منظورہ وے، نو What about the dual carriage way? نن زما ضرورت دا دے جناب سپیکر۔ خو دلته شخصی فاندہ کار فرما دے، دلته شخصی سوچ او منصوبہ بندی دے، دلته عوامی سوچ نشتہ۔ زما بقول ملگری زما سرہ پہ دے متفق دی چہ زہ خبرہ کوم نو "براونی" زما رور د بتولو نہ مخکنیے ما سرہ متفق دے خو دلته چہ تاسو غہ اووایی او پہ بچت کنب راولی ہم، ہفہ مابنام بدل کرنی جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد حسن خان صاحب، ستاسو تہ تقریباً اتہ منتہ فالتو ملاؤ شو۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! I have just started. بنہ تہیک دہ جی۔ جناب سپیکر! یو طرف وزیر اعلیٰ پنجاب، تاسو سوچ اوکرتی، غومرہ د بے انصافی خبرہ دے، ہفہ د خپلے صوبے د سکیمونو د منظورولو د پارہ بیرونی ممالک تہ خی او ہلتہ معاہدے کوی او بل طرف تہ جناب سپیکر، تاسو اوگورنی چہ دلته زمونہ ہانڈیل پاور جنریشن پہ شکل کنب زمونہ سرہ یو اہم ذریعہ او وسیلہ شتہ، د ہفے د پارہ زمونہ دا حکومت د وفاقی حکومت د پالیسی تابع دے۔ تاسو سوچ اوکرتی جناب سپیکر، دا غومرہ تضاد دے؟ یو طرف تہ خود د یوے صوبے وزیر اعلیٰ، ہفہ صوبہ بطور خود مختار ملک پہ

شکل کنیں یا دہنے د وزیر اعظم پہ شکل کنیں بہر ملک تہ خی، ہلتہ کنیں Deals کوی، ہلتہ Agreements کوی د خپلو صوبے د مفاداتو د پارہ، Whereas مونہ د خپل آبی وسائلو نہ فاندے اخستولو د پارہ د فیڈرل گورنمنٹ د پالیسی محتاج یو۔ زہ جناب صابر شاہ صاحب پہ خدمت کنیں ستاسو پہ وساطت سرہ پہ دے عرض کولو کنیں حق بجانب یم چہ ہلتہ دے د یو مشیر دے او کم از کم پہ دے خبرہ باندے د Stand اخستلو ضرورت دے جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر، زمونہ د صوبے د Representation د پارہ سید علی شاہ صاحب خی۔

جناب احمد حسن خان، ما ستاسو پہ خدمت کنیں عرض اوکرو، عام خبرہ دہ چہ زمونہ د بجت اکثر حصہ چہ کومہ دہ، ہغہ زمونہ د Divisible pool یا Netprofit پہ بنیاد باندے منحصرہ دہ۔ دلته جناب سپیکر، قابل افسوس خبرہ دا دہ، نن ما ستاسو پہ خدمت کنیں دا خبرہ عرض کولہ چہ د Net profit یا Divisible pool د حصے پہ سلسلہ کنیں زمونہ د فنانس د کمیٹی خہ کردار دے او غومرہ قابل قدر کارکردگی نے دہ او زمونہ حکومت د ہنے د کارکردگی نہ کومہ حدہ پورے نا خبرہ دے؟ زہ دا عرض کوم جناب سپیکر، چہ ملاکنڈ ڈویژن چہ کوم دے، ہغہ د دے صوبے د تیلو نہ، اوس چہ تاسو کومہ مردم شماری کرے دہ، ہغہ د دے صوبے د تیلو نہ زیات آبادی والا علاقہ دہ او پہ ہغہ ملاکنڈ ڈویژن کنیں د حکومت ممبران، د اپوزیشن د ممبرانو نہ زیات دی او حکومت تہ پکنیں سپورٹ ہم زیات ملاؤ دے۔ دلته خو جناب سپیکر، د سیاحت پہ حوالہ سرہ د ہزارے او د ملاکنڈ ڈویژن خبرہ شوے دہ خو صرف ہزارے تہ فنڈ ورکے شوے دے او ملاکنڈ ڈویژن محروم ساتلے شوے دے۔ د دے خبرہ بی بی پہ خپل تقریر کنیں ہم کرے دہ۔ زہ صرف دا عرض کوم جناب سپیکر، د کوآپریٹو Loan د بقایاجاتو د وصولی پہ سلسلہ کنیں، وزیر صاحب نشہ، زہ د ہغہ پہ خدمت کنیں دا عرض کوم او د وزیر اعلیٰ پہ خدمت کنیں چہ د دے پہ وصولی کنیں غومرہ انسانی بے حرمتی شوے دہ، د ہنے مثال نہ مندے کیری۔ یو طرف تہ کہ حکومت دا حق لری چہ د جائز بقایادارو

نہ پیسے وصول کوی او بل طرف تہ د حکومت دا فرض جو ریبری چہ د بے
 گناہ کسانو ستر پہ امن کنیں اوساتی او پہ دے کنیں زہ صرف مختصر دا عرض
 کوومہ چہ پہ دے کنیں د دومرہ حدہ پورے، زما سرہ اوس ہم د سوات د یو
 سپین گیری سپی درخواست دے، زما سرہ اوس د چارسدے یو سپین گیری
 سپی درخواست شتہ چہ خنگہ ہفہ Loan نہ دے اخستے، د ہفہ پکینن نوم
 دے او ہفہ خنگہ نیولے شوے دے او پہ جیل کنیں ہغوی د غو ورخو نہ پراتہ
 دی او چہ مونہ خیل غفور جدون رور، مشر تہ اووایو نو زمونہ ہفہ
 تسلی او نہ شی، د کومے تسلی چہ مونہ حق لرو۔ نو زما دا سوال دے چہ پہ
 دے سلسلہ کنیں حکومت ہر ہفہ جائز امداد ہفہ خلقو سرہ اوکری چہ کوم پہ
 غہ شکل کنیں، د قرضے اخستو پہ شکل کنیں ملوث نہ وی۔ دا ضروری خبرہ
 دہ۔ بل زما عرض دا دے جناب سپیکر، چہ پہ کومہ معاشرہ کنیں د جزا او د سزا
 اصول کار فرما نہ وی، د ہفے معاشرے د بہتری سوچ کول، پہ اردو کنیں یو
 خبرہ دہ چہ "اہمقوں کی جنت میں رہنے کے مترادف ہے" دا داسے یوہ خبرہ دہ چہ
 دا بالکل دلہ پہ دے سوسائٹی کنیں او پہ دے معاشرہ کنیں کار فرما نہ دہ۔ دویمہ
 خبرہ، د ارباب صاحب پہ طرز باندے د جناب وزیر اعلیٰ پہ بقول بچت کنیں د
 یوہ خبرہ بہ زہ تعریف اوکرم او دا طمع بہ د جناب ارباب صاحب پہ شان
 اولرم چہ زمیندارو تہ پہ رعایتی نرخ باندے د تریکتر ورکولو نے کومہ
 خبرہ کرے دہ۔ زراعت او بیا جنگلات، اوبہ، سیاحت او معدنی پیداوار، دا
 زمونہ د ملک وسائل گر خریدے شی جناب سپیکر۔ زرعی دوستانو تہ، کسانانو
 تہ، زمیندارو تہ پہ رعایتی نرخ باندے تریکتر ورکول، دا یو مستحسن اقدام
 دے خو پہ دے باندے یقین تر ہفے پورے نہ شی کیدے، تر غو پورے پہ دے
 باندے چہ پہ In letter and spirit عملدرآمد نہ وی شوے۔ زما دا درخواست
 دے جناب سپیکر، چہ دا نے تش د وعدے د حدہ پورے دے۔ پہ بنائستہ کاغذ
 باندے د یو توریلیک پہ شکل کنیں پہ دے باندے عمل او نہ شی بلکہ پہ دے د
 صحیح معنوں کنیں عمل اوشی۔ جناب سپیکر! زہ دے سرہ د خیل تقریر
 اختتام کوومہ او دیرے خبرے داسے پاتے شوے، خو زما دا یقین دے چہ تاسو
 د خدانے دلہ کنیں بحال او برقرار لری، زمونہ بل مشر تہ نقصان ورکولو نہ

بغیر انشاء اللہ تاسو بہ موثر لہ پہ کت موشنز کتب بھر پور موقع راکوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر، تاسو تہ بہ بیا ہم موقع ملاو شی۔ You will get chance۔

in next century. Thank you very much. جناب پیر صاحب!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! میں آپ سے رول 240 کے تحت رول 124 کو

Suspend کر کے ایک اہم قرار داد پیش کرنے کی -----

جناب بشیر احمد بلور، آپ اس طرح کہیں گے کہ رول 124 کو Suspend کرنے کی

درخواست کرتا ہوں۔ پھر وہ پیش ہو تو اس کے بعد آپ درخواست کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، علی افضل خان جدون صاحب کہاں ہیں، وہ کہیں اختلاف نہ کریں؟

سید محمد صابر شاہ، ہاں، وہ اختلاف نہیں کرتے، Government is collectively

responsible.

Let me ask the House. جناب قائم مقام سپیکر، چلیں، میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the motion, moved by Pir Sabir Shah Sahib under rule 240 that rule 124 may be suspended and he be allowed to move a resolution?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The rule stands suspended

اب آپ موو کریں۔ یہ Unanimously ہے، یہ صرف آپ کی طرف سے ہے یا Jointly ہے؟

سید محمد صابر شاہ، یہ پورے ہاؤس کی طرف سے میں پیش کروں گا اور ہاؤس -----

جناب بشیر احمد بلور، نہیں، Joint نہیں ہے۔ یہ ان کی قرار داد ہے اور یہ پیش کر رہے

ہیں۔ اس میں ایسا نہیں ہے کہ ہم نے اکٹھے بیٹھ کر کھی ہو۔ یہ انہوں نے خود کھی ہے اور

یہ خود ہی پیش کر رہے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: اور پیپلز پارٹی، ان سب نے ہماری اس قرارداد کی حمایت کی ہے تو میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اپنے اقلیتی نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قرارداد کے پاس ہونے میں ہماری ہر لحاظ سے حمایت کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب پیر صاحب! آپ 'Five star group' کو بحول گئے ہیں، ان کے لیڈر یوسف ترند صاحب ہیں کیونکہ یہ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں بھلا دیا جاتا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: وہ جناب ہماری حکومت کا حصہ ہیں، اسلئے میں نے ان کا نام نہیں لیا۔ ہم ایک ہیں اور انہوں نے اس قرارداد میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ہم انہیں جدا نہیں سمجھتے ہیں اور میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب والٹر سراج صاحب جو ہیں، وہ عوامی نیشنل پارٹی کا حصہ ہیں اور آپ نے ان کا الگ ذکر کیا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: آپ مجھے جس طریقے سے حکم کریں گے، میں اس کی تعمیل کروں گا جناب۔ (قہقہے)

جناب فرید خان طوفان: دا د دومرہ لونے پارٹی نوم نے غلط واخستو خو پروں د دوی د "تحریک مساوات" پارٹی د مشر سرہ ملاقات پہ اسلام آباد کین شوے وو نو د دوی ہغہ پہ ذہن کین وو۔

سید محمد صابر شاہ: د ملاقاتونو سلسلہ مونہ شروع کرے دہ۔ مونہ خو پہ دہ تازک وخت کین پورہ قوم خپل خان سرہ روانہ وو او انشاء اللہ دا سلسلہ بہ جاری وی۔

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! بنہ دہ چہ د "تحریک مساوات" نہ نے شروع کرے دہ، ابتداء ہم دیرہ بنہ دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسی ناز سے گزر، ایسے امام سے گزر، آگے بھی کہہ دوں،

ایسی ناز سے گزر ایسے امام سے گزر

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی

سید محمد صابر شاہ: اور جناب سپیکر،

یہ عشق خدا کی دین ہے عشق سے منہ نہ موڑیے

پھوڑے زندگی کا ساتھ دل کا ساتھ چھوڑے

سجدے کا حق جو ہو ادا ایک ہی سجدہ دے مزہ
ویسے خوشی ہے آپ کی سر ہم عمر توڑیے

جناب قائم مقام سپیکر: سبحان اللہ لیکن میں یہ کہوں گا کہ

تیرا امام بے حضور اور تیری نماز بے سرور (تہمتیں)

اب میں ٹی بریک سے پہلے جناب بشیر احمد خان بلور صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی، دیرہ منہ چہ تاسو

ماتہ پاتم راکرو۔ د بیگم نسیم ولی خان د مدلل تقریر نہ پس خود Repetition

دے او مونر سرہ داسے غہ خبرہ نشتہ، ہغوی دومرہ مفصل تقریر پہ دے

بجٹ کرے دے، بیا ہغے نہ پس ہمایون سیف اللہ خان اعداد و شمار پیش کری

دی، ارباب ایوب جان صاحب Detail سرہ خبرہ کرے دہ، والٹر سراج صاحب

د غوری او د ایتم ہم خبرے کرے دی، درانی صاحب چہ کوم مدلل تقریر کرے

دے، ہغے نہ پس بیا احمد حسن خان چہ کومے خبرے کری دی، د ہغے نہ

پس خود جرات نہ شو لے چہ خبرے اوکرو خود ستاسو حکم دے، یو غو

خبرے بہ ستاسو خدمت کنیں پیش کرم۔ سپیکر صاحب! بجٹ داسے

Document دے اودا یو روایت دے چہ اپوزیشن پاغی او د بجٹ خلاف

خبرے کوی او تریژری بنچر پاغی او ہغوی د بجٹ پہ حق کنیں خبرہ کوی

خود تاسو تہ پتہ لگی، خلقو تہ د دے پتہ ہغہ وخت اولگی چہ کوم وخت

بجٹ نیشنل اسمبلی او پراونشل اسمبلی کنیں پاس شی او بیا دے خلقو تہ

مہنگائی، بیروزگاری، پہ کور کنیں خود روتی پخیری خود پہ کور کنیں

سکون نہ وی۔ جیب کنیں پیسہ وی او جیب کنیں پیسہ نہ وی۔ خلق خیل

خانونہ سوزوی د بیکاری پہ وجہ، خلق د روزگار پہ وجہ خانونہ سوزوی،

خود سوزی کوی، خلق د سماجی انصاف د پارہ خود سوزی کوی، خلق د

عدالتی انصاف د حصول د پارہ خود سوزی کوی، خود پتہ نہ لگی چہ دا ولے

خلق غصہ کنیں شی، د خبرے پہ خانے گولی استعمالوی؟ او دامن و امان حالات

خراب او برباد شی خود چا تہ یاد نہ وی چہ دا ولے؟ خلق یو بل باندے غصہ

کوی خو خلق دا تپوس نه کوی چه دا ولے کیری؟ دا صرف او صرف د دے Budget document په وجه چه مرکز کنس پاس کیری، صوبه کنس پاس کیری او تدریجی طریقے سره مہنگانی او بیروزگاری زیاتیری او خلقو ته پته نه لگی او دا د خلقو نه هیر وی چه د دے بجت په وجه سره دا هر څه کیری۔ سپیکر صاحب! بهر ملکونو کنس چه بجت جوړیری نو خلقو ته ریلیف ملاویری، خلق خوشحالیری۔ زمونږ پاکستان کنس او زمونږ په صوبه کنس چه بجت جوړیری نو په خلقو باندے یو تندر پریوخی، په خلقو باندے ټیکسونه زیاتیری، خلقو ته څه مراعات چه وی هغه کمیږی، سرپلس پول کنس خلق اچولے کیری، بیروزگاری زیاتیری، مہنگانی زیاتیری، رشوت ستانی زیاتیری۔ نو بجت چه دے، دا داسے یو Document دے چه د دے سره د عوامو مستقبل ترلے وی او بیا دا فیصله عوام کوی په هغه وخت باندے چه دا بجت ښه وو که دا بجت خراب وو۔ زه د دعوے سره وایم چه دا بجت چه دے، چه دغه شان دا دواړه بجتونه پاس شی نو دا خود سوزی به هم کیری، به روزگاری به هم زیاتیری، مہنگانی به هم زیاتیری، رشوت به هم زیاتیری، کرپشن، هر شے به زیاتیری او زه د اوس نه د پریس په تهر و عوامو ته دا خبره رسول غواړمه چه د دے په بجت وجه به په مزه مزه په دے ملک کنس داسے حالات پیدا کیری۔ سپیکر صاحب! زمونږ حکومت چه دے، په دے کنس د فہم و فراست څیز هډو نوم نشته۔ تاسو اوگورئ، دوی هر یو خبره په زور باندے، په دباو باندے، د ډنډے په زور باندے کوی۔ که یو آرټیکل په اخبار کنس راشی او اخبار والا څه اولیکی نو په هغه باندے د انکم ټیکس کیسونه جوړ شی۔ بیا پته نه لگی چه د دوی دا خبره Settle شی، ولے چه هغوی ورته سر کیردی نو بیا نه پوهیږم چه هغه ټیکسونه واپس اخلی که نه ئے اخلی خو خبره فیصله شی۔ چه څوک خبره اوکړی، اخبار والا صحیح خبره اوکړی او یو آرټیکل اولیکی نو په هغه باندے د بغاوت مقدمه جوړه شی او بیا هغه پخپله پریردی۔ څوک چه په اخبار کنس د حکومت خلاف آرټیکل یا مضامین اولیکی نو هغه د سگلنگ په کیس کنس اونیولے شی۔ د حکومت دا کوشش دے چه خلق په زور دباو کړی۔ د مہند ایجنسی خبره اوکړمه، که د پیسورد

بازار او تہکال پایان خبرہ اوکرمہ، پہ ہر خانے کنیں لاتیہی چارج، انسو کیس، د حکومت دا وطیرہ دہ چہ خبرہ پہ خبرو او اترو نہ حل کوی، ہر یوہ خبرہ دوی د لاتیہی او گولنی پہ ذریعہ باندے حل کوی او زہ بہ دا اوایم چہ، لاشی اور گولی کی سرکار کبھی نہیں چلتی اور نہ چلے گی۔ سپیکر صاحب! پہ بتول ملک کنیں داسے ریاستی -----
(شور)

جناب قائم مقام سپیکر، اپوزیشن کے معزز اراکین سے استدعا ہے کہ آپ کا ایک ساتھی بحث میں حصہ لے رہا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور، پہ بتول ملک کنیں رشوت، بے روزگاری، لاقانونیت، مہنگائی، غربت او د ریاستی ادارو د جبر او تشدد پہ وجہ داسے حالات پیدا شوی دی چہ یو شریف سرے پہ دے ملک کنیں با عزتہ ژوند نہ شی تیرو لے۔ سپیکر صاحب! پہ دے بجت کنیں بہ تاسو لیدلے وی چہ More than 35 billion rupees دوی بجت پیش کرے دے او پہ دے کنیں گیارہ ارب روپنی د بجلنی نہ بہ راخی او د سترہ ارب نہ غخہ کم بہ د Divisible pool نہ راخی خو سپیکر صاحب، زہ دا تپوس کوم چہ دوی سات ہزار Some thing ایبنودی دی چہ مونر بہ ددے سود ورکوف، دا پہ صفحہ 20 باندے نے لیکلی دی، نو دا تپوس کوروف چہ کومے زمونرہ د بجلنی پیسے د حکومت سرہ پاتے دی یا زمونرہ دا حساب چہ دوی وانی چہ مونر بہ کوف، آیا پہ ہغے کنیں حکومت مونر لہ Interest راکوی؟ نو چہ زمونرہ نہ Interest اخلی نو پکار دہ چہ ہغہ Interest کنیں د دا پیسے کت کرے شی۔ زمونرہ نہ Interest اخلی او زمونرہ پہ پیسو مونر لہ Interest نہ راکوی نو دا د صوبے سرہ یو ظلم دے، زیاتے دے او دا دیر لونے رقم دے سپیکر صاحب، More than 7 billion rupees زمونرہ نہ سود اخلی۔ سپیکر صاحب! مونرہ دا خبرہ پہ دیر فخر سرہ کوف چہ نن د بجلنی منافع باندے زمونرہ ہمایون خان ہم خبرہ اوکرلہ او ہر یو مقرر چہ پاخی، ولے چہ زمونرہ د آمدن بنیا د چہ دے، ہغہ د بجلنی آمدن دے۔ سپیکر صاحب! پہ 1973 کنیں چہ کوم وخت دا آئین جو ریڈلو، ہغہ وخت زمونرہ مشر، خان عبدالولی خان پہ دے پاخیدو چہ مونر بہ پہ آئین باندے دستخط پہ دے وجہ باندے کوف، ولے چہ زمونرہ صوبانی خود مختاری، زمونرہ منشور

دا دے چہ مونږہ ڊيره زياته صوبائي خود مختاري غوارو۔ مونږ دا وايو چہ
 غلور محکمے ڊ مرکز سره وي، باقي ټولے ڊ صوبو سره وي۔ هغه وخت په
 1973 کښ داسے حالات وو چہ زمونږ فوجيان په هندوستان کښ قيد وو،
 زمونږ څه حصه هندوستان سره وه، نو چہ آئين جوړيدلو نو ولي خان دا
 اوونيل چہ زه به هله په دے آئين دستخط کوومه چہ دا د بجلني آمدن زمونږ
 صوبے ته ملاؤ شي۔ نو هغه وخت کښ داسے حالات وو۔ ولي خان دا خبره په
 دے وجه اوکرله چہ مونږ به تر هغه دستخط، ولي خان که دستخط نه وو
 کرے نو د 1973 آئين به نه وو جوړ شوے۔ زما خيال دے چہ زمونږ ډيرو
 ملگرو ته به دا پته هم نه وي چہ دا به ولے نه وو جوړ شوے؟ ولے چہ يو
 يونټ، پوره بلوچستان چہ وو، په هغه کښ غلور ايم اين ايز صاحبان وو،
 درے پکښ زمونږ د اے اين پي وو او يو د جمعيت وو۔ جمعيت سره هغه
 وخت کښ زمونږه الحاق وو نو غلورو وازو ممبرانو دا اوونيل چہ تر څو
 پورے ولي خان دستخط نه کوي نو مونږ دستخط نه کوؤ۔ نو په دے وجه
 باندے د بجلني دا پيسے د 1973 په آئين کښ ليکلي شوي وو چہ زمونږ صوبے
 ته به ملاويزي خو چہ کوم وخت په 1989 کښ، تاسو ته پته ده سپيکر
 صاحب، چہ 1973 نه پس د هرے يوے پارټي حکومت راغله دے، مارشل لاء
 گانے راغلي دي او داسے يوه پارټي په دے پاکستان کښ نشته چہ د هغه
 حکومت نه وي راغله خو يوه تبديلي پيسه هم چا د دے صوبے د پاره نه ده
 اخستے، په 1989 کښ چہ پهلا خل باندے بيگم نسيم ولي خان نواز شريف سره
 خبرے کولے نو په هغه کښ دا خبره نې اوچته کرله چہ ته خود خان د پاره
 ډيره زياته صوبائي خود مختاري غوارے، ته خود خان د پاره تي وي هم
 غوارے، خان د پاره بينک هم غوارے نو که ستا حکومت راشي او مونږ تا سره
 رورولي اوکړو نو ته به مونږ ته دا هر څه راکوے؟ نو هغه زمونږه سره دا
 خبره منلے وه۔ نو په دے وجه باندے 1991 کښ پهلا خل باندے زمونږه د
 بجلني پيسے اومنلے شوے او دا پيسے مونږه ته راکرے شوے۔ مونږ ته هغه
 وخت دا وينا شوے وه چہ دا Cap کول غوارو او دومره پورے وه چہ اوس
 به چہ ارب راخي، هغه وخت کښ ما ته وينا شوے وه چہ ساږه آتې ارب

روپو باندے دا Cap کوفو خو مونڙ ونیل چه نه مونڙ دا Cap کوفو نه، د اے جی این قاضی د فارمولے تحت دس پرسنت هر کال زیاتیری، دا پوره پیسے به مونڙ ته راکوی۔ خنگه چه همایون خان اوونیل چه سرچارج او ایڈیشنل سرچارج دا زمونڙ حق کیری۔ د دے نه اربونه روپي جوړیری او د اربونو روپو Interest دومره جوړیری چه زمونڙ صوبه پرے چلیدے شی خو غوک مونڙ ته هغه پیسے نه راکوی۔ مونڙ د صوبائی خود مختاری خبره کوفو او زمونڙ د پاکستان نن د بتولو نه لویه مسئله چه ده، هغه د فیڈریشن مسئله ده، هغه د صوبائی حقوقو مسئله ده خو دا مرکزی حکومت اولگیدلو چه د لوکل کونسل او دسترکت کونسل پورے ئے خان اورسولو۔ نن په دنیا کښ Decentralization کیری او زمونڙ په پاکستان کښ بیا Centralization طرف ته خبرے روانه دی۔ زه وایمه چه دا بڼه کار دے چه تاسو په خلقو باندے تیکس کموی خو هغه تیکس خو تاسو کم نه کرلو، تاسو خو هغه پیسے په جنرل سیلز تیکس کښ واچولے، هغه مو Increase کرلو او مونڙ ته خو ستاسو د مرکزی حکومت د هغه Creditability پته ده، ستاسو Creditability خو دا ده چه زمونڙ د بجلتی پیسے چه د هغه پرینڈنٹ آف پاکستان کارنتی کرے ده، تاسو مونڙ له پوره نه راکوی نو تاسو به مونڙ ته د دسترکت کونسلو دا فنډ خنگه راکړی؟ په بتوله دنیا کښ، سپیکر صاحب، زما نه زیات معلومات به تاسو ته وی چه نن په بتولو لویو لویو ملکونو کښ دا جنرل سیلز تیکس چه دے، هغه صوبائی مسئله ده۔ د هغه صوبائی Collection کښ بیا او هغه په صوبے باندے خرچ کیری او زمونڙ دا جنرل سیلز تیکس مرکز اخلی او بیا دچونکیانو پیسے به هم مرکز اخلی۔ دلته کښ به بے روزگاری زیاتیری او بیا د مرکز Creditability دومره بڼه نه ده چه هغه به مونڙ ته زمونڙ دا بتوله پیسے واپس کری۔ سپیکر صاحب! دوی وائی چه د ایجوکشن د پاره مونڙ % 21 پیسے په دے بخت کښ زیاتے کرلے، د ایجوکشن داسے حالات دی چه تاسو ته هم پته ده او زما خیال دے چه دا بتول ملگری به په دے باندے ما سره اتفاق کوی چه خنو خلقو کښ خاصکر زما، بی بی پرون اوونیل چه بناریو کښ بیا هم گزاره کیری او کلو کښ ډیر تکلیف دے، زه د دعوے سره وایمه، زه په فلور

آف دی ہاؤس دا وایم چہ د کلونہ زیات زمونر د بنار علاقے داسے دی چہ ہلتہ کنب تات نشتہ، بجلی نشتہ، پکھے نشتہ، د ماشومانو د پارہ چاک پورے نشتہ او بیا چہ کوم سکولونہ دی، د ہغے دروازے نشتہ، د ہغے کھرکئی نشتہ، نو سپیکر صاحب، زہ دا وایم چہ د خدانے د پارہ تاسو د مخکین تک د پارہ چہ کوم اہم خیزونہ دی، چہ کوم بنیادی خیزونہ دی، مہربانی اوکری تاسو مخکین ہغہ تھیک کریں او د ہغے نہ پس پہ ماہل سکولونو باندے تاسو پیسے ضائع کوں۔ دا لونے لونے خلق خو Already پہ لویو لویو سکولونو کنب سبق وائی، ہغوی تہ خو ہیخ فرق نہ پریوخی او د تعلیم نہ پس حالت نن غہ دے؟ بی۔ اے، ایم۔ اے، انجینئرز، ڈاکٹران، بقول بیروزگارہ دی۔ د حکومت نہ تپوس کوف چہ د ہغوی د کاروبار د پارہ تاسو غہ منصوبہ بندی کرے دہ؟ ہیخ منصوبہ بندی نشتہ۔ پہ تعلیم باندے اربونہ روپی اوکوف او بیا چہ خلق تعلیم اوکری نو د ہغوی د پارہ ہیخ غہ ذرائع د روزگار نشتہ۔ بیروزگاری دہ، ڈاکٹران کیمپ لگوی، انجینئران کیمپ لگوی، ایم۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ بی۔ اے خلق بیروزگارہ گرخی۔ د غوکیداری د پارہ، خدانے شاید دے چہ بی۔ اے کسان ما تہ راغلی دی د غوکیداری د پارہ یا Peon-ship د پارہ نے درخو استونہ کری دی خو نوکری نشتہ دے۔ پکار دا دہ چہ حکومت پہ دے باندے منصوبہ بندی اوکری چہ خلقو تہ روزگار ملاؤشی ولے چہ د دوی منشور دا وو۔

جناب فرید خان طوقان، بشیر خان! ستاسو پہ تقریر کنب د رکاوٹ معافی غوارمہ۔ دا بشیر خان جی لگیا دے، تقریر کوی، دیر بنہ تقریر کوی او جی زہ پہ ایمان وایم چہ ددے تقریر یو نکتہ چانہ دہ نوٹ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر محمد خان نوٹ کرے دہ۔ پیر محمد خان صاحب لکھ رہے ہیں۔

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! زہ درتہ پہ دعویٰ سرہ خبرہ کومہ چہ دہ ایمان خو لارلو خککہ چہ دا یو غونکتے خو ما اولیکلے۔ (تہمتے)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! دا خبرہ خو ثابتہ شولہ لیکن ما سلسل د دوی پہ تقریر کیں کتل چہ فرید طوفان صاحب یو خل ہم پہ سنجیدگی سرہ د دوی د تقریر داو ریدو کوشش ہم نہ دے کرے۔ (تھتھے)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! زہ د پیر صاحب د دے خبرے گواہی کوم چہ دا تھیک خبرہ دہ۔ (تھتھے)

سید محمد صابر شاہ: نو داشے نہ دے پکار۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ستاسو پہ وساطت باندے دا عرض کومہ چہ کیدے شی چہ د فرید طوفان دا چال وی چہ ما دسترب کری نو دا حالات تاسو بتول وینی۔

جناب قائم مقام سپیکر: "مرد نادان پہ کلام نرم و نازک بے اثر" آپ بات کریں۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میں حیران ہوں کہ آج آپ نے کونسی شاعری کی کتاب سامنے رکھی ہوئی ہے جو آپ ایک کے بعد ایک پڑھ رہے ہیں؟ سید محمد صابر شاہ: آپ وزن کو ٹھیک رکھیں تو آج آپ بڑے اچھے شعر پڑھ رہے ہیں۔ جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو تھوڑی سی ڈائمنگ کرنا پڑے گی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دے حکومت تہ صرف دا درخواست دے چہ د تعلیم نہ پس پکار دہ چہ غخہ داسے منصوبہ بندی د اوشی چہ دا انجینئرز، ڈاکٹرز، داسے بد حال دے چہ کوم ڈاکٹران نوکران وو، ہغہ ہم د نوکری نہ اویستلے شو، دا ظلم، زیاتے، دا د ہغوی حق دے چہ ہغوی د د خپلو حقوقو د پارہ جد و جد اوکری۔ د ہغوی یونین دے نو تاسو دا درے کسان بغیر د تپوس نہ او ہغوی غخہ جرم کرے دے؟ خو خپل حق نے غوبنتے دے۔ نن پہ پاکستان کیں چا تہ حق ملاویری؟ چہ کوم سرے پخپلہ جد و جد نہ کوی، نن د پی سی ایس افسرانو خپل ایسوسی ایشن جوڑ کرے دے او ڈاکٹران دومرہ گنہگار شو چہ ہغوی بہ خپل ایسوسی ایشن نہ جوڑوی؟ پکارہ دادہ چہ ہغوی د بتول بحال کرے شی۔ سپیکر صاحب! نن یویشتمہ صدی دہ او زہ تاسو تہ حلفیہ دا خبرہ کومہ چہ زہ داسے علاقو تہ تلے یمہ چہ لس لس ملونو نہ خلق اوبہ راوری او مونر خپل قام لہ اوبہ نہ شو ورکولے۔

خبرے دیرے لوئے لوئے کوف، مونڑہ ایہم ہم جو رکولو، مونڑ د دنیا لوئے
 طاقت ہم جو رکولو خو خپلو خلقو ته مونڑہ تر اوسہ پورے اوبہ نہ شو
 ورکولے۔ نو زہ تاسو ته دا دعوے سرہ وایم سپیکر صاحب، چہ زما پہ حلقہ
 کسں چہ ہغہ د پینور بنار پہ زہ کسں دہ او پینور بنار چہ دے، دا د صوبے
 یو قائم مقام دار الخلافہ دہ، د صوبے زرہ دے خو زما پہ حلقہ کسں ہم اوبہ نشہ
 دے۔۔۔۔۔

بیگم نسیم ولی خان: "قائم مقام" نہ دہ، دار الخلافہ دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: ما دار الخلافہ او ونیل مخکسں نو سپیکر صاحب۔۔۔۔۔
 سید محمد صابر شاہ: سپیکر "قائم مقام" ہو سکتے ہیں لیکن پشاور تو دار الخلافہ ہے لیکن ہم انہیں
 قائم مقام کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے، اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اس
 معزز ایوان کے آج وہ سپیکر ہیں اور ہم ان کو اسی نگاہ اور اسی احترام سے دیکھتے ہیں۔
 جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! صابر شاہ صاحب آج آپ پر بہت مہربان ہیں۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دا پیر صاحب کلہ نہ ستاسو مزاج
 او پیڑ ندلو چہ تاسو پہ دے خبرہ باندے انعام ورکولو؟
 جناب قائم مقام سپیکر: میں پھر ایک مصرعہ کونگا کہ
 مہرباں ہو کے بلا لو مجھے جس وقت چاہو (تھمتے)

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارباب صاحب، ارشاد۔

ارباب محمد ایوب جان: دیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے رولز کی خلاف ہو رہی ہے۔ چلیں، ارشاد۔

ارباب محمد ایوب جان: سر ادھر ادھر سے ہو رہی ہے تو میں بھی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب اگر کریں گے تو مرید تو کریں گے ہی۔

ارباب محمد ایوب جان: ہم پیر صاحب کے مرید ہیں جی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ بلور
 صاحب نے کہا کہ قائم مقام سپیکر، قائم مقام گورنر اور پیر صاحب نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ
 آپ سپیکر رہ جائیں، تو ہماری بھی یہی دعا ہے کہ آپ یہاں رہ جائیں اور ہمارے گورنر
 صاحب وہاں پر Permanent basis پر ہو جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاؤس کی اطلاع کیلئے کہ اس وقت قومی اسمبلی، مظفر آباد آزاد کشمیر کی اسمبلی، سندھ کی اسمبلی، پنجاب کی اسمبلی اور ہمارے صوبے کی اسمبلی، تمام کے سپیکر قائم مقام ہیں۔ (تھمتے)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ پریس والے بھی لکھیں کہ بجٹ اجلاس بڑا اہم ہوتا ہے تو چاہئے یہ کہ جو سپیکر ہو، وہ خود بیٹھے۔ یہ بجٹ اجلاس ہے اور اس میں بڑے اہم نکتے ہوتے ہیں، تو چاہئے کہ جو فل سپیکر ہو، وہ Attend کرے اور مظفر آباد، پنجاب اور سندھ میں جو ہیں، یہ بالکل غلط ہے، ہونے نہیں چاہئیں کیونکہ یہ بڑا Important اجلاس ہوتا ہے۔ اس اجلاس -----

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی آپ ہمارے سپیکر صاحب کے گورنر ہونے پر خفا ہیں۔ اگر آپ کی ایسی دوستی ہے ان سے تو پھر دشمنی بہتر ہے۔ (تھمتے)

سید محمد صابر شاہ: سپیکر صاحب! جو تجویز آئی ہے، وہ ٹھیک ہے۔ آپ تھوڑی ہمت کریں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! میں درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے --- جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب بشیر احمد بلور: آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ کسی کی Speech میں کوئی Point of order نہیں ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے اپنی تقریر میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پیش کئے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: نو جناب سپیکر صاحب، زہ دا عرض کوومہ چہ مونہ تہ وینا کیری چہ دا تیوب ویلونہ، چہ خلق د دا سیکمونہ پخپلہ واخلی او د ویڈیوز پہ تھرو بہ مونہ خلق پوہہ کوف۔ زہ دعوی سرہ وایم چہ تر اوسہ پورے پینخہ پرسنہ بہ پہ ہغے باندے کارنہ وی شوے او دا مونہ تہ دا سیف والا چہ دی، دا فارنر دونر ایجنسیز چہ دی، ہغوی دا Compulsion چہ دا O&M, Operation and Maintenance چہ دے، دا د علاقے خلق اوکری، دا د ہغوی Compulsion دے۔ ولے Compulsion دے؟ چہ زمونہ افسران چہ کوم ہغوی سرہ خیرے کوی، ہغوی نے پہ دے باندے پوہہ نہ وی چہ ستاسو سٹیٹس چہ دی، ہغہ ویلفیئر سٹیٹس دی۔ اوس یورپ کنہ چا تہ د بے

روزگاری پر اہم نشہ، د تعلیم پر اہم نشہ دلہ خوشی خیل د بجلی بل نہ شی ورکولے، د گیس بل نہ شی ورکولے، د اویو بل نہ شی ورکولے او ہغوی تہ چہ دا اور ایہ چہ دا سنبال کرہ، صبا لہ چہ دا موٹر اوسوزی نو پہ موٹر باندے پینخہ لکھہ روپی، ہغہ یو موٹر پہ غوارلس لکھہ روپی باندے کیری او د ہغہ پہ ریواندہ کیدو باندے یو لاکھ روپی لگی نو ہغہ ویڈیو والا عاجزان، غریب خلق بہ نے چرتہ نہ ورکوی یا خو پکار دہ چہ حکومت د داسے اوکری چہ ہغہ اوبو والا خلقو لہ خو کم از کم اور سیری سپیکر صاحب۔ زما حلقہ کین، زہ تاسو تہ فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ کوم چہ نلکے ماتے دی او خدانے شاہد دے چہ پہ ہغہ کین گندہ اوبہ مکس کیری او خلق ہغہ غنہکی او دومرہ بد حال دے۔ مونر ور تہ پہ ریکوسٹونو او پہ وینا باندے ستی شو خو ہغہ پانپونہ غوک نہ بدلوی۔ سپیکر صاحب! چہ مونر یویشتمے صدی تہ خو نو مونر بہ دیو ترقیافتہ قوم پہ شان ہغہ صدی تہ خو نو زہ خواست کوم دے حکومت تہ چہ د اوبو مسئلہ د تہولو نہ مخکین حل کرے شی۔ د صحت خبرہ کیری، 9.9 فیصد مونر اضافہ کرے دہ، نو زہ دا تپوس کوم چہ د 9.9 پر سنٹ، دا سیٹلانٹ ہسپتال چہ جور شو کوہا تہ روڈ باندے، د لیدی ریڈنگ نہ غومرہ سامان لارو، د حیات شہید نہ غومرہ سامان لارو، د کمپلیکس نہ غومرہ سامان لارو؟ اخوا دیخوا نہ سامانونہ، ہغہ ہسپتالونو نہ سامان لرے کرے شو او دے ہسپتال تہ نو صرف د خیل نوم د پارہ چہ مونرہ سیٹلانٹ ہسپتال جور کرو۔ سپیکر صاحب! نورے پکین داسے بے قاعدگی شوے دی، د ہغہ متعلق بہ زہ بیا خبرہ اوکرمہ چہ تاسو ناست یں۔ دا بول اخراجات چہ دی، پہ دے کین ہسپتال غونڈے گولی نہ ملاویری خلقو تہ او زمونر چیف منسٹر صاحب خو دیر پہ غصہ دا خبرہ کوی چہ ما یو فنانس بل پیش کرے دے، ہغہ بہ پرے زہ خواہ مخواہ پاس کوم۔ دا ہسپتالونہ چہ دی، خواہ مخواہ بہ دوی تہ Administrative او Financial autonomy بہ ورکوف۔ سپیکر صاحب! ہمیشہ د Autonomous body دا طریقہ دہ چہ ہغہ بہ خیل اخراجات پخپلہ پورہ کوی۔ زما دا یقین دے چہ زمونر دا ہسپتالونہ د دے جوگہ نہ دی چہ دوی سرہ دومرہ انکم وی چہ دوی خیل خان اوساتلے

شی۔ نو دے کښ به خواه مخواه هر يو آپريشن تهيتتر کښن چه غومره مريضان وي نو ټولو باندے به د آپريشن پيسے زياتيري، دای۔سی۔جی به زياتيري، د هر يوشی به زياتيري، د پرچے پيسے به زياتيري او زه دا عرض کوم چه که داسے نه وي، خه په فلور آف دی هاؤس د دوی دا Commitment اوکړی چه هلته غومره پيسے کمے دی او د غومره پيسو به کمے راخی نو دا پراونشل گورنمنټ به ورکوی، بيا تهتيک ده او که هغه وانی چه پخپله Self sufficient شی نو داسه مونږ هيڅ کله هم نه منو۔ ولے چه که پرائيويت علاج خلق کوی نو پرائيويت هسپتالونه دلته شته، پيښور کښ هم شته، هر خانه کښ شته۔ نو پکار داده چه کوم خلقو سره پيسے وي نو هغوی د پرائيويت هسپتالونو ته لارشی او دا خو د غريبو خلقو خانه دے او په پانچ روپو پرچی باندے د خلقو علاج کيري او د غريب خلقو نه، زه افسوس په دے کووم چه دا حکومت راغے او دا وينا نه کوله چه مونږ به د غريبانانو د پاره Facility ورکوف خو د Facility په خانه الټا تباھی د غريبانانو د پاره جوړوی۔ سپيکر صاحب! زه د پيښور ذکر بار بار په دے کوم چه دا دارلخلافه ده زمونږ د صوبے۔ دلته کښ هسپتالونه، سکولونه، د غښکلو اوبه او سرکونه، دا هر څه تباہ او برباد دی۔ دا ولے؟ په دے حکومت کله سوچ کړے دے سپيکر صاحب؟ تقريباً زمونږه د آبادی نه درے گنا آبادی چه ده، دا افغان مهاجرين دلته راغلی دی او هغه د دوی د پاليسو په مهربانی سره۔ هغه زمونږه روڼه دی خو هغوی هر شی کښ مونږ سره دلته Share کوی۔ زه حکومت ته خواست کوم چه دوی خو وئيلے دی چه پيکج به نواز شريف صاحب ورکوی پيښور د پاره، زما يقين نه دے۔ ولے چه نواز شريف دے پيښور ته راغله وو، د حاجی صاحب اليکشن کښ اعلان نه کړے وو "که اگر پشاور کے عوام نے بے نظير کو شکست دی تو میں ان کو مٹھائی کھلاؤنگا، بہت بڑا پيکج دوںگا"، هغه د 1990 نه 1999 شو، نه کالو کښ د پيکج يوه پيسه هم چا ته نه دا ملاف شوے۔ مٹھالی تو کیا که کچه بهی نهی کھلایا۔ نو دوی يوه پيسه د دے پيښور عوامو ته نه ورنکړه او دا کوم د افغانانو بوجه چه دے، هغه په مونږ باندے فالتو پريوتے دے۔ نو زه دا عرض کووم چه د دوی پيکج صرف د اعلانونو پورے دے۔ د چارسدے د پيکج اعلان

ہم شوے دے، خدانے د اوکری خنکھ چہ بی بی خبرہ اوکری، خدانے د اوکری چہ د هر چا د لاسہ پیسے لگی خو زما نالی د خدانے جورے کری۔ زمونرہ ہیخ داسے خبرہ نشته چہ گنی مونرہ وایو چہ خواه مخواه د زمونرہ پہ Through دا پیسے اولگی خو د علاقو خلقو ته د مراعات ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب! د تعمیر وطن پروگرام خبرے کیری۔ زہ پہ دے فلور آف دی ہاؤس ولاریم، ما ته تراوسہ پورے یو تیلی پیسہ د تعمیر وطن پروگرام نہ دہ ملاؤ شوے۔ دوہ نیم کالہ اوشو چہ زہ ممبریم، ما یوہ خبنته پہ خپلہ حلقہ کین نہ دہ لگولے۔ زہ ہیخ خواست نہ کوم۔ زہ پہ دے خبنتو باندے دے اسمبلی ته نہ یم راغله۔ زما یو سیاسی سوچ دے، یوہ نظریہ دہ او د خدانے فضل دے، مونرہ خپل خلق دومرہ Educate کری دی، ہغوی مونرہ ته پہ خپل سیاسی سوچ باندے ووت راکوی۔ مونرہ صرف دوتی ته وایو چہ دا زمونرہ حق کیری۔ کہ سردار مہتاب صاحب خپل جائیداد خرخوئی او یوسف ایوب صاحب خپل جائیداد خرخوئی او مونرہ ته پیسے راکوی نو بالکل دے نہ راکوی خو دا دام پیسے دی او دام د پیسو قام حق لری چہ ہغوی تپوس اوکری او کہ دا پیسے بتولو حلقو ته ملاویزی نو مونرہ ته ولے نہ ملاویزی؟ سپیکر صاحب! د جنگلاتو خبرہ کیری، دا زما ذاتی Experience دے چہ د جنگلاتو دا مخہ حالت دے، کہ اور اولگی نو دوتی سرہ انتظامات نشته چہ اور بہ خنکھ مرکوی؟ د اربونو روپو خنکلات اوسوزیری۔ زہ وزیر صاحب ته دا مودبانہ خواست کوم چہ مہربانی اوکری، د دے د پارہ د انتظامات او کرے شی۔ دے گلیاتو کین کہ روڈونہ جو ریبری، ہغہ بلہ ورخ وزیر اعظم صاحب ہم دنتہیاگلی د روڈ اعلان اوکرو، پہ دے کین پہ لکھونو اونے ماتے شوے دی، تباہ شوے دی نو زہ بہ دا خواست اوکرم چہ مہربانی د اوکرے شی چہ زیات نہ زیات اونے اولگی، ولے چہ د Environmental او دا سیلاب بتول د دے اونو پہ وجہ باندے ایساریبری۔ سیلاب زیات ولے راتل شروع شو؟ پہ دے وجہ چہ ہلتہ کتانی زیاتہ شوے۔ نو د کتانی پہ وجہ سیلاب ہم زیاتیری او Environment ہم خرابیری۔ نو زہ بہ دا خواست اوکرم چہ زیات نہ زیات کوشش د اوکرے شی چہ دے کین اونے د اولگی۔ بل د زراعت خبرہ دہ سپیکر صاحب، تونہ

بیراج، جناح بیراج، چشمه بیراج، دا درے بیراجونہ دی۔ د اباسین دا لونه دریاہ چہ دے چہ دریائے سندھ ورتہ وانی، د دے نہ پنجاب پینتالیس ہزار کیوسک اوبہ اخلی۔ اوس بیا تونسہ بیراج کین یو نہر دوی بیا Remoulding کوی۔ وزیر صاحب تہ ہغہ بلہ ورخ مونہ دلته پہ اسمبلی کین خبرہ ہم کرے وہ چہ ہغوی زیاتے اوبہ اخلی۔ وزیر صاحب اووئیل چہ مونہ نے استعمالولے نہ شو نو ہغوی د استعمال کری۔ د ہغے User's charges پکار دی چہ مونہ تہ نے راکری او دا اوبہ مونہ ولے نہ شو استعمالولے؟ سپیکر صاحب! زہ تلے یم، ڈیرو نہ ے تپوس اوکرو۔ مونہ خو دلته ہمیشہ سیاسی طور باندے دا وایو چہ دس ہزار، سات سو باسٹھ کیوسک اوبہ بہ مونہ تہ راکوی نو زمونہ ڈیرے زمکے چہ دی، ہغہ بہ آباد شی۔ د ڈیرو خلقو زمکہ بہ آبادہ شی۔ مونہ پہ دعویٰ سرہ وایو چہ انشاء اللہ خود کفیل بہ شو او خننگہ چہ بی بی خبرہ اوکریہ چہ ہر تہ بہ ہم مونہ غنم لیڑلے شو۔ ہغہ اوبہ مونہ تہ ولے نہ ملاویڑی؟ ما د دے تپوس اوکرو۔ وانی چہ اوبہ اووہ سوہ فیتہ لاندے دی او د دے پہ Lifting باندے دومرہ پیسے لگی او مونہ تہ پہ دے باندے دومرہ انکم نہ شی راتلے۔ نو دا زمکہ بہ ہم داسے پراتہ وی، زمونہ اوبہ بہ ہم دغہ شان ہغوی استعمالوی۔ پکار دا دہ چہ حکومت د ورکوٹی ڈیمونہ جور کری۔ مونہ نہ مخکین حکومتونو ہم پہ ورکوٹی ڈیمونو باندے کار شروع کرے وو۔ اوس یو تیبی پیسہ ہم د دے ورکوٹی ڈیمونو د پارہ نہ دہ ساتلے شو۔ زمونہ پہ صوبہ کین 4-25 ملین ایکریہ زمکہ دہ توپیل، ہغے کین صرف شپن ملین زمکہ داسے دہ چہ ہغہ مونہ د زراعت د پارہ استعمالولے شو او دومرہ بدقسمتی دہ زمونہ چہ مونہ توپیل 8-1 ملین زمکہ د زراعت د پارہ، کہ ہغہ بارانی دہ او کہ ہغہ نہری دہ، استعمالوو۔ سپیکر صاحب! پہ دے خو زمونہ مسئلے نہ حل کیڑی۔ دا د زراعت غہ حل شو؟ دانہستری تاسو تہ ہم پتہ دہ، ہغہ بلہ ورخ انہستریز منسٹر پخپلہ او منل چہ مونہ ڈیر لے یو او د بندرگاہ نہ مونہ لہ دا Raw material نہ شی راتلے او بیا Final good market چہ دے، دا بیا ہم پنجاب او سندھ دے۔ نو دلته بہ نہ انہستری وی، نہ بہ دلته زراعت وی نو بیا دلته کین خلق غہ کوی؟ صرف یو بزنس پاتے شو، نو بزنس

بہ کوی او د بزنس داسے حال دے سپیکر صاحب، تاسو تہ پتہ دہ چہ جنرل سیلز ٹیکس اولگیدو پہ دے وجہ خو یو بیل پرا بلم بزنس مینانو تہ جو ر شو۔ بیا د تجاوزاتو پہ بہانہ باندے زمونہ د پینبور او ہر خانے کنیں تجارت پیشہ خلقو باندے ظلم، لاتیہی چارج او آنسو گیس استعمال شو او ناجائز طریقے سرہ تنگول کیری چہ د دوی دا بزنس دہم ختم شی۔ نہ بہ زراعت وی، نہ د انڈسٹری وی، نہ د بزنس وی نو خنکہ بہ بیروزگاری ختمیری، خنکہ بہ خلق خوشحالییری او خنکہ بہ دا خلق ژوند تیری؟ سپیکر صاحب! 7527.5 ملین روپی دوی متفرقہ اچولے دی، متفرقہ خہ وی؟ پتہ نہ لکی چہ دا پیسے بہ چرتہ خی؟ وانی چہ دو سو تیس کلومیٹر سرکونہ مکمل شو۔ مونہ خو چرتہ یو سرک ہم نہ دے لیدلے چہ ہفہ د مکمل شوے وی۔ دے کتاب کنیں دوی لیکلی دی، مونہ خو چرتہ یو کلومیٹر سرک ہم نہ دے لیدلے چہ ہفہ د Complete شوے وی۔ د صحت بارہ کنیں دوی خبرہ کرے دہ او دا دیرہ د خوشحالی خبرہ دہ چہ دوی دوه علاقے یادے کرے چہ ہزارہ او ملاکنڈ۔ خو افسوس پہ دے کوف، پہ ہزارہ دیر خوشحالہ یو، زمونہ رونہ دی، زمونہ ملک دے، خو دے ورثہ دیرہ ترقی ورکوی، 1950 ملین روپی نے ورلہ مختص کری دی د دوه سرکونو د پارہ، خو دے کنیں د یو سرک مرکزی بچت لاپاس شوے نہ دے۔ دوی د خواست اوکری چہ یو سرک د ملاکنڈ دویژن کنیں ہم و اچولے شی۔ زہ تاسو تہ دعوے سرہ وایم چہ کہ زمونہ روڈونہ تہیک شی نو زمونہ بیا دومرہ آمدن کیدے شی چہ انشاء اللہ مونہ خپل دیر لوے مسائل پرے حل کولے شو۔ سپیکر صاحب! صرف یو پینخہ منبہ د پینبور بارہ کنیں خبرہ کوم۔ د پینبور ارد گرد اضلاع، نوشہرہ د پارہ د Mass transit system and light rail system خبرہ دوی کرے دہ۔ مونہ خپل اوپہ اوژارو، خپل سکولونہ اوژارو، مونہ سٹریٹ لانت اوژارو؟ پہ خدانے قسم زمونہ علاقو کنیں سٹریٹ لانت نشتہ۔ د شپے خلق بہر د کورنہ وتے نہ شی۔ سکولونو کنیں پھکی نشتہ او مونہ تہ وانی چہ مونہ Mass transit system and light rail system خدانے د پارہ ہفہ وعدے مہ کوی چہ کوے وعدے نہ شی پورہ کولے۔ دا خبرے خو ہسے کتابی خبرے دی۔ خنکہ چہ

روستو خل بچت پیش کرے شو وو، ہم ہفہ بچت دے، ہفہ دلته Reflect شو۔ چرتہ یو پیسہ نہ دہ لگیدلے۔ حکومت وائی چہ مونڑہ 71% نہ زیات تیکس وصول کرو۔ زہ وایم چہ 71% نہ، 171% نہ زیات تیکس وصول شوخو زور بہ نے پہ چا باندے راخی؟ ہم پہ دے غریبانانو باندے۔ چرتہ داسے شتہ چہ یو مالدار سرے وی او کال دوہ کالہ پس نوے مل نہ وی جور کرے۔ دا بتول زور چہ دے، پہ غریب سری باندے پریوخی۔ تہ 171% وایے چہ ما وصول کرو نو د ہفے زور خو پہ غریب سری باندے پریوخی۔ نو پہ دے دا وایمہ چہ نن پہ زور نہ کیری۔ خلق خیل عوامو تہ، خاصکر ستاسو منشور دے چہ مونڑ بہ خلقو تہ ریلیف ورکوو، د ریلیف پہ خاے تاسو خلقو باندے بوجہ زیاتوی، تیکسونہ زیاتوی۔ سپیکر صاحب! دا ملک د بیروزگاری او د رشوت دلاسه تباہ او برباد شو۔

جناب قائم مقام سپیکر، آخر کین د سپیکر صاحب شکریہ ادا کرہ کنہ۔ (تہتے)

جناب بشیر احمد بلور، سپیکر صاحب! تاسو تہ عرض کوم۔ سپیکر صاحب! اے دی پی کین، یو دوہ منہ بہ ما تہ را کرنی، بالکل، ستا بہ ڊیرہ زیاتہ شکریہ ادا کومہ۔ (تالیں اور تہتے) سپیکر صاحب! اے دی پی کین زیات سرکونہ چہ دی ہفہ دسی ایم صاحب پہ دائریکتیو باندے ورکے شوے دی۔ د دے تپوس کوف چہ دسی ایم دائریکتیو ولے دومرہ ضروری شو؟ پروسکال چہ غومرہ اے دی پی وہ، ہفہ بتول بچت نے دے اے دی پی کین واچولو۔ سپیکر صاحب! دوی وائی چہ تنخواہ گانے زیاتے شوے۔ مونڑ وایو چہ ڊیر بنہ او شو۔ د غریبو خلقو زیاتہ پکار دہ، خو زہ تاسو تہ دا وایم چہ دا غومرہ ڊیویلپمنٹ، دا بتولے پیسے، صرف دوہ سوہ روپی نواز شریف زیاتے کرے وے، پہلا خل چہ راغلو نو ہفہ زمونڑہ حکومت تہ، ہفہ وخت مونڑ حکومت کین وو، پتہ نہ لگیدلہ چہ دا دوہ سوہ روپی بہ مونڑ چرتہ نہ راورو؟ نو چہ دا لکھونہ روپی او دومرہ گریڈونہ زیات شول نو آخر د دے د پارہ بہ پیسے د چرتہ نہ راخی؟ سپیکر صاحب! د دے د پارہ زہ وایم چہ دے صوبہ کین ورکوئی ڊیمونہ د جور کرے شی۔ زہ وایم چہ دا لوٹے لوٹے، پرائم منسٹر ہاوس، قصر صدارت، کنونشن سنٹرز، سپریم کورٹ، نیشنل

اسمبلی او فلیتو نہ چہ دا کوم نوی جو پشوی دی، پہ دے باندے اربونہ روپی لگیدی دی۔ چیف منسٹر ہاؤس، یو کس پکبن ناست وی او بول ایرکنڈیشنرز چلیری، د بولو نہ لونے ایرکنڈیشنرز چلیری نوزہ وایمہ چہ دا ظلم دے، دا د غریبانانو پیسے دی او غلط طریقے سرہ استعمالیری۔ بیا دے طریقے سرہ مونزہ خپل بچت کولے شو؟ سپیکر صاحب! آخر کین د محمد علی جناح صاحب یو ارشاد Route کوم۔ ہفہ وانی چہ "کیا آپ نے سوچا کہ کروڑوں لوگوں کا اتصال کیا گیا ہے۔ اگر اب ان کیلئے دن میں ایک بار کھانا حاصل کرنا بھی ممکن نہیں، اگر پاکستان کا حصول اس صورت میں تبدیل نہیں لا سکتا تو پھر اسے حاصل نہ کرنا ہی بہتر سمجھتا ہوں"۔ نومونزہ تپوس کوف، فیصلہ تاسو اوکری، عوام د اوکری او دوی د اوکری چہ نن خلقو تہ یو وخت رویتی نہ ملاویری نو د خپل قائد اعظم پہ ہفہ فرموداتو باندے د عمل اوکری او خلقو تہ د مراعات ورکری۔ نور تیکسونہ د پرے نہ لگوی۔ زہ د علامہ اقبال صاحب یو شعر وایم، ولے چہ د شعر و شاعری کتاب تاسو اینودے دے نو مونزہ بہ ہم یو خبرہ اوکرو۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم دا کتاب دے نو۔

جناب بشیر احمد بلور: جس کھیت سے دہقان کو میسر نہ ہو روزی

اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

(تالیان)

دیرہ مہربانی، دیرہ دیرہ شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: We welcome the representatives of the Asian Development Bank in Speaker's Gallery. Thank you. The House is adjourned for thirty minutes, for tea break. Thank you.

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متنگن ہوئے۔)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر تو کسی معزز ممبر کا نہیں ہے؟ (مدخلت) میں دیر سے نہیں آیا، یہاں کچھ الیکٹریک کا فالٹ تھا، جسے دور کرنے کیلئے کچھ وقت لگا ورنہ میں تو تیار تھا اور یہ سارا مسئلہ سی اینڈ ڈبلیو کے ٹککے کا ہے جو ہماری اسمبلی کے الیکٹریک

فائل دور نہیں کرتا۔ جناب سید منظور حسین شاہ صاحب! آپ سے استدعا ہے کہ آپ بحث میں حصہ لیں۔ (مدائلت) تاسو اوس کنبینتی ما هغه نه تپوس اوکړو کنه چه

Any point of order, you said, no.

سید منظور حسین: دیره شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ محترم سپیکر صاحب! د کله نه چه د پاکستان مسلم لیگ حکومت په دے ملک کنب راغلی دے، دا دریم بجت دے چه زمونږه پیش کیری۔ کوم نامساعد حالاتو نه چه ملک تیر شوے دے او یا د دے حکومت په ابتدا کنب چه کوم صورت حال وو نو ما ته داسے ښکاری چه دا صورت حال زمونږ د فاضل ارکانو په نظر کنب وو او په هغه انداز باندے په پیش شوی بجت باندے بحث اوشو۔ د مرحوم باچا خان دست راست او د خدانی خدمت گار تنظیم جرنیل، خان امیر محمد خان مایه ناز لور او زمونږه محترمه بی بی (تالیان)

بیگم نسیم ولی خان چه په دے بجت باندے کوم تقریر اوکړو، هغه څه منښه د پاسه یو گهنښه باندے محیط تقریر وو۔ ما په غور باندے واوریدو نو زما په نزد باندے دا Master piece تقریر وو په دے بجت باندے۔ (تالیان) محترم سپیکر صاحب! محترمه بی بی د بجت په اهم نکاتو باندے ډیر سیر حاصل بحث اوکړو۔ هغوی د حکومت توجه Net profit طرف ته راوگرخوله، هغوی په Divisible Pool باندے خبره اوکړه، هغوی د دے صوبے په محاصلو باندے خبره اوکړه، هغوی چه د بجت کوم ښه نکات وو، د هغه ستاینه نه اوکړه، چه کوم نکات په بجت کنب هغوی ته کمزورے ښکاریدل، د هغه غندنه نه اوکړه او چه کوم نکات هغوی مناسب گنرل نو په هغه باندے نه د حکومت رهنمائی اوکړه۔ دا انداز د گفتگو، اگرچه د هغوی بحث د یو اپوزیشن لیبر په حیثیت باندے وو، خو خدائے گواه دے چه ما خو داسے محسوسه کړه چه یو عظیمه مورخپلو بچو ته لگیا وی چه د بچو کوم ښه کارونه وی، د هغه ستاینه کوی او چه کوم کارونو کنب د هغوی نه د غلطی احتمال وی، د هغه غندنه کوی او بیا ډیر رحم و کرم سره رهنمائی کوی۔ نو دا یو عظیم مثال وو چه هغه په دے هافس کنب هغوی قائم کړو۔ د هغه نه پس چه زما غځومره د اپوزیشن رونیو تقریرونه اوکړل نو ما په هغه کنب هم دغه

جذبہ محسوسہ کرہ چہ ہغوی د زرہ د اخلاصہ بنہ پہ مینہ او پہ محبت باندے
د دے صوبے د بہتری د پارہ، د دے صوبے د محوکالی د پارہ او د دے صوبے د
عوامو د خوشحالی د پارہ دیر پہ مینہ زمونہ حکومت تہ تجاویز پیش کرل او
زما بہ دا خواہش وی چہ زمونہ حکومت د دے تجاویز نویتس واخلی او
ہغہ چہ کومے خامی بنکارہ کیری، چہ د ہغے سد باب اوشی۔ (تائیاں)
محترم سپیکر صاحب! محترے بی بی چہ کوم د صوبے پہ Net
profit باندے، Divisible pool او پہ محاصلو باندے بحث اوکرو، پہ ہغے
کنہ زہ ہم لہر غوندے د خپل حکومت توجہ راگرخول غوارم چہ د دغے نہ
علاوہ زمونہ د صوبے 2.5 billion داسے رقم مرکز تہ پورے دے چہ کوم At
source ہغوی زمونہ د دے صوبے نہ کتا کرے دے او د ہغے د پارہ مسلسل
جد و جہد زمونہ د صوباتی حکومت د طرف نہ جاری دے او تر اوسہ پورے
ہغہ رقم مونہ تہ واپس شوے نہ دے۔ زما محترم رور افتخارخان مہمند ناست
دے، کیدے شی بحث کنہ بہ ہغوی حصہ اخلی، ہغوی بہ ہم دے طرف تہ
توجہ د حکومت راگرخوی۔ دویمہ خبرہ محترم سپیکر صاحب، د دیر توجہ
حاملہ چہ دہ نو ہغہ دا دہ چہ دا کومہ فارمولہ دے جی این قاضی چہ پہ دے
باندے مونہ زور اچوؤ او دیر مسلسل او تسلسل سرہ د ہغے ذکر کوؤ، پہ
مرکزی سطح باندے د واپیا چہ کومہ رویہ دہ د ہغے فارمولے سرہ نو داسے
بنکاری چہ د ہغوی ہغہ Interpretation چہ کوم زمونہ صوبہ کوی، ہغہ
Interpretation ہغوی نہ قبلوی۔ نو زہ بہ د خپل حکومت توجہ دے طرف
تہ راگرخوم چہ دا یوہ دیرہ اہمہ مسئلہ دہ د صوبے متعلق او دا شے ہغوی
سرہ دیر پہ زور و شور سرہ اوچتول غواری چہ کومے فارمولے تہ
دستوری تحفظ حاصل دے چہ د ہغے پہ Interpretation کنہ غہ فرق را نہ
شی۔ محترم سپیکر صاحب! بیگم نسیم ولی خان د پیورہائی لیول کینال ذکر
اوکرو، ستاینہ نے اوکرلہ۔ پہ ہزارہ کنہ د سیاحت د فروغ د پارہ
Infrastructure باندے کوم کار کیری، ہغوی د ہغے ستانہ اوکرلہ او پہ دے
وجہ باندے نے ستانہ اوکرلہ چہ دا زمونہ د صوبے حصہ دہ او مونہ پرے
خوشحالہ یو۔ ہغوی نورے داسے علاقے ہم پہ گوته کرے، لکہ د ملاکنڈ

ڈویژن، د سوات د ویلی ہفہ سر سبز و شاداب مقامات چہ ہفہ ہم د سیاحت د پارہ بنہ پوانتیس دی، ہفہ طرف تہ نے ہم توجہ راوگرخولہ چہ ہفہ طرف تہ د ہم Infrastructure باندے کار اوشی چہ دغہ طرف تہ ہم د خلقو توجہ راشی۔ د ہفہ نہ علاوہ زہ خپل خان د طرف نہ یو بل تجویز پیش کوم خپل حکومت تہ محترم سپیکر صاحب، چہ دغہ طرف تہ بہ د چا توجہ نہ وی تلے، او ہفہ دا چہ زمونترہ پہ مردان ڈویژن کنبی پہ ضلع صوابی کنبی گدون نومے یو علاقہ دہ چہ پہ ہفہ کنبی "اوتلہ" یو داسے مقام دے چہ ہلتہ کنبی باقاعدہ واورہ وریری او زہ پہ ہفہ کنبی گرخیدلے یم، تقریباً یوہ ہفتہ مسلسل ما د ہفہ دورہ کرے دہ او ہفہ داسے بنکلے مقام دے کہ ہفہ طرف تہ توجہ ورکرے شی، د ہفہ د پارہ Infra-structure تیار شی او ہلتہ کنبی کہ د ہوتلو انتظام اوشی نو د سیاحانو د یو لوئے تعداد توجہ دے طرف تہ راگرخیدے شی۔ دویمہ خبرہ محترم سپیکر صاحب، دا دہ چہ مردان کنبی یو بانئی پاس روڈ دے، مردان بانئی پاس روڈ باندے ہم یادیری او شیخ ملتون بانئی پاس روڈ ہم یادیری، دا روڈ د نوشہرہ روڈ نہ واخلہ نیغ د صوابی روڈ سرہ جنگیزی بہر تر بہرہ او دغہ د صوابی روڈ چہ دے، دا د شہباز گرنی پہ علاقہ باندے ورخی او دا داسے یو تاریخی مقام دے چہ ہلتہ کنبی د گندھارا آرٹس ہفہ کھدائی چہ شوے دی نو د ہفہ ہفہ ننبے نبنانے توله راؤباسلے شوے دی او د پخوا نہ موجود دی۔ دا دومرہ اہم مقام دے چہ د جاپان د وزیر اعظم د جونیجو صاحب سرہ چہ ہغوی کلہ وزیر اعظم وو، Meeting شوے وو او ہلتہ کنبی ہفہ حکومت د یو ډیر لوئے ہاسٹیل، د سرکونو او د چمنونو د جوړولو یو ډیر لوئے پروگرام جوړ کرے وو د دے مطلب د پارہ چہ د سیاحانو توجہ دغہ طرف راوگرخی او دا مقامات چہ کوم دی، ہفہ تہ سیاحان راتلل شروع شی او د ملک آمدن شروع شی۔ خو زہ نہ پوهیږم، زما پہ خیال چہ دا دولسم ديارلسم کال دے چہ ہفہ سکیم عہہ شو او کوم خوا تہ لارو و د دے صوبے نہ اوچت شو او بل خانے کنبی اولگیدو خو د ہفہ تر اوسہ پورے عہہ پتہ او نہ لگیدہ نو محترم سپیکر صاحب، داسے علاقے نورے ہم دی، لکہ تخت بہائی، د تخت بہائی پہ غرونو کنبی ہفہ پخوانی چہ کوم آثار دی، ہفہ

موجود دی، ساولڈھیر نومی یو علاقہ دہ پہ مردان کنیں، نا آثار ہلتہ ہم موجود دی۔ دے طرف تہ زہ د خپیل صوبائی حکومت توجہ راگرخوم۔ زہ جی مصر تہ تلے ووم۔ پہ مصر کنیں ہغوی خہ نہ خہ شے اینے دے د سیاحانو د پارہ چہ حقیقت نے شتہ او کہ نشتہ، خو مخلوبیت لکھہ سیاحان ہر کال قاہرے تہ خی او د ہغوی د ژوند بتول کاروبار پہ دے سیاحانو باندے منحصر دے۔ نو کہ مونہرہ ہم دے طرفونو تہ توجہ ورکرو نو انشاء اللہ تعالیٰ چہ دا آمدن بہ زمونہرہ د دے صوبے پہ دے طریقہ باندے زیات شی۔ محترم سپیکر صاحب! ہیر مختصر وخت دے، لس منہ، پہ ہغہ کنیں چہ کوم زما جذبات دی، کوم زما سوچ دے او کوم زما فکر دے او کوم خہ چہ زہ وونیل غوارم چہ خپلو رونہر تہ نے رابرسیرہ کرم خو پہ ہغے کنیں دا پورہ کیری نہ نو زہ مختصراً دا خبرہ د خپل حکومت پہ نوٹس کنیں راولم چہ پینخہ کالہ میعاد د قامونو پہ ژوند کنیں چہ دے، دا یوہ ہیرہ مختصرہ وقفہ دہ، یو ہیر شارٹ ہانم دے، دومرہ شارٹ چہ پہ ہغے کنیں یعنی Even to breath a sigh of blief موقع ہم سری تہ نہ ملاویری، نو پہ دے کنیں د اقدام کولو د پارہ ہغہ شعر دے چہ

عمر دراز مانگ کے لائے تھے پار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو اظہار میں

دوہ نیم کالہ محترم سپیکر صاحب، زمونہرہ تیر شوو خو مونہرہ پہ ترجیحاتو کنیں غالباً ہغہ خپل ترتیب او نہ شو سائلے او دا دوہ نیم کالہ مونہرہ نہ داسے تیر شوو چہ پہ ہغے کنیں ہغہ خلق، ہغہ قوت، ہغہ قیمتی سرمایہ چہ د چا پہ بنیاد باندے دا موجودہ Regime قائم دے، آیا د دے ملک عام غریب خلق چہ کومو خلقو مونہرہ تہ مینڈیت راکرے دے، چہ کومو خلقو مونہرہ د دے قابل اوگنرلو چہ پہ دے ملک باندے د حکمرانی اوکرو، ہغہ طرف تہ مونہرہ کماحقہ توجہ ورنہ کرے شوہ او د ہغے وجہ دا دہ محترم سپیکر صاحب، چہ توجہ ہغہ شی تہ ورکریے کیدے شی چہ کوم شے د حکومت پہ ایجنڈا کنیں وی او محترم سپیکر صاحب، ایجنڈا تاسو بنہ پیڑنی چہ تاسو سحر راشی او مونہرہ تہ کنیننی او تاسو تہ مخامخ چہ کومہ ایجنڈا پرتہ وی، پہ ہغے کنیں چہ

کوم پروگرامز وی نو تاسو ټوله کارروانی د دے August House هغه ایجنډے مطابق چلوی چه کوم شے په ایجنډا کښ نه وی نو د هغه تاسو ذکر نه کوئ. زما خپل دا سوچ دے، دا غریب خلق چه ټول عمر هم دوی حکومتونه جوړ کړی دی، ټول عمر دے غریبو خلقو قربانی ورکړی دی، ټول عمر دے غریبو خلقو جلوسونه اوښکلے دی، ټول عمر دا غریب خلق جیلونو ته تلی دے، ټول عمر دے غریبو خلقو دندے، شیلنگ او آنسو کیس برداشت کړی دی (تالیان) هغه خلق تر اوسه پورے د یو حکومت په ایجنډا کښ نه دی راغلی او چه په ایجنډا کښ یو شے د سره نه وی نو هغه طرف ته به څوک توجه څه ورکړی؟ محترم سپیکر صاحب! زه د پاکستان مسلم لیگ یو ورکر یم او زه چه اوس دا خبره کوم نو شاید چه تاسو به دا اووایی چه دا د خوشامندی خبرے کوی خو د خوشامندی په بنیاد نه نه وایم، د حقیقت په بنیاد باندے وایم چه په یو پنځوس کاله کښ په ورمبی خل دا د غریب دا خبره چه ده، دا د حکومت په ایجنډا کښ په هغه ورځ باندے راغله چه کومه ورځ باندے میاں محمد نواز شریف صاحب دا اعلان او کړو چه زه به په دستور کښ د الله باچا خبره به د ټولو خبرو د پاسه اوچتوم، یعنی زه به شریعت بالاتر قانون کوم. اوس دا څنگه د غریب خبره ده؟ (تالیان) رونیو، محترم سپیکر صاحب، د الله باچا خبره هغه کومه خبره ده؟ د الله باچا خبره دا ده چه که چرے څوک، زه توجه غواړم محترم سپیکر صاحب، الله فرمائی، که چرے څوک ما لیدل غواړی، که چرے څوک ما سره ملاقات کول غواړی نو د ماتو زړونو خاوندانو سره د ملاؤ شی او رونیو او محترم سپیکر صاحب، د ماتو زړونو خاوندان څوک دی؟ د ماتو زړونو خاوندان هم هغه غریب خلق چه د یو بچی مور پخپلو غټو غټو سترگو باندے کوری چه یو بچے په موټر کښ کښیناستو فضل حق کالج ته لارو، بل بچے په موټر کښ کښیناستو برن هال ته لارو، بل بچے په موټر کښ کښیناستو او ایچی سن کالج ته لارو او د هغه بچے هغه د سترگو وړاندے د پالش ډبے په اوږه کړی او لارشی بازار کښ د خلقو څپلنی پالش کوی نو دا د مات زړه خاوندان دی. نو چه دا خبره په دستور کښ اوچته شی، د الله خبره چه په دستور اوچته شی محترم سپیکر

صاحب، نو دغه د پالش ږپے چه په اوږه باندے گړخوی، دغه بچی ته به دا حق حاصل شی چه هغه لارشی عدالت ته او عدالت کښ قاضی ته او وائی، چیف جسٹس ته او وائی چه زه هم د دے پاکستان بیچے یم، دا چه موټر کښ لار، دا هم د پاکستان بیچے دے خو هغه سره کتابونه په لاس کښ دی، د سیب دانه هغه سره په لاس کښ ده، خوشحاله خوشحاله روان دے او زما په اوږه د پالش ږپے دے، زما په اوږه باندے د پلاسٹیک بوجی ده، زه خم د چائیو په دکان کښ مزدوری کوم، زه ماشوم په ورو ورو لاسونو باندے په آډو کښ په ولاړو موټرو باندے کپړے وهم نو ولے زه د پاکستان بیچے نه یم؟ زما تپوس اوکړه۔ نو محترم سپیکر صاحب، چه شریعت بالاتر قوت وی، نو صدر به عدالت ته را شی، وزیر اعظم به عدالت ته راشی او وائی به چه دے بچی له جواب ورکړی۔ نو محترم سپیکر صاحب، د دے د پاره ضرورت وو د ډیر لونه اتحاد (تالیان) د ډیر لونه اتحاد چه د هغه د پاره اوس زمونږه محترم میاں نواز شریف صاحب منډه شروع کړے ده او که دا شریعت بل خدانے پاک په سینیت کښ هم پاس کړی نو انشاء الله تعالیٰ چه دغه غریب ته به دا حق ملاؤ شی چه هغه لارشی او خپل تپوس اوکړی۔ ما د کم وخت په وجه باندے محترم سپیکر صاحب، خپلے خبرے راغونډے کړلے۔ زه ستاسو شکریه ادا کوم او خدانے پاک مو خوشحاله کړه۔ (تالیان)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سید منظور حسین یایا صاحب! آپ نے اپنی بحث میں ایک شعر کہا تھا کہ "عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن"، تو اس حوالے سے میں حسب حال شعر کہوں گا۔

ع ایک فرصت گناہ ملی وہ بھی چار دن
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے (تالیان)

میاں افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! مونږه سره خطرہ ده، تاسو بره ختلی یی، بیخی شاعر نه شی خکه۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کوئی شعر کہنا چاستے ہیں؟ جناب افتخار خان مڙ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب شاعر شوے نہ دے،
متشاعر شوے دے۔

Mr. Acting Speaker: Subhan Khan! you want to say something?

وزیر اطلاعات: ما ونیل چہ قابل احترام سپیکر صاحب کہ شاعر شوے نہ دے نو
متشاعر شوے دے۔ (تہتے)

جناب محمد اورنگزیب خان: ہم بچپن میں پرائمری سکول میں جو ناٹوں پر بیٹھے ہوتے
تھے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھا کہ آپ شعر کہہ رہے ہیں کہ "ہم نے بچپن میں غالب۔۔
جناب محمد اورنگزیب خان: یہی میں کہنا چاہتا ہوں جی کہ جو شریر لڑکا ہوا کرتا تھا، جو
بہت شیطانیاں کرتا تھا، تو استاد اسے مانیٹر بنا دیا کرتا تھا تاکہ وہ شریف آدمی بن جائے
لیکن آپ پھر بھی باز نہیں آتے جی۔ (تہتے)

جناب قائم مقام سپیکر: افتخار خان متہ پوائنٹ آف آرڈر باندے دے۔

جناب افتخار احمد خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا ہے آپ نے مجھے بچہ کہہ دیا۔

جناب محمد اورنگزیب خان: کیا آپ شریر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگر بچہ ہوں تو شریر ہوں۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! انہوں نے سپیکر کو شریر بھی کہا
اور بچہ بھی کہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے تو انہوں نے بچہ کہا، اگر آپ کو بوڑھا کہہ دیں تو پھر؟ افتخار
خان مٹ!

جناب افتخار احمد خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب! زہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے

یوہ ضروری خبرہ کومہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیرہ ضروری دہ؟

جناب افتخار احمد خان: او، ہغہ دا دہ چہ تقریباً بانیس ورخے اوشوے، زما پہ

حلقہ پی ایف 14 شہد کین پہ دلہ زاک یونین کونسل کین، پہ دلہ زاک کلی

کین تقریباً د دویشتو ورخو نه بجلي کت شوے ده او تر دے وخته پورے هغه ماشومان، هغه بنخے، هغه بودی گانے، هغه بیماران اوسوزیدل۔ دا په سن 1988 کین دوی Defective area سره اچولے وه، په سن 1988 کین۔ د هغه وخت د واپدے اهلکارو دوی ته دا اوونیل چه دا Defective area والا چه دی، دوی بلونه نه داخلوی، تاسو نه ورسره هم مه دا خلوی۔ تر دے وخته پورے جی هغوی، حالانکه دا دوه د دله زاک چه کوم واردونه دی، دا یونین کونسل دامان شبقدر کین شمیر دی، هغوی جی اوس د دے نه مخکینے یو شپړ، اته ورخه اوشوے، د واپدے اهلکارو سره خبره اوکړه، هغوی ورته اوونیل چه تاسو دس دس هزار روپي داخل کړی هر یو Consumer نو تاسو ته به بجلي ستارت شی۔ خیر په هغه کین جرگه کینیناسته او تقریباً دو هزار فی Consumer په هغه باندے Agree شول د واپدے اهلکار۔ تقریباً ستر کسانو هغه پیسے ورکړے دو دو هزار روپي، د هغه باوجود لس ورخه اوشوے او هغه بجلي هغوی ته ستارت نه شوه۔ زه خو جی دوی ته دا درخواست کومه چه هغوی ډیر بُرا حالت کین پراته دی۔ هغه خانے ته زه تلے ووم، (مداغت) او جی انسانی همدردی باندے جی، که دا گورنمنټ اوس فوری طور، حالانکه دا وعده ورسره شوے ده، که دا اونه شی نو هغه ماشومان او چه کومے بیمارانه بنخه دی یا کوم بیماران دی او بوډه گان دی، هغه به ددے گرمی دلایه مړه شی۔

جناب قائمقام سپیکر، ټریژری ټینز سے کون جواب دیگا جی؟ پیر محمد خان صاحب! آپ جواب دینگے؟ یوسف ترمذ صاحب۔ فتح محمد خان صاحب! آپ تو پلیز۔۔۔۔۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): بڼه به دا وی جی، هغه دوی پخپله چه کومه خبره اوکړه، د هغه نه چه کومه اندازه معلومیری چه دوی وانی چه غه کسانو پکین روپي ورکړے دی خو کیدے شی چه هغه کوم ایگریمنټ شوے وی او هغه دوی کړے وی یا نور وکړے وی، په هغه باندے پوره عملدرآمد نه وی شوے ددے وجه نه نه هغه بجلي نه وی ورکړے۔

جناب قائمقام سپیکر، گورنی جی، هغوی د پاره په انسانی همدردی کین تاسو غه فیصله اوکړی۔

وزیر جنگلات، انسانی ہمدردی کو پکار دہ چہ مونہہ ہر شہ اوکری جی خو چہ
شہ وسائل وے نو بیا، ہر شہ پکار دی۔

جناب افتخار احمد خان، منسٹر صاحب پہ ہفے کسں د وسائلو شہ دغہ دے، ہلتہ
خو ہغوی ہغہ بل منی، میٹرے منی او میٹرے نے ورتہ بہر راو بنکلی دی۔
مخکنے نے دا و نیل چہ میٹرے، میٹرے نے اوس بتولو تہ بہر راو بنکلی۔

جناب وزیر جنگلات، دوی دیوہ خبرہ اوکری، دہفے تپوس بہ اوکرو۔
جناب قائم مقام سپیکر، وزیر یوسف ایوب صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ
اپنی سیٹ سے اٹھ کر آئے ہیں؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): نہیں جی، میں کہنا تو کچھ نہیں چاہتا۔ This
is a Budget debate, we are not prepared.

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن آپ غلط سیٹ سے کھڑے ہیں۔

وزیر بلدیات، جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن یہ تو پیر صابر شاہ صاحب کی سیٹ ہے، مریدوں کو حق نہیں
ہے یہاں کھڑے ہونے کا۔

وزیر جنگلات، کہ دوی مزید شہ خبرہ کوی نو بہر بہ تپوس اوکرو، معلومات بہ
اوکرو۔ یوسف ایوب دا خبرہ کولہ چہ د دے د پارہ چا شہ تیارے نہ دے کرے۔

مونہہ تہ شہ پتہ دہ چہ کوم کلے دے، شہ وجہ دہ؟
جناب بشیر احمد بلور، پہ تیلیفون باندے خبرہ اوکری۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے جی، تھیک شوہ۔

حاجی عبدالرحمان خان، سپیکر صاحب! چیف انجینئر د راوغواری، گوری،
دے کسں بہ بیمار ان ہم وی، ماشومان بہ وی، چہ دا ولے؟

جناب قائم مقام سپیکر، ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے بل ادا کئے ہوں گے۔
اور گزب خان صاحب! آپ جس وقت کھڑے ہونے تو میں سمجھا آپ یہ کہہ رہے تھے کہ
"لڈکین میں مجنوں پر جو سنگ اٹھایا تو سر یاد آیا"۔ اب میں سلیم صاحب سے استدعا کروں
گا کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔

جناب محمد اور گزب خان، میں نے ہمیشہ آپ پر معمولی سی نوٹ کرنے کیلئے شعر پڑھا

ماحول بنانے کیلئے۔ آپ کی محبت میں ایک اور شعر سنانا چاہتا ہوں۔
جناب قائم مقام سپیکر، ارشاد، ارشاد۔

جناب محمد اورنگزیب خان، یہ معجزہ بھی محبت کبھی دکھانے مجھے

کہ سنگ تجھ پر گرے اور چوٹ آنے مجھے

جناب قائم مقام سپیکر، سبحان اللہ! "اب بھی دکش ہے تیرا حسن مگر کیا کہیے"۔ جناب سلیم صاحب!

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، دیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ پہ آخرہ کینس شاعر شو سپیکر صاحب۔ (تھکتے) سپیکر صاحب! پہ بجٹ باندے زمونہ پارلیمانی لیڈرے، مور بی بی، بیگم نسیم ولی خان دیر پہ تفصیل سرہ خبرے کیری دی، زہ دیر مختصر یو دوہ خبرے پہ بجٹ باندے کوم چہ بجٹ یو دیر Technical document وی او دا د حکومتونو ہمیشہ یوہ Formality وی چہ اسمبلی تہ دا راوری۔ پکار خودا وہ چہ بجٹ کلہ پہ اسمبلی کینس پیش کیدے، چہ د اسمبلی د پیش کیدو نہ مخکنیے پہ بجٹ باندے د ممبرانو نہ تجویزونہ اخستے، د ہغوی سرہ مشورہ کیدے او بیا بجٹ راتلے نو ہفہ بہ دیر صحیح وو او د ہرے علاقے د تعمیر او ترقی، د ہرے علاقے د محرومی خیال بہ پہ ہفے کینس ساتلے کیدو۔ دلہ جی د بجٹ د راتلو نہ مخکنیے د خلقو امیدونہ وی چہ بجٹ بہ راخی، غہ ریلیف بہ خلقوتہ ورکرلے کیری، غہ آرزانی بہ راخی، مشکلاتو کینس بہ کمے راخی خو دلہ جی د بجٹ نہ مخکنیے د پیسترو لو او د دیزلو قیمتونہ یکدم اوخنبتل او ہفے سرہ خنگہ چہ کیری، کرایے ہم اوچتے شوے، ہفے سرہ بول خیزونو کینس زیاتے راغلو۔ گرانی راغله، قیمتونہ دیر زیات اوخنبتل۔ مونہ ہم پی اینڈ پی والا دے بجٹ نہ مخکنیے غوبنتی وو، یو پیالہ پیالہ چانے راباندے اوغبنکولہ او ہلتہ نہ راغلو۔ تپوس مو کوف چہ غہ لہ مو راغوبنتی وو؟ ہغوی ونیل چہ On going سکیمونہ چہ کوم دی، پہ ہفے باندے بہ کارکیری او نور ہیخ ہم نشہ دے چانے مو اوغبنکلہ، نور مونہ د ہغوی پہ خیرہ باندے ہیخ پوہہ نہ شو، نہ ہغوی زمونہ پہ خبرہ باندے پوہہ شول۔ یو پیالہ پیالہ چانے راباندے

سیکرٹری صاحب اوغبنگولہ او راغلو۔ بجٹ چہ دے، پہ کوم نظر ورتہ زہ کورمہ نو دا پہ ہر دور کس، چہ د چا حکومت وی، پہ ہر دور کس د بیور وکریسی او د حکومت خلق کبینی او خپلو ملگرو لہ او خپلو کسانو لہ سکیمونہ ہم پہ ہغے کس ورکری۔ اے دی پی ہم د ہغوی پہ خوبنہ باندے جو رہ کری او د نوکر شاہی او د حکومت پہ ملی بہگت سرہ ہمیشہ بجٹ جو ریزی لکہ غنگہ چہ دا بجٹ دے۔ خو زمونہ د ملک یوہ المیہ دہ، زمونہ ملک د جموری تاریخ، چہ زمونہ پہ ملک کس حکمرانہ طبقے، دا خیرہ ما پروسکال ہم کرے وہ سپیکر صاحب، او دا زہ اوس ہم کووم چہ پہ پاکستان کس حکمرانو طبقو ہمیشہ اولس تہ او عوامو تہ چرتہ ہم مرستیال نہ دی ونیلی او دا تاریخ گواہ دے زمونہ د ملک چہ زمونہ پہ ملک کس ہمیشہ د اقتدار پہ ایوانونو کس د اولس او د عوام خلاف سازشونہ شوی دی۔ د خپلے کرسی د مضبوطولو د پارہ، خپل اقتدار لہ د دوام ورکولو د پارہ ہمیشہ د اولس او د عوامو خلاف سازشونہ شوی دی او د دوی د محرومی ختمولو او دوی لہ د ترقی ورکولو طرف تہ ہیخ ہم توجہ نہ دہ ورکری شوی۔ سپیکر صاحب! بجٹ پروسکال پیش شو، زہ دا تپوس کووم دلته ستاسو پہ وساطت سرہ د حکومت نہ چہ کوم بجٹ پروسکال پیش شوی دے، آیا پہ ہغہ بجٹ کس چہ کوم سکیمونہ وو، پہ ہغے سکیمونو باندے کار شوی دے؟ وائی بجٹ شوی دے، بجٹ بہ خکہ کوی چہ پہ سکیمونو کار نہ دے شوی او کہ چرتہ شوی ہم دے جی، پیورہانی لیول کینال یو منصوبہ دہ پہ صوابی کس جی، مونہہ خو خلقو تہ دا ونیلی وو او مونہہ د ہغے د پارہ دیرزیات کوششونہ ہم کری دی، ہغہ خو یو سیاسی تاریخ دے دے ملک، ہغے کس لفت ایری کیشن سکیمونہ وو، دا شیر زمان خان ہم ناست دے، زمونہ د صوابی ضلعے، حاجی غفور خان جدون خو نشہ، چہ مونہہ ایری کیشن محکمے والا سرہ کبیناستو، مونہہ ترے تپوس اوکرو چہ دا لفت ایری کیشن سکیم د پیورہانی لیول کینال نہ تاسو اوباسی نو د صوابی ضلعے خلقو تہ ہیخ فائدہ دے نشہ۔ لفت ایری کیشن سکیمونہ نشہ، صرف نوکر شاہی د خپلو کمیشنونو د پارہ او د خپلو کسانو ہلتہ پہ لویو لویو تنخواگانو د

کھپاؤ لو د پارہ ہغہ منصوبہ شروع کرے دہ۔ زہ دا تاسو تہ تسلی سرہ وایم چہ پیسورہانی لیول کینال کین چہ کوم خلق متاثرہ شوی دی، د کومو خلقو زمکے پکینے راغلی دی دیرے قیمتی او پہ دیر ارزان نرخ نے ورکری دی، د ہغہ خانے خلقو تہ ملازمتونہ نہ دی ملاؤ شوی۔ پہ شپہ شپہ زرہ او پینخہ پینخہ زرہ روپی باندے پکین لیبر او ڈرائیور اوسکیو رتی گارڈز د نورو خایونو نہ راغلی دی د وزیرانو صاحبانو پہ Recommendation، د وزیر اعلیٰ صاحب پہ Recommendation او د نورو حکومتی ممبرانو صاحبانو پہ Recommendations او ہلتہ کین ہغہ خلق کارکوی او یو میجر صاحب نے پکینے راوستے دے جی، میجر افتخار نوم نے دے، چہ وائی زہ د راجہ نادر پرویز Batch-mate یمہ۔ ہغہ چہ راغلی دے او ہغہ چہ کوم عمل ہلتہ شروع کرے دے جی، چہ پہ کومہ طریقہ ہغہ بہرتیانے کوی، پہ کومہ طریقہ د صوابی ضلعے د خلقو حق ہغہ وہی، ہغہ خان لہ یو دیر لوئے او برد داستان دے۔ نو زما د خبرے مطلب دا وو چہ پہ ہزارہ کین کہ پہ دوہ دریو سکیمونو باندے کارشوے وی، شوے بہ وی، نور پہ بجت کین چہ کوم Reflection شوے وو، پہ ہغے باندے پہ ہیخ غیز کین ہم کارنہ دے شوے۔ مونہ سرہ، تولو ممبرانو سرہ وعدہ شوے وہ، پہ بجت کین Reflection شوے وو چہ ہر ممبر تہ بہ پنخوس، پنخوس لکھہ روپی ورکوف، زہ خو پخپلہ ممبر نہ ووم خو د پیپلز پارٹی پہ تیر حکومت کین ہر ممبر تہ، کہ ہغہ د اپوزیشن وو او کہ د حکومت وو، د تریژری بنچز وو، ہر سری تہ خیل ترقیاتی کارونو د پارہ، د خپلے حلقے د پارہ باقاعدہ فنڈز ملاؤ شوے وو۔ دلته جی عجیبہ چل شوے دے۔ دلته مونہ نہ نے ADPs او غوبنٹل لوکل گورنمنٹ د پچاس، پچاس لاکھ روپو، ورمو کرل۔ بیا راغلل، ونیل نے چہ د بیس، بیس لاکھ، ہغہ مو ورکرل۔ پہ Priority basis باندے سکیمونہ ورکری، ہغہ مو ورکرل خو د افسوس خبرہ دا دہ چہ حکومتی ممبرانو تہ شل، شل لکھہ روپی ملاؤ شوے او مونہ تہ ملاؤ نہ شوے۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ د بجت ضرورت غہ دے چہ بجت پیش کیری؟ پہ بجت کین چہ کومے وعدے اوشی، کومے خبرے اوشی، کوم Reflection اوشی، پہ ہغے باندے بیا عمل

نه کيڙي۔ دا خو پکار دا دی چه بس حکومت ته او وزیر اعلیٰ صاحب ته نه
 پر یردنی چه غه نه خوبه وی، په خپل طبیعت باندے هغه کوی۔ دا خو یوه
 Formality ده چه دلته راخی او دومره غت غت کتابونه چهاپ شی چه خرڼے
 نه شی اورے تر هاسپتال پورے۔ غت غت کتابونه، دومره سٹیشنری، دومره
 قصے لانجے، دا یوه Formality ده او د حکومت پرے هسے بلا پیسے خرچ
 شی۔ د دے سره ترقیاتی کارونه چه کوم کيڙي، هغه سره سره د دسترکت
 کونسل فنډونه وی، زه دلته ولاړ یمه، زه په دعویٰ سره دا وایم چه زمونږه
 درے نیم کروړه روپئ ترقیاتی فنډ وو د صوابی ضلعے، ما او زما ملگری
 شعيب خان چه مونږه اپوزیشن سره تعلق ساتو، لس لکھه روپئ نه پکښی هغه
 له ورکړے دی او ما ته نن یوسف ایوب خان او ونیل چه لس مے تا له هم
 درکړے دی او تقریباً یو نیم، یو نیم کروړ روپئ نه زمونږه دغه دواړو
 روڼوله ورکړے، مونږه پرے خوشحاله یو، هغه علاقه کښی او هغه ضلع
 کښی پرے کار کيڙي۔ مونږه دا خبره نه کوو خو خبره دا ده چه یو ممبر، په
 دے ایوان کښی مونږه ناست یو نو که مونږه په اپوزیشن کښی یو او که مونږه په
 حکومت کښی یو خو د دے ایوان حصه یو او د دے قائد ایوان، دا وزیر اعلیٰ
 صاحب چه دلته ناست دے، مونږه دوی سره په دے ایوان کښی ناست یو، کم از
 کم دا زیاتے زمونږه د حلقے خلقو سره مه کوئی او دا تصحیک کول د ممبرانو،
 دا صحیح خبره نه ده خکه چه د دسترکت کونسل فنډ چه وی، هغه د هرے
 حلقه د پاره وی سپیکر صاحب، د هرے حلقے خلق هغه ټیکس ورکوی،
 باقاعده پیسے ورکوی او د هغه پیسو په بنیاد باندے هلته کارونه کيڙي۔ نو
 هغه زمونږه د حلقو سره او زمونږه دواړه حلقے د اپوزیشن چه دی، یو پی
 ایف 24 ده او یو پی ایف 26 ده، دا د شعيب خان او زما حلقه ده۔ زمونږه دا
 روڼه دواړه ممبران صاحبان ناست دی، د دوی د حلقو یو په دوه زیاتہ آبادی
 په هغه حلقو کښی ده، د کومو حلقو نه چه مونږه راغلی یو، نو مونږه دا پیسے
 نه غواړو خکه چه مونږه په یو سیاسی سوچ او فکر باندے دے اسمبلی ته
 راغلی یو۔ مونږه نه نالو جوړولوله راغلی یو او نه سرکونو جوړولوله
 راغلی یو، مونږه د بابانے امن، فخر افغان، باچا خان بابا د پښتنو د خوشحالی، د

پہنتو د آبادی د ہغہ لونے ارمان پورہ کولو د پارہ راغلی یو۔ نہ پیسے غوارو او نہ فنڈونہ غوارو خو کم از کم دا غوارو چہ یو ممبر، یو منتخب نمائندہ چہ ہغہ د ہرے پاریتی سرہ تعلق لری خو چہ ہغہ لہ عوامو ووٹ ورکری وی، زما پہ کلی کین د اتہ لکھہ روپو کارکینی، ما لہ خپل کلی %98 ووٹ راکری دے خو زما پہ لاس ہلتہ پیسہ نہ لگی خو ما تہ خپلو خلقو دا ونیلی دی چہ تہ د دے ہیخ فکر مہ کوہ۔ زہ دا خبرہ د وزیر اعلیٰ صاحب پہ نوٹس کین راولم چہ زہ د دے ایوان ممبر یمہ او تہ قائد ایوان یے او تہ چہ کلہ قائد ایوان کیدے نو ما ہم Thumbing کریے وو، ما ہم تا لہ ووٹ درکریے وو، نو کم از کم چہ تہ یو منتخب ممبر سرہ دا سلوک کوہے نو کم از کم دے تہ اوگورے۔ دا منتخب ممبر چہ دے د دے ایوان، تہ ہم یو ایم پی اے یے او زہ ہم یو ایم پی اے یم۔ ما لہ ہم خلقو ووٹ راکری دے۔ نو د یو ممبر سرہ دومرہ زیاتے پہ یو جمہوری معاشرہ کین، پہ یو جمہوری حکومت کین د یو ممبر تضحیک کول، د قائد ایوان سرہ او د یو وزیر اعلیٰ سرہ بنہ نہ بنکاری۔ د صوابی ضلع پہ حقلہ زہ صرف دومرہ وایم چہ پہ صوابی ضلع کین دومرہ زیات بد حال دے، زمونرہ داسے ضلع دہ چہ زمونرہ ڊیر لږ جائیدادونہ دی۔ مونرہ د ڊیر قلیل جائیدادونو مالکان یو، پہ کنالونو او پہ مرلو زمونرہ جائیدادونہ دی۔ زمونرہ پہ ہغہ خائے کین ہیخ غہ ترقیاتی کارونہ نشتہ۔ زمونرہ یو دسترکت ہید کواریتر ہسپتال دے چہ ہغہ یو ڊیر لونے پراجیکٹ دے۔ د ہغہ دسترکت ہید کواریتر ہسپتال د پارہ پہ دے اے دی پی کین یو ملین روپی اینبودلے شوی دی۔ ما غومرہ خلہ پہ دے اسمبلی کین اوونیل جناب سپیکر، چہ د ہغہ دسترکت ہید کواریتر ہسپتال سیخان بجر راوتلی دی او د ہغے نہ خلق خبنتے پتوی او کہ سکال ہم پہ ہغے باندے کار شروع نہ شو، د انیس ملین نہ سواروپی پہ ہغے باندے لگیدلے دی نوہغہ رقم بہ ضائع شی او ہغہ ہسپتال بہ دغسے پاتے شی۔ د ہغے د پارہ پیسے نشتہ دے۔ زمونرہ د سرکونو چہ کوم حال دے سپیکر صاحب، د دے صوبے او د دے ملک پہ جمہوری تاریخ کین پہ ورومبنی خل مونرہ د صوابی ضلع دوہ ایم پی ایز د دے اسمبلی پہ دے گیت کین بھوک ہرتال اوکرو د صوابی جہانگیرہ رود د پارہ او چہ مونرہ ہرتال

اوکرو نو پہ بلہ ورخ چیف منسٹر صاحب صوابی تہ لارو او زمونرہ ہغہ رووونہ نے پہ کریش پروگرام کین زمونر د بھوک ہرتال نہ پس شامل کرل۔ کریش پروگرام خنکہ شے دے؟ زمونر نجم الدین خان نن نشتہ دے، ہغہ ورتہ "کرش پروگرام" وائی۔ د کریش پروگرام پہ نوم باندے چہ پہ صوابی کین پہ رووونو کین چہ کومہ بے ایمانی اوشولہ، د کریش پروگرام پہ نوم چہ کوم لوٹ مار اوشولو، پہ لکھونو روپی، ما د دے صوبے د سی اینڈ ڈبلیو سیکرٹری صاحب تہ ہم ٹیلیفون کرے دے او ما د آغا جی صاحب پہ نوپس کین ہم نا خبرہ راوستلے دہ چہ پہ صوابی ضلع کین چہ پہ کریش پروگرام کین چہ کوم رووونہ جو رشو، پہ ہغے کین 30% پیسے ہم نہ دی لگیدلے بلکہ 70% پیسے پہ کمیشنونو کین او پہ مراعاتو کین او پہ رشوتونو کین اوخورلے شوے۔ زہ اوس ہم تاسو تہ دا وایم چہ د دے ایوان او د دے ہاؤس یوہ کمیٹی د جو رہ شی، زہ نے بوخم چہ پہ کریش پروگرام کین کوم رووونہ جو رشوی دی چہ ہغہ اوگورو چہ پہ ہغے غومرہ پیسے لگیدلے دی او د ہغے د پارہ پیسے غومرہ منظورے شوے وے؟

سید علی شاہ (وزیر تعمیرات و مواصلات): جناب! جیسا انہوں نے کہا ہے، تو بالکل کمیٹی بنائیں، ہم اس پر انکو آڑی کرانے کیلئے بالکل تیار ہیں۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، دا تھیک خبرہ دہ، دیرہ مہربانی او دیرہ شکر یہ۔ زہ بہ دغہ کمیٹی سرہ خم چہ زہ ورتہ اوبتایم چہ پہ کومہ طریقہ باندے د کریش پروگرام پہ نوم باندے لوٹ مار شوے دے د رووونو پہ مسئلہ کین نو د دے مثال پہ تاریخ کین ہم نہ ملاؤ پیری۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرے خیال میں کمیٹی بنانے کیلئے ہمیں Rules suspend کرنے پڑتے ہیں۔ وزیر موصوف اور آپ دونوں اکٹھے چلے جائیں، آپ دونوں کی کمیٹی جو فیصلہ کرے گی، آپ اور وہ دونوں چلے جائیں۔ ٹھیک ہے جناب؛ وزیر تعمیرات و مواصلات، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، تھیک دہ جی، زہ بہ لار شم آغا جی صاحب سرہ۔ جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب! پھر اس کی رپورٹ ذرا ہاؤس کو بھی

بتائیں کہ واقعی 30% پیسے خرچ ہوئے ہیں اور 70% کھانے گئے ہیں یا نہیں؟ یہ بھی ہاؤس کو پتہ ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دونوں کی مشترکہ رپورٹ ہاؤس میں آئی چاہئے۔
وزیر تعمیرات و مواصلات: جناب! اگر یہ ثابت ہو گیا تو ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے اور اگر ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے، تو پھر آپ ایکشن لیں گے۔
جناب قائم مقام سپیکر: اگر ثابت ہو گیا تو پھر آپ کے خلاف بھی ایکشن لیں گے۔ (قہقہے)

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، سپیکر صاحب! زہ دا دیرے خبرے اوہس نہ کوم، زہ دیر پہ ایمانداری، دیانداری او دیر پہ ذمہ داری سرہ پہ دے ہاؤس کینی دا بیان ورکوم چہ واقعی د ترقی پہ نوم باندے لوٹ مار شوے دے د سرکونو پہ مسئلہ کینی او دا بہ زہ ثابتوم۔ داد تعلیم۔۔۔۔۔

وزیر تعمیرات و مواصلات: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں ممبر صاحب سے کہنا چاہوں گا کہ اگر یہ چاہیں تو آج بھی ہم جاسکتے ہیں۔ (تالیاں)
جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: بالکل تھیک دہ، جناب۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر یہی جذبہ ہو تو بڑی اچھی بات ہے۔ اس پر اگر کوئی شعر کہنا چاہے تو کہے۔ (قہقہہ)

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! اپوزیشن کو ہر طرح سے گورنمنٹ Facilitate کرتی ہے۔ یہ ہمارے کریٹیشن پروگرام کے کام ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب گو کہ کافی بیمار ہیں، آج ہی میرا خیال ہے After Session سلیم خان صاحب اور ہمارے منسٹر صاحب اکٹھے چلے جائیں تو ساری پوزیشن Clear ہو جائے گی اور Monday کو پتہ چل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سلیم خان نے تو ویسے بھی جانا ہے، ان کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، سپیکر صاحب! خبرہ داسے دہ چہ ما دے آغا جی تہ غو غو خله ونیلی دی چہ صوابی تہ خو او دوئی بہ راتہ ونیل چہ زہ بہ راحم او تا بہ خبروم خو دہ زہ نہ یم خبر کرے۔
جناب قائم مقام سپیکر: بس نن فیصلہ او شولہ۔

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! آغا جی صاحب ویبیری نہ اوچہ وینیں شی

نو بیا اودہ کیری نہ۔ بس چہ یو خل نے ونیلی دی چہ نن خو، خبرہ ختمہ شوہ۔ (تھتے)

جناب قائم سپیگر، بلکہ اب تو کہتے ہیں کہ انہیں صوابی سے واپس بھی نہ بھیجیں۔ (تھتے)

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیگر صاحب! داسے کہ سردار صاحب دلته راخی او وزیران پہ رشتیاو زہ مومی او دا د سردار صاحب مہربانی دہ چہ فوری ایکشن ورکوی۔ کہ وزیر صاحب مخکین کولے خو کرے بہ نے وے۔ اوس ہم چہ کہ پہ دے باندے صحیح عملدرآمد اوشی نو دا جذبہ تھیک دہ۔ نو زمونر د طرف نہ بہ بالکل سلیم خان ورسرہ خی او گوری بہ، خو چہ ہفہ خبرہ کوی نو پہ ذمہ داری سرہ بہ کوی۔ ستاسو دا خبرہ تھیک دہ۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، داسے چل دے جناب سپیگر، چہ زہ بہ آغا جی صاحب سرہ زر ترزہ خم او زہ بہ ورثہ پہ ہر خانے کنس گواہان اودروم او سرک بہ ورثہ کنم او خلق بہ ورثہ اودروم چہ دا پہ غہ طریقے سرہ شوی دی۔ زہ بہ ورثہ بنایم جناب۔۔۔۔۔

جناب قائم سپیگر، محترم وزیر صاحب! اپنا بکس تیار کرنے گئے ہیں چونکہ انہوں نے رات بھی آپ کے پاس گزارنی ہے۔ (تھتے)

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، د تعلیم پہ حوالے سرہ زہ دا خبرہ کووم چہ مونر لہ نے پہ اے پی کنس غلور ہائر سیکنڈری سکولونہ راکری دی۔ پہ ہفے کنس زما د دوہ رونرو، د شیر زمان خان او د حاجی صاحب بام خیل او جلسی، د ہفے نومونہ نے Reflect کری دی پہ اے پی کنس۔ د بدقسمتی نہ زما او د شعیب خان، چہ مونرہ غو غو خلہ تلی یو، لکہ زہ خپل کلے درتہ یادوم۔۔۔۔۔

جناب غفور خان حدون (وزیر خوراک)، جناب سپیگر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ بار بار، دریم خل دے چہ دے نوم اخلی۔ زہ دہ تہ وایم چہ مونر لہ ہائر سیکنڈری سکول ہیچ چا نہ دے راکرے پہ ADP کنس۔ دا 'Reconstruction of High School Bamkhel' دے چہ د ہفہ بل کال پہ ADP, 1998-99 کنس راغلے دے۔ بل عرض دا کووم چہ دوی د دسترکت کونسل خبرہ اوکرہ نو 30

35 or لاکھ روپنی دہہ پہ کلی کنین پہ یو کازوے باندے خرچ کیری۔ آتہ لاکھ روپو دہہ پخپلہ او منلہ چہ زما پہ کلی کنین کار کیری۔ عرض دا دے چہ دا تاسو پخپلہ یوہ کمیٹی جو رہہ کریں چہ دا پیسے دہہ دسترکت کونسل دہہ پہ حلقہ نیابت کنین لگیدلی دی او کہ نہہ دی لگیدلی؟ زما عرض واورنی جناب، چہ بار بار نوم اخستل دیو ایم پی اے، دا غلط کار دے۔ پہ دے اے دی پی کنین دہہ روہونہ راغلی دی، یو کالا پل راغلی دے دہہ ADP 1999-20000 کنین او بل چہ دہہ سرکی نہہ دہہ بیس لاکھ روپنی پل راغلی دے، زما او دہہ شیر زمان پکنین ہدیو سکیم نہہ دے راغلی۔

جناب قائم مقام سپیکر، تاسو تہہ پکنین وزارت ملاؤ شو کتہ۔

وزیر خوراک، نہہ جی، خبرہ دا دہہ چہ بار بار نوم اخستل یو غلط کار دے۔

جناب قائم مقام سپیکر، حاجی صاحب! کنین پلینز، 'Let him finish the speech.'

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، سپیکر صاحب! ما دہہ محترم ممبر صاحب نوم دیر پہہ احترام اخستلے دے، زما مشر دے او زہہ چرے ہمہ دا تصور نہہ شم کولے چہ ستا نوم بہہ زہہ پہہ داسے طریقہ اخلم چہ تہہ بہہ پہہ ہغے باندے بد او کیری۔ تہہ زما مشر یے او ستا نوم ما ہمیشہ پہہ دیر احترام اخستلے دے او بیا بہہ نہہ دیر پہہ احترام اخلم خو خبرہ زہہ دا کوم چہ دہہ دسترکت کونسل فند چہ چرتہ لکی کتہ نو تہہ زما دہہ خلی نہہ داسے خبرے ویستل غوارے چہ ہغہ زہہ دلته نہہ کوم، ضروری نہہ نہہ گنیم چہ ہغہ خبرے دلته او کرم۔ زہہ دا خبرہ دلته کوم چہ ہغہ ما دہہ وزیر اعلیٰ صاحب پہہ نوپس کنین خبرہ راوستلے دہہ خوزہ دہہ تعلیم پہہ حوالہ سرہ دا خبرہ کوم چہ پہہ صوابی ضلع کنین سیکنڈری سکولونہ، پہہ شاہ منصور کنین، پہہ ہاکنی کنین جناب، داسے سکولونہ، چہ خدانے شتہ دے چہ راغورزیری، سی اینڈ ڈبلیو دہہ ہغے Estimates جو رکری دی او Dangerous نے Declare کری دی۔ ما ہغہ وفد راوستلے دے او دہہ منسٹر صاحب سرہ مے ملاؤ کرے دے۔ سکولونہ راغورزیری، زمونہ دہہ سکولونو دہہ Reconstruction دہہ پارہ ہیخ پروگرام نشتہ، ہیخ غہہ خبرہ پہہ ہغے کنین نہہ دہہ شوے۔ پہہ شاہ منصور

کسب ۾ هلاڪا ونو باندے سکول راغور زیدلے دے، د مرگ نه پکڻڻ بیچ شوی دی۔
 (مدانیت) یو دوه منته به راله راکرنی جی آخری۔ زه صرف دا خبره کوم
 جناب سپیکر صاحب، چه په بجهت چه کله مونږه خبره کوفو نو زمونږه وزیر
 اعلیٰ صاحب په یوه بله خبره باندے ډیر زیات بد گنږی۔ وائی چه د پنجاب
 سره به زمونږه د دے صوبے موازنه نه کوی خکه چه د پنجاب خپل وسائل دی
 او زمونږه خپل وسائل دی۔ مونږه دا تپوس کوفو چه د پنجاب وسائل خو
 ورڙه، پومبه او غنم دی۔ زمونږه وسائل زمونږه بجلي، زمونږه د بجلي خالصه
 منافع ده۔ دریم بجهت پیش شو او مونږ له چا د بجلي یوه آنه رانکره۔ مونږ دا
 خبره کوفو چه زمونږه تمباکو دی۔ په ټولو صوبو کسب زرعی فصلونه د
 زراعت د محکمے سره دی، زمونږه تمباکو دی، 70% په هغه یوه ایکسانز
 دیوتی ده 10% پرے انکم ټیکس دے۔ زه تاسو ته دا په ذمه داری سره وایم چه
 مونږ دا معلومات هم کړی دی چه صرف صوابی ضلع د اووه او اته اربو روپو
 په مینځ کسب ایکسانز دیوتی سینتر ته ورکوی۔ چارسده، مردان او هزاره چه
 چرته تمباکو کیری، هغه پریردی۔ چه زمونږه په وسائلو پنجاب قابض دے نو
 مونږ به د پنجاب نوم خواه مخواه اخلو۔ پنجاب د پښتنو په وسائلو قابض دے
 او پنجاب له او لاهور له ترقی ورکړے کیری، مونږ له ولے نه راکړے کیری؟
 زمونږه بجلي ده، خدانے پاک مونږ له د غرونو او د سیندونو وطن راکړے دے
 چه د هغه نه رڼه کانے پیدا کیری، بجلي ترے نه پیدا کیری، په هغه باندے
 ټول پاکستان منور دے، د ټول پنجاب کارخانه په هغه باندے چلیږی۔ زه د
 پنجاب سره موازنه د پختونخوا خکه کوم چه پنجاب د پختونخوا په وسائلو
 باندے قابض دے او مونږه، د دے ملک تاریخ گواه دے چه مونږ په دے ملک
 کسب همیشه، نن هم په دے ملک کسب د وفاق خلاف چه کوم سازشونه روان
 دی، د هغه خلاف جهگړه عوامی نیشنل پارټی کوی، پښتانه نے کوی۔ نن زه
 تاسو ته دیوے اطلاع مطابق دا وایم چه په لائن آف کنترول په کارگل سیکتر
 باندے ایف سی، فرنٹیئر کنسټبلری تله ده او په فرنټ لائن کسب پښتانه پراته
 دی۔ مونږ دا وایو چه پښتانه، په لائن آف کنترول او په کارگل باندے نن هم د
 فرنٹیئر کنسټبلری 15 ونکز تلی دی او په یو ونک کسب 850 کسان وی۔ د

پاکستان جنگونہ ہم مونڑہ کوفہ چہ د جنگ وخت راشی نو جنگ مونڑہ کوفہ او زمونڑہ پہ دے ملک کسب دا حال دے چہ زمونڑہ پہ وسائلو باندے پنجاب قابض دے۔ مونڑہ وایو چہ د پنجاب نہ د زمونڑہ وسائل واخستلے شی۔ زہ پہ آخر کسب دا خپلے خبرے پہ دے شعر باندے ختموم۔ دا شعر زہ خپل قائد ایوان او وزیر اعلیٰ صاحب تہ وایم پہ پینتو کسب دے خو فتح محمد خان تہ خواست کوم چہ ہفہ نے ورتہ ترجمہ اوکری۔ دا خپل بخت تقریر جناب، پہ دے دوہ شعرونو ختموم۔

پہ گلونو کسب نے ہیر ووم پہ آزغو کسب ورتہ یادشوم
د دعا نصیب مے نہ وو پہ خیر و کسب ورتہ یادشوم
زہ خو ہفہ گناہ گار یم زہ خو ہفہ پینتون یم
جورے بیاپہ وطن جنگ دے پہ مورچو کسب ورتہ یادشوم
دیرہ دیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سیکر، یوسف ایوب صاحب! آج آپ کوئی شعر فرمائیں گے۔ یوسف ایوب صاحب کوئی شعر کہنا چاہتے ہیں، آپ انگریزی میں کہیں۔

وزیر بلديات: سیکر صاحب! مجھے کوئی شعر و شاعری آتی ہی نہیں۔ I am on a point of

order. With your permission, Sir, just to keep the record straight

سلیم خان صاحب نے بڑی اچھی اور Emotional قسم کی Speech کی ہے، میں گورنمنٹ کی طرف سے صرف یہ کہوں گا کہ صوابی کا پچھلے پچاس سال کا سلیم خان صاحب ریکارڈ نکالیں، کمیٹی آپ بنائیں سیکر صاحب، اور میں Request کروں گا کہ اس کمیٹی کے چیئرمین بھی آپ ہی ہوں، ممبرز اپوزیشن کی طرف سے بھی رکھیں اور ہماری ٹریڈری پنچر کی طرف سے رکھیں۔ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت سوا دو سال سے آئی ہے، ریکارڈ دیکھیں It is a record کہ پورا صوبہ ایک طرف اور ہر ڈسٹرکٹ کو Compare کریں، اگر صوابی کو کسی مد میں بھی Funding کم ہوئی ہو تو We are responsible چاہے وہ ہائی ویز ہیں، چاہے وہ موٹر وے کی Funding ہے، چاہے ایریگیشن سیکٹر ہے، ایجوکیشن ہے، Or any sector you take it. سلیم خان صاحب نے اس قسم کی چیز Portrait کی ہے جیسے بالکل کسی قسم کی Funding ہی نہیں ہوئی ہے۔ لوکل گورنمنٹ کی آپ دیکھیں۔

----- This is a challenge. -----

جناب فرید خان طوفان، سیکر صاحب! منسٹر صاحب نے ایک مثبت بات کی ہے اور اس وقت اگر آپ اس مسئلے پر تقریر کریں گے تو -----
وزیرِ بلدیات، میں تقریر نہیں کر رہا ہوں۔
جناب فرید خان طوفان، نہیں، آپ کی تجویز ٹھیک ہے۔ آپ ہر ضلع میں یہی کرنا چاہتے ہیں؟

وزیرِ بلدیات، میں صوابی کے حوالے سے بات کر رہا ہوں جب سلیم خان صاحب نے کمیٹی کی بات کی ہے۔ تو چاہے خزان صوابی روڈ ہو یا جہانگیرہ صوابی روڈ ہو یا موٹر وے ہو یا بیور ہائی لول کینال ہو، لوکل گورنمنٹ کی آپ سکیمنز لیں، ایجوکیشن کی آپ سکیمنز لیں تو آپ کو ریکارڈ کا پتہ چل جائے گا اور یا پھر وہ ریکارڈ اسمبلی میں لے آئیں۔

Mr. Acting Speaker: Order, order, please.

جناب فرید خان طوفان، جناب! ایک ممبر تقریر کر لیں کیونکہ اپوزیشن سے تقریباً بیس پچیس آدمیوں نے تقریر کی ہے اور ہر تقریر کے بعد اگر یہ وضاحت کریں گے تو ایسے پتہ نہیں پتا۔ اگر چیف منسٹر صاحب نے وضاحت نہیں کرنی تو پھر تو ٹھیک ہے، پھر اس کو الگ رکھیں۔ یہ ایک صوابی کی بات نہیں ہے کہ ایک صوابی کے ریکارڈ کو لائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں نے کہا ہے کہ آج اگر علی افضل جدون صاحب وزیر قانون ہوتے تو میں ان سے رہنمائی لیتا کہ Budget statement کا جواب آپ نے مشترکہ دینا ہے۔ اگر ایک ایک پوائنٹ پر آپ جواب دیں گے تو پھر میسج آپ کیلئے مشکل ہو جائے گا۔ اب میں جناب میاں افتخار حسین صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر کی ابتداء ایک شعر سے کریں۔ (تالیں)

میاں افتخار حسین، دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب! دہنتو یو شعر دے، تاسو بار بار وائی چہ یو شعر او وایہ۔ او رحمان بابا و نیلے دے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یرہ دھند کو شعر او وایہ۔

میاں افتخار حسین، وائی چہ -----

جناب قائم مقام سپیکر، رحمان بابا زما و ووتر دے۔

میاں افتخار حسین، بالکل جناب وائی چہ

عقل مه غوار بی بخت او غوار بی د خدایہ

اے رحمانہ عقلمند د بختور و نوکران دی

زہ دیرہ بخبنہ غوارم، سپیکر صاحب۔ زہ بہ ابتداء داسے اوکرم، خبرے پرے دیرے زیاتے شوی دی خو بنیادی خبرہ چہ دہ، زما تقریباً پخپلہ بحیثیت دایم پی اے دا دریم خل خو دلته شو چہ بجت پیش گیری او یو دہہ خله زما پہ 1990 کین دایم پی اے توب پہ دور کین بجت پیش شوے دے۔ تاسو پہ خدانے یقین اوکری چہ مونر پہ ستودنت لائف کین بہ دا سوچ کو فو چہ مونر بہ اسمبلی تہ خونو دے دے ملک او دے قوم تقدیر بہ بدلوف۔ دا زمونر یو جذباتی Attachment وو، یو انقلابی سوچ وو چہ مونر ونیل چہ مونر بہ اسمبلی تہ راخو او تبدیلی بہ راولو۔ خو تاسو پہ خدانے یقین اوکری چہ ہر کال نہ بل کال بد تروی او چہ کوم کال بل کال پسے راخی نو سرے پخپلہ ہغہ روایتی انداز تہ خی او انقلابی سوچ نے بدلیری۔ دیر د افسوس خبرہ دہ چہ د عوامو پہ دے ایوان کین چہ کوم نمائندگان ناست دی، پکار دا دہ چہ مونر یو داسے سوچ راورو چہ پہ حقیقت کین خلق یو تبدیلی محسوس کری۔ خو سوانے د کاغذونو، د لیکلو نہ او د اپوزیشن د مخالفت او د حکومت پہ صفت، دا یو رو تین دے چہ روان دے او دا پنخم، شپم کال دے چہ زہ نے پخپلہ پہ دے غورونو آورم نو سرنی تہ داسے بنکاری چہ دا صرف خانہ پوری دہ او یو طریقہ کار دے چہ پہ ہغے باندے عمل روان دے، رو تین دے، ایہاک ازم دے۔ زہ سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت خپل جذبات پہ داسے طریقہ ورائدے کووم چہ پہ کوم وطن کین بجت پیش گیری، د ہغے وطن فلسفہ اول سرے بنہ اوگوری چہ د دے اقتصادی فلسفہ غہ دہ؟ بجت د اقتصادی پروگرامونو نچور دے۔ آیا زمونر پہ دے وطن کین فلسفہ شتہ؟ رائج فلسفے دی۔ یوہ فلسفہ چہ پہ ہغے زمونر او ستاسو د تولو ایمان دے، ہغہ اسلامی فلسفہ دہ او ہغہ پہ دے خانے کین شتہ دے۔ یو سوشلسٹ فلسفہ دہ چہ سوشلسٹ اکانومی ورتہ واتی۔ بل چہ کوم دے، سرمایہ دارانہ نظام دے۔ پہ ہغہ بنیاد باندے آیا زمونر پہ دے وطن کین یو سسٹم شتہ؟ کوم سسٹم دے؟ سوشلسٹ سسٹم دے، سرمایہ دارانہ نظام سسٹم دے او کہ پہ دے خانے کین زمونر، آخر زہ خو پہ دے خبرہ نہ پوہیرم چہ گنی داسے یوہ فلسفہ زمونر پہ دے وطن کین

موجودہ او د ہفے فلسفے عکاسی زمونہ دا بجت کوی؟ ہاں یوہ خبرہ دہ
 چہ ایڈہاک ازم دے او د ایڈہاک ازم پہ بنیاد باندے دلته زمونہ د بجت جو رینت
 کیری او د ہفے جو رینت پہ بنیاد غنگہ چہ زمونہ نورے مسئلے روانے
 دی، داسے زمونہ د بجت طریقہ ہم دہ۔ زہہ روپی کین دا خبرہ کول
 غوارم چہ زمونہ د بجت بنیاد پہ غلطو اندازو او پہ مفروضو باندے دے۔
 غلطے اندازے او مفروضے غنگہ دی جناب سپیکر صاحب؟ زمونہ وزیر
 اعلیٰ صاحب چہ پخپلہ فنانس منسٹر ہم دے، پہ خپل Speech کین دا خبرہ
 اومتلہ چہ د تیر خل زمونہ کومہ د بجلتی پہ مد کین منافع وہ، ہفہ مونہ تہ
 کمہ ملاؤ شوہ۔ غلور نیم اربہ روپی مونہ تہ کمہ ملاؤ شوہ۔ سوال دا پیدا
 کیری چہ غلور نیم اربہ روپی ما تہ کمہ ملاؤ شوہ، پہ بجت کین د دے
 پراجیکشن ما ولے کرے دے؟ او کہ تیر خل ما تہ کمہ ملاؤ شوہ نو دے خل
 لہ پخپلہ وانی چہ متوقع شپہ اربہ روپی بہ ما تہ ملاؤیری، خو ما د لسو اربو
 جو کرے دے۔ نو چہ ما تہ پتہ دہ چہ شپہ اربہ روپی بہ ملاؤیری نو زہ د
 شپہ اربو روپی ولے نہ جو روم، زہ حقیقت پسندانہ بجت ولے نہ جو روم؟
 چہ زہ پخپلہ تسلیم وومہ چہ ما تہ بہ غلور اربہ نہ ملاؤیری خو ما پہ کاغذ
 کین لیکلی دی، ما د ہفے Against منصوبے ورکے دی۔ دوی وانی چہ دا
 فاضل بجت دے خوزہ وایم چہ دا د خسارے بجت دے او د خسارے داسے دے
 جناب سپیکر صاحب، پنخہ نیم اربہ روپی بہ مونہ تہ د بجلتی پہ مد کین
 کمہ ملاؤیری او د Divisible pool نہ چہ دوی خپل اعداد و شمار
 بنودلے دے، د ہفے اعداد و شمار مطابق بہ اووہ اربہ روپی مونہ تہ نورے
 کمہ ملاؤیری چہ تیر خل مونہ تہ غلور اربہ کمہ ملاؤ شوی دی او دغہ
 رنگ زمونہ چہ توتیل راجع کرے، بیا زمونہ پہ Non-Developmental
 Establishment باندے چہ کومہ خرچہ راخی، ہفہ پرے اووہ اربہ، پنیٹالیس
 کرور او خہ د پاسہ داسے لکھونہ دی، نو چہ دا توتل مونہ حساب اوکرو نو پہ
 دے کین جناب سپیکر صاحب، پنخویشٹ اربہ روپی خو بیخی د حساب
 کتاب نہ بہر دی چہ د کومو مونہ پہ خپل بجت کین دا Allocation کرے دے
 او د ہفے Against مونہ سکیمونہ ورکری دی۔ نو چہ کوم بجت د پنیٹیس

ارب روپو وی او په پنیس ارب کین پنیخ ویشت اربه روپنی وجود نه لری
 نوزه نه پوهیرم چه دا زمونږه د خسارے بخت نه دے، غنګه فاضل بخت دے؟
 کیدے شی زه د اکنامکس ستودنت نه یم پاتے شوے، زه د اعداد و شمار په
 حساب کتاب نه پوهیرم خو بهرحال زه دومره په دے خبره پوهه یم، چه دا
 غومره مونږ ستهی کرے دے، د هغه په حساب زه دا خبره کوم چه زمونږه
 بخت د خسارے بخت دے۔ او جناب سپیکر صاحب، چه دلته منظور باچه
 صاحب کومے خبرے اوکرے، رشتیا خبره چه زما د Speech یوه طریقه وه
 خو هغوی چه کومے درد ناکے خبرے اوکرے، زما زیره ته هم هغه خبرے
 کوزیری، مونږه هم دا خبره کوؤ۔ دلته د فلسفے خبرے اوشوے، مونږه د
 هغه فلسفے پیروکاران یو چه په دے وطن کین باچا خان د امن علمبردار، د
 عدم تشدد علمبردار، دلته یوه خبره اوشوله، قردارباد هم پیش شولو د جنگ
 په حواله، چه په کوم ملک کین د جنگ حالات وی، چه امن نه وی نو
 اقتصادی حالات به پخپله خراب شی نو دلته بار بار ذکر اوشو، مونږ دے
 مسئلے ته په دے نظر باندے گورو چه دا د مذاکراتو په ذریعه باندے حل کیږی
 او مونږه غو غوخل دا خبره کرے ده چه شمله سمجوته زمونږ په ملک کین
 پرته ده، پکار دا ده چه زمونږ حکمرانان د عقل نه کار واخلی او دا د کشمیر
 مسئله د شمله سمجوتے په رنځ کین زر تر زره حل کری۔ د آنا مسئله دهرے
 خبرے نه جوړول نه دی پکار او زه د دے هافس په علم کین دا خبره ستاسو په
 وساطت راوستل غواړم چه زمونږ د پینتنو مشر، فخر افغان، باچا خان په اول
 کین دا خبره کرے وه که چرته تاسو دا د کشمیر مسئله حل کول غواړئ، زه
 درله دا مسئله حل کوم۔ تاریخ گواه دے او دوی د پخپله هغه د تاریخ پانږے
 راواړئ، خو صرف په دے وجه باندے دا خبره Reject شوه چه کریډت دوی
 ته لار نه شی۔ دلته د قوم غم دے، دلته د قوم د مستقبل غم دے، دلته د وطن
 خاورے د ډیفنس غم دے او دلته خلق کریډت اوږی دی چه ما ته کریډت نه
 ملاوږی، هغه ته کریډت ملاوږی۔ دا خو زمونږه مشترکه زمکه او وطن
 دے او د دے زمکے د وطن حفاظت زمونږه د ټولو فرض دے او هر سرے چه
 په دے کین کردار ادا کوی، پکار دی چه هغه ته په خوږ نظر او په ښه نظر د

اوکتے شی۔ زہ جناب سپیکر صاحب، خپل تقریر بہ پہ دے طریقہ باندے
مختصر کریم خکہ چہ ستاسو د پلنی ہم وخت را نزدے دے خو زہ بہ پہ دے
بنياد دا خبرہ اوکریم چہ دلته دا بتول هر خہ او شو، د ضلع ٲيکس پہ حوالہ
باندے بتولو د خپلے خپلے ضلع خبرہ اوکرہ، نوبنار ضلع پہ دے بتولہ صوبہ
کنن، چہ د بتولے صوبے گيت وے دہ او بيا پہ بتولو ضلعو کنن خوش قسمت
ترين ضلع ورته زہ وایم چہ ددے د خپل ضلع دا دسترکت آمدن تقریباً تقریباً
دھرے ضلع نہ زیات دے یا دھے برابر دے۔ نن ضلع ٲيکس ختم شو، تقریباً
دولس کروڑ روپی زمونړہ د نوبنار آمدن دے، اوس هغه آمدن نوبنار پخپله
پیدا کولو نو آیا دا نوبنار پکار نہ دہ چہ د بتولے صوبے مثالی ضلع وے او هغه
ضلع چہ هغه ستاسو گيت وے دہ، نوبنار له خدانے خپله یو قدرتی خانست
ورکړے دے، نن خلق یو خانے ته په سوونو میلونو مزل کوی، داسے ضلع
چہ هغه کنن د خپل قدرتی سیند ہم پہ داسے طرف باندے بهیږی، فضاء نے بڼه
دہ۔ زمونړہ د ضلع آمدن زیات دے، علاقہ نے کمہ دہ او آبادی نے زیاتہ دہ او پہ
هغه ضلع کنن زیات تر بڼے بڼے علاقے د فوجیانو زیر نگرانی دی او هغوی نے
استعمالوی، لکه رسالپور، چرات او تقریباً تقریباً زمونړہ د نوبنار زیاتہ حصہ د
فوج پہ استعمال کنن دہ نو چہ د فوج دا استعمال ترے نہ او باسی نو زمونړہ ضلع
دیرہ ورہ پاتے شی نو کہ چرتہ زمونړہ د ضلعے دا خپلے پیسے پہ حقیقت
معنو کنن زمونړہ پہ ضلع باندے لگیدے نو نن بہ دا ضلع د بتولے صوبے مثالی
ضلع وہ خو کاش او افسوس دے چہ نن، د ضلع د ٲيکس د ختمیدو پہ حوالہ
باندے ما دلته تحریک التواء ہم پیش کړے وو او د هغه پہ جواب کنن ما ته
یوسف ایوب صاحب دا خبرہ کړے وہ چہ زمونړہ داسے غه ارادہ نشته خو د
مرکز چہ کوم تجویز دے کہ دا راغلو نو مونړہ بہ پرے عمل کوو۔ زہ دیر پہ
افسوس سرہ، ما ورته هغه وخت ہم دا خبرہ اوکرہ چہ د بلوچستان صوبے
فنانس منسٹر نیغ پہ نیغہ دا خبرہ اوکرہ چہ مونړہ د ضلع ٲيکس متعلق د
مرکز دا فیصلہ نہ منو۔ ولے نے نہ منو جناب سپیکر صاحب؟ خکہ نے نہ منو
چہ ما ته مرکز خپلے پیسے نہ دی را کړے او زما پہ ضلعو کنن مداخلت کوی،
زما نہ پیسے اوری، ولے؟ زہ د خپلے صوبے واکمنو ته، چہ کوم د دے

خانے مشران دی، هغوی ته پکار دی چه هغه رنگ د بلوچستان د فنانس منسټر غونډے د جرأت مظاهره اوکړی او نیغ په نیغه، دا څنگه خبره ده چه مرکز فیصله نه وی کړے او زما صوبه ورته یکدم وائی چه ته تهیک وایے۔ سنده وائی تهیک نه دے، بلوچستان وائی تهیک نه دے، نن پنجاب پکښ مذذب دے او زما صوبه مخے سره لاس اوچتوی۔ زمونږه د صوبے د مشرانو د ازمه واری د بتولو نه اول ده، پکار دا ده، د ضلع تیکس د ختمیدو جناب سپیکر صاحب، وضاحت په دے کوم، یقیناً چه تهیکیداری سسټم دے، په هغه کښ غونډه گردی به هم وی، بقول دوی په هغه کښ به بدمعاشی هم وه خو سوال دا پیدا کیږی چه دا تهیک کول غواړی او که ختمول غواړی؟ سحر له به عوام راپاڅی چه مونږه د پولیس نه تنک یو نو تاسو به پولیس تهیک کوئی او که ختموئی به ئے؟ دا خو ما نوے فارموله اولیده۔ جناب سپیکر صاحب! دا نیغ په نیغه په صوبائی خود مختاری کښ مداخلت دے۔ دا د ون یونټ شکل دے۔ هغه ون یونټ چه هغه زمونږه د مشرانو په قربانو باندے ختم شوے وو، نن بیا په بل شکل کښ دے او د دے ټوله ازمه واری د اپوزیشن په حیثیت دوی ته په گوته کوف۔ نن دوی په غفلت کښ دی، نن دوی د قنار په نشه کښ دی۔ نن چه مرکز مونږ سره کومه لوبه کول غواړی، دا داسے ده چه مونږ له افيون راکوی، مونږه ئے نشه کړی یو، مونږ پرے پوهیږو نه او یو یو قدم چه هغه اوچتوی، هغه د صوبائی خود مختاری د خاتمے د پاره اوچتوی۔ د مرکز زور او ظلم سوا کیږی او د هغوی په مونږ باندے گرفت زیاتیری۔ جناب سپیکر صاحب! مرکز به ورته نه وایم، مرکز به ورته څکه نه وایم چه د هغوی دا ټوله فیصلے د پنجاب د خواهش مطابق کیږی او دا څکه کیږی چه وزیر اعظم د هغه خانے د وزیر اعلیٰ رور دے۔ هغوی په خپلو کښ یو منصوبه تیاره کړی او په هغه باندے عمل اوکړی۔ زه وایم چه دا نیغ په نیغه صوبائی خود مختاری کښ مداخلت دے زمونږه دا ضلع تیکس ختمیدل۔ دا د ریفارم کړی، د تهیکیدارانو ظلم د ختم کړی، د چونگیانو دا کردار د بدل کړی خو دا فنډز چه کوم په ضلعو کښ دی، دا د واپس کړے شی۔ دا ظالمانه فیصله د واپس کړے شی او په دے چه دا زمونږ نه کومے پیسے د دے خانے نه ځی، زه یو

خل بیا جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت دوی ته دا خبره کوم چه دا د مرکز مداخلت په صوبو کښ ورځ تر ورځه سوا کیری۔ دلته د دوی د لاس د مضبوطولو د پاره بی بی یوه خبره اوکړه چه که دوی په ایمانداری باندے د مرکز سره د خپلے صوبے د حق د پاره جهگړه کوی، مونږه ورسره ملگری یو۔ چه زمونږه مشرے اوونیل نو مونږه د هغه په نقش قدم باندے هم هغه رنگ خبره کوفو خو یقیناً چه زه د موجوده حکومت د دے کردار غندنه کوم او دا موجوده حکومت چه کوم کردار ادا کوی او د مرکز هرے خبرے ته تھیک وائی، دا پیره غلطه خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب! زه به نور تفصیل په دے کښ نه وایم خو زه به د خپلے حلقے د پاره یو منت او غواړم چه د خپلے حلقے راباندے بیر حق دے۔ دلته د تعمیر وطن پروگرام خبره اوشوه، نه ما ته مخکښ چرته پیسه ملاو شوے ده، نه اوس د ملاویدو څه خبره شته دے اولادے خل له چه دوی کوم د تعمیر وطن پروگرام په دے بخت کښ ذکر کړے دے، تاسو چرته دے فقرو ته کتلی دی؟ پیرے خوش کن فقرے دی۔ دوی ونیلی دی چه د تیر کال ترقیاتی کارونه د جاری ساتلو د پاره دا چارسو ملین به مونږ خړچ کوفو، نو چه زما په حلقه کښ هډو کار شوے نه دے نو دے کومو On going schemes ته پیسه ورکوی؟ مطلب دا دے چه تیر خل ظلم اوشو، دے خل له د هغه نه هم زیات ظلم کیری۔ چه کومو حلقو کښ کار شوے دے، هغوی له به نورے پیسه ورکوف۔ دا د رنجیت سنگھ فیصلے دی، منظور او نامنظور والا خبرے دی۔ نو زه جناب سپیکر صاحب، دا خبره کووم چه زما د حلقے سره د ټولو نه زیات ظلم کیری خو زه فریاد نه کوم۔ زما داسے حلقه ده چه نیم غر دے او نیم د غر نه لاندے دے۔ غر کښ د څښکلو اوبه نشته او لاندے د سیند په غاړه د اوبه خور اوبه نشته۔ چه سیند راوخیژی اوبه هم یوسی۔ زما چه د سیلاب د ورځو خبره راشی نو نه مونږ ته د سیلاب زدگانو په حساب کښ پیسه ملاویری، نه زمونږه د اوبه خور د پاره پیسه شته او نه زما په علاقه کښ د اوبو د څښکلو د پاره پیسه شته۔ تاسو دلته د کمیټر خبره اوکړه۔ نن وزیرانو صاحبانو دیر د فراخدلی نه کار واخستو، هغوی دومره Quick action واخستو، وائی زر زر کمیټی جوړوو۔ زه

وایمہ چہ پکار دا دی چہ دوی دا کمیٹی جو روی، د ایجوکیشن پہ مد کسب دِ جو رہ کری، را دِ شی، د نہرو نو پہ مد کسب دِ جو رہ کری۔ مونرہ ورتہ دا خبرہ کوف، زہ پہ دے دا خبرہ ختمومہ جناب سپیکر صاحب، چہ زما پہ حلقہ کسب تھیک دہ، ظلم د کیری، مونر د ظلم بلد یو، مونر د باچا خان سپاہیان یو، پہ خپلہ نظریہ او پہ خپل فکر سیاست کوف۔ مونر د پیسو پہ بنیاد سیاست نہ کوف۔ مونرہ دلته خواست نہ کوف خود حکومت پہ ریکارڈ دا خبرہ دوی تہ راوستل غوارو چہ دومرہ ظلم مہ کوئی چہ صبا نے بیا تاسو برداشت کولے نہ شی او دا زہ د یو نیم، دوو کالونہ مسلسل لگیا ییم۔ بی بی ہم راتہ ہفہ بلہ ورخ وئیل چہ خوہر گوته چا تہ مہ بنایہ، ہم ہفہ گوته لہ بہ درلہ زور ورکوی خوزہ د خپلے حلقے ہفہ درد مخکس کوم چہ د تولو نہ زیات ظلم زما د حلقے سرہ کیری۔ دا غومرہ وزیران چہ دی، کہ یو ہم داسے او وائی چہ یرہ ما د دوی پہ حلقہ کسب انصاف کرے دے، زہ ورتہ پہ ریکارڈ دا خبرہ بنایم چہ انصاف نے نہ دے کرے او زہ د خپلے حلقے د حق د پارہ ہر رنگہ جنگ تہ تیار یمہ، چہ ہفہ ہر رنگہ خبرہ وی، زہ نے پہ دے میدان باندے کولو تہ تیار یم۔ جناب سپیکر صاحب! پہ دے بہ زہ تاسو نہ اجازت غوارم چہ ہفہ شعر بہ دوی تہ او وایم چہ۔

ظلم کا سینہ چیر کے دیکھو، جاگ رہا ہے نیا سویرا
ڈھلتا دن مجبور سی، پڑھتا سورج مجبور نہیں
رات کے راہی تھک مت جانا، صبح کی منزل دور نہیں
والسلام۔
(تالیاں)

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر صاحب! -----

جناب قائم مقام سپیکر، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، "روایت" پر کھڑا ہوں جناب۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر -----

جناب قائم مقام سپیکر، "روایت" پر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، وہ آپ کا کام ہے۔ جب سے آپ سپیکر بنے ہیں، آپ خود

ہی بتا دیتے ہیں کہ کون کس پر کھڑا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر، نہیں، "روایت" پر آپ کھڑے ہوں گے تو آپ کے وزن کی وجہ سے "روایت" دب جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، دب جانے دیں۔ جناب سپیکر! آج ہمارا صوابی جانے کا پروگرام تھا۔ ابھی میرے معزز رکن، جناب سلیم ایڈوکیٹ صاحب نے کہا ہے کہ اس وقت نہیں جا سکتے تو Monday کا دن رکھ لیں۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ میں نے تو آپ کے سامنے وعدہ کیا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ راضی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، ما خو ہغوی تہ نہ دی ونیلی چہ زہ نہ شم تلے۔ ما دانہ دی ونیلی، ما ورتہ دا اوونیل چہ دلته نہ خو، روتنی خورو او بیا خو نو ناوختہ دے، د پیر پہ ورخ بہ حاضری او کرو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، کیا جی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں بھی یہی کہہ رہا ہوں جناب۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، اگر آپ ابھی جانا چاہتے ہیں تو میں ابھی بھی تیار ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ہم تیار ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر، اتوار کے دن کیوں نہیں چلے جاتے؟ آپ کل چلے جائیں۔

Monday کو تو پھر آپ اسمبلی میں ہوں گے۔ آپ کل چلے جائیں۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! سلیم خان وانی چہ دودنی نہ خورو۔ دے کہ وانی چہ دودنی خورو خو تھیک، گنی ہغہ تیار دے ورسرہ خسی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائمقام سپیکر، بس، تو آج جانا چاہتے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، اگر آج جانا ہے، نہیں، تو Monday کو اگر یہ وہاں رہیں

تو یہاں سے میں چلا جاؤں گا اور ان کو ساتھ لے لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: دکھیں شاہ صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے تو اپنے گاؤں جانا ہی ہے۔ آپ نے بھی اپنا بکس تیار کر لیا ہے تو میرے خیال میں چلے ہی جائیں۔
وزیر مواصلات و تعمیرات، اچھا جی۔

جناب شیر زمان شیر: جناب سپیکر صاحب! عملہ بہ ہم اوس نہ وی نو کم سے کم چہ عملہ خو پہ موقع باندے وی کنہ، غوک خو وی۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): نہیں، میرے خیال میں یہ بڑی بات ہے۔ ویلے ہمارے علاقے کی روایات میں بھی نہیں ہے کہ سلیم خان مہانوں کو بغیر کھانے کے بھیج دیں تو وہ پھر خفا ہو گئے جی، میرے خیال میں لٹچ وہاں کریں تو اچھا ہو گا جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں، تو آج چلے جائیں، چلے جائیں۔ (تہتمہ)
وزیر اطلاعات، نہیں، آج تو مشکل ہوگا، پڑوں ہی چلے جائیں لیکن لٹچ وہاں کریں جی۔ سلیم خان کا دل نہ توڑیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ آپس میں جو بھی فیصلہ کریں، آپ کی مرضی ہے۔ آپ جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے، بس ہمیں آپ رپورٹ لا کر دیتے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہیں جی، فیصلہ جیسے ہمارے ایڈوکیٹ صاحب کرتے ہیں۔
جناب پیر محمد خان (وزیر مال): میں منصفی کروں گا سپیکر صاحب۔ یہ اتوار کے دن چلے جائیں اور کل اتوار ہے جناب سپیکر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہیں، نہیں جی، اتوار نہیں۔
وزیر مال، ویسے سلیم خان، میرا خیال ہے وہ معافی مانگیں گے اور آپ چھوڑ دیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہ جی، اتوار نہیں کیونکہ یہاں بڑے فکشن ہوتے ہیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: اب میں آخر میں جناب سید احمد خان صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ بحث میں حصہ لیں اور چترال کے حوالے سے کچھ باتیں کریں، شکر یہ۔

جناب سید احمد خان، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ میرا خیال ہے کہ پہلی دفعہ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی ہے۔ میں شروع میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ جب بھی چترال کے مسائل کے سلسلے میں بات ہوتی ہے تو آپ نے میری حمایت کی ہے اور میرے بارے میں سفارش کی ہے۔ محترم سپیکر صاحب! جہاں تک موجودہ مجوزہ بحث کا تعلق ہے، میں

گنجائش کے مطابق وہ حقائق بیان کرنے کی کوشش کروں گا جو اس بحث میں شامل ہیں۔ قابل احترام سیکرٹری صاحب! تقریباً دو سال یا سوا دو سال پہلے جس حالت میں ہمیں حکومت ملی تھی اور وہ الیکشن جس حالت میں ہوئے تھے، وہ ہم سب کو پتہ ہے۔ فروری 1997 میں الیکشن ہوئے جو ڈٹرم الیکشن تھے اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی۔ صدر لغاری نے اس وقت کی حکومت کو ختم کیا تھا اور ڈٹرم الیکشن کا اعلان کیا تھا اور جب اس حالت میں ہمیں الیکشن میں جانا پڑا تو لوگوں نے انتہائی فراڈنی کے ساتھ ہمیں ووٹ دیئے تھے اور اسلئے ووٹ دیئے تھے کہ وہ پیپلز پارٹی سے انتہائی مایوس ہو گئے تھے۔ جناب والا! ہمارا پہلا بجٹ جو جون 1997 میں پیش ہوا تو اس وقت آپ بھی اور اے این پی والے بھی گورنمنٹ میں شامل تھے۔ میرے خیال میں ہمارا صوبہ اس وقت کوئی چار ارب روپے سے زیادہ کا متروض تھا اور ہمارے پاس گنجائش ہی نہیں تھی کہ ہم اپنے ملازمین کو تنخواہ دے سکیں بلکہ اتنا زیادہ اوور ڈرافٹ ہو چکا تھا کہ وہ قرض ہم ادا کرنے کے قابل نہیں تھے لیکن جناب والا! آج دو سال کے بعد کم از کم ہم حقائق کو سامنے رکھ کر دیکھیں تو موجودہ حکومت نے ہماری جو پرانی سکیمیں ہیں مثلاً بیہور ہائی لیول کینال یا کوہاٹ نل یا چترال میں ریشون ہائیڈرو پاور سٹیشن یا ایسی بڑی سکیمیں جو کہ کئی سالوں سے صرف برائے نام بجٹ میں آ رہی تھیں، موجودہ حکومت نے کم از کم ان پر کام شروع کر دیا ہے اور آج ہمارے بجائی جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ سکیمز تو اے ڈی پی میں آ گئی ہیں، پیسے ان کیلئے دینے گئے ہیں لیکن پیسے کم ہیں۔ کم از کم موجودہ حکومت کو یہ جرأت تو ہوئی کہ انہیں اے ڈی پی میں رکھ کر ان پر کام شروع کر دیا۔ جناب والا! 1997ء کے بجٹ میں ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک خط یہاں پڑھا تھا جو اس وقت کے وزیر اعظم کا خط تھا جس نے اسی صوبے کے وزیر اعلیٰ کو لکھا تھا کہ آپ نے بہت زیادہ اوور ڈرافٹ لیا ہے لیکن خوش قسمتی کی بات ہے کہ آج ہمارے وزیر اعلیٰ نے کم از کم اپنی بساط کے مطابق اپنے محاصل سے اور اپنی گنجائش کے مطابق صوبہ سرحد میں ترقیاتی کام شروع کئے ہوئے ہیں تو ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے۔ جناب والا! میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن جہاں تک ترقیاتی کام جو اس بجٹ میں شامل ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عملدرآمد ہو گا۔ ہماری گورنمنٹ نے جن مشکل حالات میں حکومت سنبھالی تھی، جن مشکلات سے ہم دو چار تھے، ہماری معیشت خراب تھی تو آج کم از کم ہماری معیشت تو بہتر ہو رہی ہے۔ جناب والا! میں حقیقت بیان کر رہا ہوں لیکن ایک درخواست

میں ضرور کروں گا کہ ہمارے کچھ دوست یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے علاقوں میں ترقیاتی کام نہیں ہو رہے ہیں، میں اس پر زیادہ بات اسلئے نہیں کروں گا کہ ہماری اسمبلی کا ایک ایکٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر، آرڈر، پلیز۔ آئریبل ممبر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں اور آپ لوگ باتیں کر رہے ہیں۔ پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): سپیکر صاحب! خوش قسمتی سے یہ اپوزیشن کے ممبرز تھے * ++++++ یہ ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی Seats پر نہیں بیٹھے ہیں۔ (تہمت)

Mr. Acting Speaker: These words are expunged.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! میں ان کو یہ Clear کر دوں کہ خدا کے فضل سے دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی۔ ہماری پارٹی کا فیصلہ ہوگا تو جائیں گے۔ جب تک پارٹی کا فیصلہ نہیں ہے تو یہاں ہم اپنی خوشی سے بیٹھ رہے ہیں۔ ہمیں کوئی زور نہیں ہے۔ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: فی الحال آپ اپنی سیٹ پر تو آجائیں۔

جناب فرید خان طوقان: سپیکر صاحب! اگر اس طرح ہو گیا تو پھر ہم ادھر ہوں گے اور یہ ادھر ہوں گے۔ (تہمت)

جناب قائم مقام سپیکر: یوسف ایوب پھر بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ (تہمت)

جناب بشیر احمد بلور: ہم بھی اس دن ان کو Welcome کریں گے جب یہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چترال ہمارا بڑا پیمانہ علاقہ ہے اور چترال کے نمائندے کا حلقہ قومی اسمبلی کے حلقے کے برابر ہے۔ وہ بات کر رہے ہیں، ان کا تعلق ٹریڈری بنجر سے ہے، ان کی شکایات ہیں، ان کے گلے شکوے ہیں تو کم از کم آپ انہیں سنیں۔ پلیز۔

جناب سید احمد خان: آپ کی بڑی مہربانی۔ سر! میں اس سلسلے میں درخواست کرنا چاہتا تھا۔ میں بار بار آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں لیکن اپنے بھائیوں سے میں یہ درخواست کروں گا کہ مجھے تھوڑا سا سنیں کیونکہ چترال چودہ ہزار کلومیٹر

* ++++++ بحکم جناب سپیکر صاحب حذف کیا گیا

رقبے پر محیط ہے اور اس میں ایک ایم پی اے اور ایک ایم این اے ہے تو کم از کم مجھے تو سننا چاہئے کہ میں کیا بول رہا ہوں؟ جناب والا! میں آپ سب کا مشکور ہوں۔ آپ تو اپنی طرف سے میری ہمیشہ حمایت کرتے رہے ہیں لیکن میرا علاقہ اتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ ہمارے لئے ابھی تک All weather road ہی نہیں ہے لیکن موجودہ حکومت جو کوشش کر رہی ہے، میں ان کا مشکور ہوں اور انشاء اللہ اس پر عملدرآمد ہوگا۔ محترم سپیکر صاحب! میری چند تجاویز ہیں جی کہ پسماندہ اور دور افتادہ علاقے جہاں برفباری وغیرہ کی وجہ سے بروقت کام شروع نہیں ہوتے۔ بجٹ پاس ہونے کے فوراً بعد جولائی سے ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز جاری کیے جائیں۔ چترال، کوہستان یا دیر بالا جیسے جو علاقے ہیں، کیونکہ ہمارے لئے جو پیسے مختص ہوتے ہیں، درمیان میں برفباری کی وجہ سے کام رک جاتے ہیں تو چار پانچ مہینے کام نہیں ہوتا۔ کالا ڈھاکہ اور بگلرام والے بھی یہی چاہ رہے ہیں تو یہ میری تجویز ہے کہ ہمارے لئے بروقت فنڈز ریلیز کیے جائیں۔ دوسری تجویز یہ ہے جی، بلکہ میری ایک درخواست ہے کہ ہم سب اسی مرحلہ سے تعلق رکھتے ہیں، ہم بھائی ہیں، ہم بھتیجی ہیں، ہم درخوست کریں گے کہ آپ آبادی کو مد نظر نہ رکھیں بلکہ پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے علاقوں کیلئے بجٹ میں فنڈز مختص کریں۔ (تالیان) کیونکہ یہاں پشاور میں خدا کی مہربانی سے کم از کم کچھ کام ہو چکے ہیں، مردان، چارسدہ اور نوشہرہ میں ہوئے ہیں لیکن چترال، کوہستان، دیر، کالا ڈھاکہ اور بگلرام ایسے علاقے ہیں جہاں، لیکن میری درخواست ہے کہ ہمارے علاقوں کی پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے فنڈ مختص کیے جائیں۔ اس کے ساتھ میں ایک درخواست آپ سے کروں گا کہ اس اسمبلی میں بعض ضلعوں سے چار، پانچ، چھ ممبران صاحبان یہاں آتے ہیں لیکن چترال، کالا ڈھاکہ یا ٹانک جیسے علاقوں سے صرف ایک، ایک ایم پی اے یہاں آتا ہے تو کوشش کریں جی کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ان کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے جیسے کہ ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے، اس میں چترال کی نمائندگی نہیں ہے کہ وہ کم از کم اپنے علاقے کے بارے میں بات کریں کہ یہ ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ سر، خورشید اعظم صاحب مجھے پکڑ کر کہہ رہے ہیں کہ ایبٹ آباد بھی پسماندہ علاقہ ہے (تفصیلاً) خیر ہے جی، میری درخواست ہے کہ پسماندہ علاقوں کو آئندہ بجٹ میں زیادہ سے زیادہ ترجیح دی جائے اور اس کے ساتھ میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، معزز اراکین! جناب محترم اکرم درانی صاحب نے DDAC کے

مسئلے پر رولنگ مانگی ہے۔ چونکہ یہ رولنگ دینے کیلئے مجھے کچھ سابقہ رولنگز بھی دیکھنی پڑ رہی ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ رولنگ ضرور Sign کر دوں گا اور اگر موقع ملا تو میں پیش بھی کر دوں گا لیکن وہ رولنگ میں ضرور دوں گا اور کسی دوسری نشست میں اس رولنگ کا اعلان کیا جائے گا۔ اب میں اجلاس پیر کے دن کی صبح ساڑھے نو بجے تک کے لیے Adjourn کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس پیر 21 جون 1999 ساڑھے نو بجے صبح تک ملتوی ہو گیا)